اَصواتِ نعت

اُردو نعتیہ دیوان

(۵۵۵ ردیفی حروفِ تہجی کے ساتھ)



پروفیسر محمد طاہر صدیقی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اصواتِ نعت

اردو نعتیہ دیوان

(۵۵۵ ردیفی حروفِ تہجی کے ساتھ)

پروفیسر محمد طاہر صدیقی

نعت اکادمی

سلسلہ اشاعت: **151**

تاریخ اشاعت: مئی 2026ء

قیمت: =/5000 روپے

نام کتاب: اصواتِ نعت

شاعر: محمد طاہر

قلمی نام: پروفیسر محمد طاہرؔ صدیقی

تخلّص: طاہرؔ

کمپوزنگ: ''ماہوزا''، کمپیوٹر کمپوزنگ، فیصل آباد

تزئین: علی حسن زیدی

پروف ریڈنگ/ اجمالی جائزہ: حکیم ارشد محمود ارشدؔ

سرِ ورق: ارحم گرافکس

مطبع: زیدیؔ، ڈیجیٹل پرنٹنگ، فیصل آباد 03006619124

اہتمام: نعت پوسٹ بکس نمبر 25، فیصل آباد

......o......

انتساب

بیٹوں جیسے پیارے بھائی

محمد مسعود صدیقی

کے نام

ہے خوش بخت، ماں باپ کی جس نے پائیں
مخیر دعائیں شگفتہ شگفتہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ

عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ

اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی

اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی

اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ

اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

فہرست

''ب'' اور ''بھ'' کی اقسام

"پ" اور "پھ" کی اقسام

''ت'' اور ''تھ'' کی اقسام

ٹ اور ٹھ

''ث'' کی اقسام

''ج'' اور ''جھ'' کی اقسام

''چ''اور''چھ'' کی اقسام

"ح" اور اس کی اقسام

"خ" اور اس کی اقسام

''د'' اور ''دھ'' کی اقسام

''ذ'' اور اس کی اقسام

''ڑ'' اور ''ڑھ'' کی اقسام

"ز" اور "ژ"

"س" کی اقسام

''ص'' اور ''ض'' کی اقسام

''ط''''ظ'' کی اقسام

''ع'' اور اس کی اقسام

”غ“ اور اس کی اقسام

”ف“ کی اقسام

''ق'' کی اقسام

''ک'' اور ''کھ'' کی اقسام

’’گ‘‘ اور ’’گھ‘‘ کی اقسام

"ل" اور "لھ" کی اقسام

''م''اور''مھ'' کی اقسام

’’ن‘‘ اور ’’نہ‘‘ کی اقسام

''ں'' کی اقسام

''وٗ'' اور اس کی اقسام

”ہ“ اور اس کی اقسام

ہمزہ کی اقسام

''ی/ے'' اور اس کی اقسام

◆◆◆◆◆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حرفِ آغاز

پروفیسر محمد طاہر صدیقی

اللہ تعالیٰ کا خاص احسان، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی چشمِ رحمت کا فیضان، ماں باپ کی دعائیں اور احباب کی نیک خواہشات کا ثمر ہے کہ اردو زبان وادب میں پہلی بار ایسا دیوان منصۂ شہود پر آرہا ہے جس میں دنیائے ادب کے سب سے زیادہ ردیفی حروفِ تہجی استعمال ہوئے ہیں اور ان حروفِ تہجی کی بنیاد ان کی مختلف النوع اصوات کو بنایا گیا ہے۔اس دیوان میں ایک حمد اور ۵۵۵ ردیفی حروف میں نعتیہ کلام ہیں۔

اردو میں حروفِ تہجی کی تعداد کے بارے میں مختلف آرا ہیں۔کسی نے یہ تعداد ۳۷ بیان کی ہے اور کسی نے ۵۲ لکھی ہے۔چند سال قبل ہی ادارہ فروغِ اردو اسلام آباد (مقتدرہ قومی زبان، پاکستان) نے حروفِ تہجی کی تعداد ۵۴ متعین کی ہے۔انشاء اللہ خاں انشا نے اپنی کتاب ''دریائے لطافت'' میں اس کی تعداد ۸۵ بتائی ہے جب کہ زیرِ نظر کتاب میں اصوات کے لحاظ سے ۵۵۵ حروفِ تہجی کو بطور ردیفی حروف استعمال کیا گیا ہے۔ان میں تمام حروفِ صحیح اور ان کی ذیلی اقسام، ہائیہ حروف اور مصوّتوں کی تمام ممکنہ اقسام شامل ہیں۔پنجابی، عربی اور کچھ قرآنی حروف بھی شامل کیے گئے ہیں۔

اردو چوں کہ دیگر ترقی یافتہ زبانوں کے مقابلے میں صوتی زبان نہیں ہے یعنی اصوات کے بجائے روایت پر قائم ہے اس لیے ادب کے حوالے سے بالخصوص شاعری کے حوالے سے اس کے حروفِ تہجی زیادہ وضاحت طلب ہیں۔اردو میں یہ

حروف اصوات کی بنا پر نہیں بنائے گئے بلکہ دیگر زبانوں سے اپنائے گئے ہیں۔ یہ الگ بات ہے دیگر زبانوں میں یہ بھی اصوات ہی کی تحریری و تصویری صورتیں ہیں۔ عہدِ حاضر میں اردو حروفِ تہجی کی سرکاری طور پر تعداد ۵۴ تسلیم کی گئی ہے۔ ان میں عربی، فارسی، ہندی اور مقامی زبانوں کے حروف شامل ہیں۔ اردو میں کچھ الفاظ ان حروف کے اشتراک سے بنے ہیں اور کچھ الفاظ دیگر زبانوں کے اردوائے بغیر ہی اپنائے گئے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بسا اوقات تلفّظ کے مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

عربی اور فارسی الفاظ کو سیاق و سباق کے مطابق اردو زبان میں لکھتے ہوئے بھی اردو قواعد میں لچک پیدا کرنا پڑتی ہے۔ تنوین، نون، ت، ۃ، ہمزہ وغیرہ اردو رسم الخط میں اختلاف کا باعث بنتے ہیں۔ تنوین عربی کی خاص اصطلاح ہے، جیسے نسلاً، نسلٍ، نسلٌ، اردو میں ایسے لفظ تو بہت کم مستعمل ہیں جن پر دو زبر یا دو پیش آتے ہیں، ''مشارٌ الیہ'' اور ''نسلاً بعد نسلٍ'' جیسے کلمے گنتی کے ہیں۔ ہاں ایسے لفظ بہت ہیں جن پر دو زبر آتے ہیں جیسے فوراً، حکماً، اتفاقاً، انتظاماً، مثالاً وغیرہ۔ تنوین کا قاعدہ فارسی اور اردو دونوں زبانوں میں مسلسل اور متواتر رہا ہے اور آج بھی اُسی طرح رائج ہے۔ اس لیے اس مرّوج اور متعارف قاعدے میں کسی طرح کی بنیادی تبدیلی نہیں کی جا سکتی۔ یعنی یہ نہیں کہا جا سکتا کہ تنوین کی جگہ، ن لکھا جائے۔ تنوین کا طریقہ یہ رہا ہے کہ لفظ کے آخر میں الف بڑھا دیا جاتا ہے اور اُس پر دو زبر لگا دیے جاتے ہیں، جیسے: مثال سے مثالاً یا مثلاً، اس میں کچھ جھگڑا نہیں۔ جھگڑا ہوتا ہے اُن لفظوں میں جن کے آخر میں ت ہوتی ہے۔ عربی میں تائے دراز (ت) اور تائے مدوّر (ۃ) میں فرق کیا جاتا ہے اور جن لفظوں کے آخر میں تائے مدوّر لکھی جاتی ہے، اُن میں ۃ کے بعد الف کا اضافہ نہیں کیا جاتا بلکہ اُسی ۃ پر دو زبر لگا دیے جاتے ہیں جیسے ارادۃً، ساعۃً، نسبۃً، عادۃً، حکمۃً۔

جن لفظوں کے آخر میں تائے دراز لکھی جاتی ہے۔ اُن میں ت کے بعد الف کا اضافہ کیا جاتا ہے جیسے وقتاً۔ ایک عام اردو بولنے والے کے لیے یہ معلوم کرنا بہت مشکل ہے کہ کس لفظ کے آخر میں تائے مدوّر ہے اور کس کے آخر میں تائے دراز ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ایک شخص ''نسبتاً'' کو صحیح سمجھتا ہے اور دوسرا شخص نسبۃً لکھتا ہے۔

تنوین کی طرح اردو میں ہمزہ بھی متنازع ہے۔ یہ حرف بھی ہے اور علامت بھی۔ مثلاً ''نغمۂ عندلیب'' یا ''جلوۂ یکتا'' میں یہ علامت اضافت ہے اور جیسے ''آئینہ، گئے، سائل، بائبل'' انشاء اللہ، علاؤالدین، مسئلہ'' وغیرہ میں یہ حرف ہے۔ یہ ویسی ہی بات ہے جیسے الف، واو، ی، کبھی حروفِ صحیح ہوتے ہیں اور کبھی حروفِ علت۔ مقصد یہ ہے کہ ہمزہ کی یہ دُہری پہچان کچھ نئی چیز نہیں۔ یہ دلچسپ بات ہے کہ ایک طرف تو اردو کے حروف تہجی کی فہرست میں عملاً اس کو (بہ طور حرف کے) ی سے پہلے جگہ دی جاتی ہے مگر اصولاً اس کو حرف کی حیثیت سے نہیں مانا جاتا۔ اس کو یوں دیکھیے کہ لغات میں ہمزہ کو حرف کی حیثیت سے کسی علیحدہ فصل میں جگہ نہیں دی جاتی۔ مثلاً الف کے باب میں، الف مع ب، الف مع ہائے ہوّز وغیرہ کی فصلیں ملیں گی، مگر ''الف مع ہمزہ'' کی فصل نہیں ملے گی، بلکہ ہمزہ کو ی کی فصل میں شامل سمجھا جائے گا۔ یعنی جن لفظوں میں دوسرا حرف ہمزہ ہے، جیسے: آئینہ، آئے، وغیرہ، اُن کو ''ی'' کی فصل میں لکھا جاتا ہے۔ ہمزہ کے حرف ہونے سے، تاریخ گوئی کی شریعت میں شدّ و مد کے ساتھ انکار کیا گیا۔ متعدد ارباب فن نے لکھا ہے کہ ہمزہ کوئی حرف ہی نہیں، محض علامت ہے۔ اس کو ''خطِ منحنی'' قرار دیا گیا۔ اس سے اس خیال کو اور تقویت ملی کہ ہمزہ حرف نہیں، محض علامت ہے، حرف ہوتا تو اس کے عدد شمار کیے جاتے۔

فارسی والے اب ہمزہ کو اپنے حروف تہجی میں شمار نہیں کرتے، اس کو وہ عربی

سے مخصوص قرار دیتے ہیں۔ یہاں تک لکھا گیا ہے کہ درمیانِ لفظ میں جہاں بھی ہمزہ ہو، سمجھ لیا جائے کہ یہ لفظ فارسی کا نہیں۔ یہ صحیح ہے کہ فارسی الاصل لفظوں میں ہمزہ جزوِ لفظ نہیں ہوتا، جیسے: پاییز، پایین، آینیہ، جی گویی وغیرہ۔ مگر اردو میں ''آیین اور آیینہ'' نہیں ''آئین'' اور ''آئینہ'' لکھا جاتا ہے۔ اس لیے فارسی والے اپنے لیے جو بھی کہیں، اردو میں اس کو حرف مانا جائے گا۔ اس لیے کہ اردو میں مثلاً ''لکھنؤ'' کو ''لکھینو'' نہیں لکھا جا سکتا۔ اسی طرح ''علاءالدین'' کو ''علای الدین'' نہیں لکھا جا سکتا، نہ ''علاوالدین'' لکھا جائے گا۔ پھر یہ کیسے کہا جا سکتا ہے کہ ہمزہ کوئی حرف نہیں۔ اردو میں ہمزہ مستقل حرف کی حیثیت رکھتا ہے اور اسی حیثیت سے الفاظ کا جز و بھی ہے۔ حروف تہجی کی پرانی ترتیب میں اس کو ''ہ'' کے بعد جگہ دی جاتی رہی ہے اور اس ترتیب کو بدلنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ ہمزہ کا سب سے زیادہ غلط استعمال اس طرح ہوتا ہے کہ ''ی'' کی جگہ ہمزہ لکھ دیا جائے یا غیر ضروری طور پر ''ی'' اور ''واؤ'' کے ساتھ ہمزہ کو جمع کر دیا جائے۔ خاص طور پر اُس صورت میں جب لفظ کا آخری ٹکڑا واؤ یا ے یا ی ہو کہ اکثر صورتوں میں ان حرفوں کے ساتھ ایک عدد ہمزہ کو بھی نتھی کر دیا جاتا ہے۔ گویا لفظ کی صورت کو مسخ کر دیا جاتا ہے، کبھی غیر ضروری طور پر الف کے ساتھ اُس کو منسلک کر دیا جاتا ہے جب کہ دونوں حرف ہم آواز ہیں۔ عربی میں، لغوی سطح پر، الف کی متحرک صورت کو ہمزہ سے موسوم کیا جاتا ہے۔ جب یہ ساکن ہوتا ہے، تب الف کہلائے جانے کا مستحق ہے۔ اسی لیے عربی میں ''تأمل'' اور اُکرم'' لکھا جاتا ہے۔ اردو میں جو ہمزہ کو لفظوں کے بیچ میں، الف کی جگہ پر استعمال کیا گیا، اُس سے سب سے بڑا فائدہ یہ ہوا کہ بے شمار لفظ غیر ضروری ٹکڑوں میں تقسیم ہونے سے بچ گئے اور اس طرح اردو املا کی خصوصیات ایسے لفظوں میں محفوظ رہیں، جیسے ایک لفظ ہے:

گئیے، اس میں اگر ہمزہ نہ لکھا جائے تو پھر اس کو ’’گ اے‘‘ یا ’’گاے‘‘ لکھنا پڑتا۔ اور دونوں صورتیں پریشان کُن ہیں۔ اس سے اردو میں ہمزہ کی اہمیت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

اس سے یہ بات بھی اچھی طرح سمجھی جا سکتی ہے کہ اردو میں ہمزہ کی حیثیت محض علامت کی سی نہیں، یہ مستقل حرف کی حیثیت سے استعمال میں آتا ہے۔ اس کو الف کے متبادل حرف کی حیثیت سے شمار میں لانا چاہیے اور اس لحاظ سے اردو کے حروف تہجی میں اس کو مستقل جگہ دینا چاہیے۔ عربی کی بہت سی جمعیں اور مصادر ایسے ہیں جن کے آخر میں اصلاً ہمزہ ہے اور اُس سے پہلے الف ہے، جیسے: ابتداء، املاء، انشاء، ہواء، علماء وغیرہ۔ اردو میں ایسے لفظوں میں صرف آخر کا الف لکھا جائے گا، ہمزہ بالکل نہیں لکھا جائے گا اور اس کی وجہ یہ ہے کہ ہمزہ آخر، تلفظ میں نہیں آتا۔

’’ہ‘‘ کی اقسام: حرفِ تہجی ’’ہ‘‘ کو ہائے ہوّز کہا جاتا ہے۔ تحریر میں الفاظ کے مطابق مدوّر بھی لکھی جاتی ہے اور غیر مدوّر بھی۔ اسکی تین بنیادی قسمیں ہیں۔ ہائے ملفوظی، ہائے مختفی، ہائے مخلوط۔

ہائے ملفوظی: ہائے ملفوظ اُس ’’ہ‘‘ کو کہیں گے جس کو مستقل حرف کی طرح استعمال کیا جائے، اور واضح طور پر تلفظ میں آئے، جیسے: ہوا، بہت، جگہ، راہ۔

تحریر میں ہائے ملفوظ کی چار شکلیں مستعمل ہیں:

جب یہ لفظ کے شروع میں آئے گی تو ب کے شوشے کی طرح لکھی جائے گی اور علامت کے طور پر ایک مزید شوشہ اس کے نیچے لگایا جائے گا۔ اس طرح جیسے ب کے نیچے نقطہ لگایا جاتا ہے اس شوشے کو عوامی زبان میں ’’لٹکن‘‘ بھی کہتے ہیں، جیسے ہوا، ہبوط، ہمزہ، ہاتھ۔ اس شوشے کے بغیر اس ہ کو مکمل نہیں مانا جا سکتا۔ جب یہ لفظ کے بیچ

میں آئے گی تو اس کی شکل بدل جائے گی، اس شکل کو ''کہنی دار'' کہتے ہیں۔ جیسے بہت بہو، بہتا، مہادیو، نیچے شوشہ اس صورت کا بھی لازمی جُز ہے۔

جب یہ آخر میں آئے گی اور اس سے پہلے ایسا حرف ہوگا جس سے ملا کر اس کو لکھا جا سکتا ہے، اُس صورت میں اس کو ملا کر لکھا جائے گا اور اب اس کی وہی صورت ہوگی جو ہائے مختفی کی ہوتی ہے۔ مگر نیچے والا شوشہ بھی لازمی آئے گا اور یہی شوشہ اس کی پہچان ہوگا کہ یہاں ہائے مختفی نہیں ہائے ملفوظ ہے۔ جیسے جگہ، یہ، کہ۔ ''ہ'' کی مکمل شکل ہمیشہ لفظ کے آخر میں آئے گی اور اس صورت میں جب کہ اس کو منفصل لکھا جائے ، جیسے راہ، ماہ، انتباہ وغیرہ۔

ہائے مختفی: ہائے مختفی، مستقل حرف کی حیثیت نہیں رکھتی۔ اس کی اپنی کوئی آواز نہیں۔ یہ اپنے سے پہلے والے حرف کو اس طرح سہارا دیتی ہے کہ اس کی حرکت قائم رہ سکے۔ اس طرح اس کی حیثیت علامت کی سی ہے، جیسے: خانہ، وقفہ۔ ہائے مختفی کا کچھ بیان ''الف اور ہائے مختفی'' کے عنوان کے تحت آ چکا ہے۔ یہ بات سبھی نے کہی ہے کہ ہائے مختفی، حرف نہیں، ایک طرح کی علامت ہے اور اس کا کام یہ ہے کہ حرف ما قبل کی حرکت (زبر) کو سہارا دے کر برقرار رکھے۔ فارسی اور اردو میں چوں کہ حرفِ آخر متحرک نہیں ہوتا، اس لیے ایسے مقامات پر حرفِ آخر کی حرکت کا ٹھہراؤ اِسی کے سہارے سے ہو سکتا ہے۔ جن لفظوں کے آخر میں ہائے مختفی ہوتی ہے، اُن کو جب اسم منسوب بنایا جاتا ہے تو ہائے مختفی غائب ہو جاتی ہے جیسے: تشنہ سے تشنگی۔ مگر اُسی لفظ کو مضاف کیا جائے تو ہائے مختفی باقی رہے گی اور علامت اضافت (ہمزہ) کو اُس کے اوپر لکھا جائے گا، جیسے: تشنۂ محبت یا جلوۂ رخسار۔

مختصر یہ کہ ہائے مختفی کی حیثیت اکثر مقامات پر ایک حرف کی سی ہوتی ہے۔

یہی نہیں، فارسی میں تو یہ ''ہ'' معنوی تبدیلیوں کی ذمہ دار ہوتی ہے، جیسے اُفتاد سے اُفتادہ۔ یہاں پر جو معنوی تبدیلی ہوتی ہے، وہ محض اِس ''حرف'' کی وجہ سے عمل میں آتی ہے یا جیسے شاہانہ۔ یہاں بھی یہ ''ہ'' صرف بیانِ حرکت کے لیے نہیں آتی ہے، یہ ایک لاحقے کے طور پر آتی ہے۔

ہائے مختفی، فارسی یا عربی لفظوں کے آخر میں آتی ہے (مستثنیات کے علاوہ، جن کا ذکر ''الف اور ہائے مختفی'' کے ذیل میں کیا گیا ہے) جیسے زمزمہ، نغمہ، جادہ، جلوہ، نقطہ، شگفتہ، بُت کدہ، کعبہ، پردہ، مے خانہ وغیرہ۔ عربی فارسی لفظوں کے سوا اور سب لفظوں کے آخر میں ہمیشہ الف لکھا جائے گا، جیسے: پتا، پتّا، پِتّا، بھروسا، کتھّا، ڈراما، کمرا وغیرہ۔

ہائے مخلوط: ہائے مخلوط، مستقل حرف کی حیثیت نہیں رکھتی، یہ کسی حرف کے ترکیبی جُزو کے طور پر شامل حرف ہوتی ہے، اُس مخلوط حرف کو آپ مفرد حرف مانیں یا مرکب آواز سے تعبیر کریں: ہائے مخلوط کی آواز اُس حرف کی آواز کا جُز، اور بھاری پیوند ہوتی ہے، جیسے: گھر، اُدھار، راکھ۔ ہائے مخلوط کو ''دوچشمی ھ'' بھی کہتے ہیں۔ اس لیے کہ اس کی شکل دو آنکھوں کے مجموعے کی سی ہوتی ہے (ھ)۔ یہ صورت عربی سے آئی ہے۔

صوتیات کی رو سے آواز اصل چیز ہے اور اسی اصول کے تحت زبان کے نظامِ اصوات کی شیرازہ بندی کی جاتی ہے مگر اردو میں عربی و فارسی کے اثرات سے حرف کا تصوّر بنیادی حیثیت رکھتا ہے اور یہ تصوّر جاگزیں ہو چکا ہے کہ صوتیات کی رو سے ایک آواز کے لیے دو علامتیں نہیں ہو سکتیں مگر حرف کی بنیاد پر ایسا ہو سکتا ہے اور اردو میں یہی صورت ہے۔ اردو کے حروفِ تہجی میں کچھ وہ حرف بھی شامل ہیں جن کو صوتیات والے ''مردہ لاشوں'' سے تعبیر کرتے ہیں۔ کیونکہ وہ عربی (فارسی) کے

اثرات کوتو ظاہر کرتے ہیں ،مگر صوتیات کے اصول کے تحت زائد محض ہیں ۔اس لیے کہ وہ کسی منفرد آواز کی نمائندگی نہیں کرتے ۔مثلاً ث،س،ص،اِن میں سے دو حرف: ث اورص کوفضول قرار دیا جائے گا کیوں کہ یہ تینوں حروف ایک ہی آواز کی نمائندگی کر تے ہیں اور وہ ایک جیسی آواز ہی سے ادا ہوتے ہیں ، یہی صورت کچھ اور حروف کی بھی ہے ۔اس کے برخلاف حرفوں کو اصل ماننے کی وجہ سے اِن ''زائد'' حروف کی گنجائش ہے اور اسی بنا پر اب تک یہ اُردو کے حروفِ تہجی مانے جاتے ہیں ۔اس کا سبب یہ بھی ہے کہ جب یہ حرف متحرّ ک ہوں تو ان کے مخارج اور اصوات منفرد ہوتے ہیں لیکن جب کسی لفظ کے آخر میں ساکن یا موقوف کے طور پر استعمال ہوں تو ان کی اصوات اور مخارج تقریباً ایک جیسے ہو جاتے ہیں ۔

اردو حروفِ تہجی کی ساخت اور صوتیات (Phonetics) زبان کی بنیاد کو سمجھنے کے لیے ایک اہم موضوع ہے ۔ساخت کے لحاظ سے اردو حروفِ تہجی کو دو حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے: (الف) حروفِ علّت/مصوّتے (ب) حروفِ موزوں/صحیح

اردو حروفِ تہجی کی ساخت: اردو حروفِ تہجی میں حروفِ علت (Vowels) اور حروفِ صحیح (Consonants) کا بنیادی فرق ان کے تلفظ اور آواز کی نوعیت پر مبنی ہے ۔ ان دونوں کی مختلف حالتوں میں آوازیں اردو زبان کے صوتی نظام کو تشکیل دیتی ہیں ۔ ذیل میں ان کی تفصیلات اور ممکنہ آوازوں پر روشنی ڈالی گئی ہے:

1 ۔حروفِ علّت (Vowels): حروفِ علت وہ حروف ہیں جو بغیر کسی رکاوٹ کے ادا کیے جاتے ہیں اور عموماً آواز کی روانی اور تسلسل کو ممکن بناتے ہیں ۔اصوات کے لحاظ سے انھیں مصوّتے کہا جاتا ہے اردو میں ان کی تعداد ۱۰ ہے:

اَ اِ اُ

آ ای اُو اے او اَو اَے

ان کے اسما کی تفصیل یہ ہے: زبر، زیر، پیش، الف معروف، واوٴ معروف، واوٴ مجہول، واوٴ لین، یائے معروف، یائے مجہول، یائے لین۔

2۔حروفِ صحیح (Consonants): حروفِ صحیح وہ حروف ہیں جن کی ادائیگی میں زبان، ہونٹ، یا حلق کی رکاوٹ شامل ہوتی ہے۔صوتی لحاظ سے انھیں مصمّتے کہا جاتا ہے۔اردو مصمتوں کی صحیح تعداد کے بارے میں ماہرین لسانیات کی الگ الگ آرا ہیں۔ پروفیسر نارنگ ان کی مجموعی تعداد(۳۴) پروفیسر مسعود حسین خان(۳۷)اور پروفیسر مرزا خلیل احمد بیگ(۳۸)مصمتوں کی نشان دہی کرتے ہیں۔ یہاں یہ بات قابلِ توجہ ہے مذکورہ بالا تعداد میں مندرجہ ذیل حروف شامل نہیں ہیں۔ ذ۔ض۔ ظ۔ث۔ص۔ح۔ط۔کیوں کہ اردو میں ان کی کوئی علاحدہ حیثیت نہیں ان کی صوتی نمائندگی کے لیے اردو میں ان کے ہم آواز حروف موجود ہیں۔حروف کو اصوات کے لحاظ سے پرکھنے کے لیے ان کے مخارج کا جاننا ضروری ہے۔مخارج کے لحاظ سے حروفِ تہجی کو درج ذیل اقسام میں تقسیم کیا جاسکتا ہے:

حروفِ صحیح کی اقسام اور آوازیں:

1۔ ہونٹوں سے پیدا ہونے والے حروف (Bilabials): ب،پ، م، و۔۔۔آوازیں:پ:[p]ب:[b]م:[m]و:[v]یا[w]

2۔ دانتوں اور ہونٹوں سے پیدا ہونے والے حروف (Labio-dental)،

آواز: ف: [f]

3۔ زبان کی نوک اور دانتوں سے (Dental): ت، د، ط، ظ، ث، ذ۔۔۔آوازیں: ت: [t] د: [d] ط: [ṭ] (بھاری ت) ظ: [z] یا [ð] ث: [s] یا [θ] ذ: [z]۔۔۔

4۔ زبان کی نوک اور تالو سے (Alveolar/Palatal): ر، ڑ، ش، س، ز، چ، آوازیں: ر: [r] ڑ: [ɽ] ش: [ʃ] س: [s] ز: [z] چ: [tʃ] ج: [dʒ]۔۔۔

5۔ زبان کی جڑ اور حلق سے (Velar/Glottal): ق، ک، گ، غ، خ، آوازیں: ق: [q] ک: [k] گ: [g] غ: [ɣ] خ: [x] ہ: [h]۔۔

6۔ ناک سے پیدا ہونے والے انفی اصوات کے حامل حروف (Nasals): ن، م آوازیں: ن: [n] م: [m]۔۔

7۔ مخلوط آوازیں (Affricates): ج، چ، آوازیں: ج: [dʒ]، چ: [tʃ]

8۔ بھاری حروف (Emphatic Consonants): ط، ظ، آوازیں: ط: [ṭ] ظ: [z] یا [ð] ق: [q]۔۔۔

حروف کی آوازیں اور ان کے اثرات:

اردو کے حروفِ تہجی کی آوازیں درج ذیل عوامل سے متاثر ہوتی ہیں:

***محلّاتِ ادا (Place of Articulation):**

ہر حرف کی آواز زبان، ہونٹ، دانت، اور حلق کی مختلف جگہوں سے نکلتی

ہے۔مثلاً حلق سے نکلنے والے حروف: ع، ح، ہ، غ ۔۔زبان کی نوک سے نکلنے والے حروف: ت، د، ط، ر

***آواز کی کیفیت(Manner of Articulation):**

آواز نرم، سخت، یا مشدد ہو سکتی ہے:(i) نرم آوازیں: ب، د۔۔۔(ii)سخت آوازیں: پ۔۔۔(iii)مشدّد آوازیں: رّ، دّ۔

***حروف کے صوتی تغیرات:** اردو حروف کی آوازیں سیاق و سباق کے مطابق تبدیل ہو سکتی ہیں:

نونِ غنہ(ں): جب نون کسی حرف کے ساتھ ملتا ہے تو آواز میں نرمی اور غنائیت پیدا ہوتی ہے۔مثلاً سنگ، بنگلہ۔

مشدّد حروف: جب کسی حرف کو دہرایا جائے تو اس کی شدّت بڑھ جاتی ہے۔مثلاً رَبّ، تشدّد۔

حروفِ علت اور حروفِ صحیح:

اردو زبان کے حروفِ علت اور حروفِ صحیح مل کر ایک مکمل صوتی نظام تشکیل دیتے ہیں۔ حروفِ علت زبان کو روانی اور نرمی فراہم کرتے ہیں جب کہ حروفِ صحیح ساخت پیدا کرتے ہیں۔ یہ حروف منھ کے اندر موجود تو ہوتے ہیں لیکن ان کی حالت غیر متحرک ہوتی ہے۔حروف علّت سانس کی صورت میں پھیپھڑوں سے پیدا ہوتے ہیں اور منھ میں داخل ہو کر ان بے حرکت حروفِ صحیح کو متحرک کرتے ہیں۔ یوں الفاظ کی تکمیل اور ان کی اصوات کا عمل شروع ہو جاتا ہے۔حروفِ علت اور صحیح دونوں کے اشتراک سے ممکنہ آوازیں روزمرہ گفتگو اور اشعار کی مختلف حالتوں میں اظہار پاتی ہیں۔

اردو حروفِ تہجی کی صوتیات:

اردو حروفِ تہجی میں ہر حرف ایک مخصوص آواز (Phoneme) کی نمائندگی کرتا ہے۔ ان آوازوں کو مختلف سیاق و سباق میں سمجھنے اور بیان کرنے کے لیے صوتیات کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ یہ صوتیات مصوّتے (Vowels) اور مصمتے (Consonants) کی اصطلاحات کے حوالے سے زیرِ مطالعہ و مشاہدہ آتی ہیں۔ مصوّتے اپنی مخصوص نرم اور لچک دار اصوات سے جس وقت مصمتوں پر اثر انداز ہوتے ہیں تو ہر مصمّتہ اصل صوت کے بجائے متعلقہ مصوّتے کے مطابق آواز تبدیل کر لیتا ہے۔

مخلوط آوازیں: بعض حروف دوسری زبانوں سے مستعار لے کر اردو میں شامل ہوئے ہیں، جیسے: دھ (بھاری آواز، پنجابی سے) ژ (فارسی سے)۔

حروف کے لسانی تناظرات:

اردو میں کئی زبانوں عربی، فارسی، پنجابی وغیرہ کے اثرات موجود ہیں۔ ان زبانوں سے حروف اور ان کی آوازیں اردو میں شامل ہوئیں اور اسے صوتی طور پر زیادہ متنوع بنایا۔ اردو حروفِ تہجی میں اردو کا ایک، عربی کے ۲۹، فارسی کے ۴، مقامی زبان کے تین، مرکب/ ہائے مخلوط ۱۶ شامل ہیں۔ غنّہ کو شامل کیا جائے تو یہ تعداد ۵۴ بنتی ہے۔

حروفِ تہجی کی صوتیات کے چیلنجز:

اردو حروف کی صوتیات کا مطالعہ کرتے وقت درج ذیل چیلنجز سامنے آتے ہیں:

(i) کئی حروف کی آوازیں ایک جیسی ہوتی ہیں، جیسے: ز، ذ، ض، ظ

(ii) بعض مخلوط آوازیں اردو حروفِ تہجی میں شامل نہیں، مگر بولی جاتی ہیں، جیسے، ٹھ، جھ، دھ

(iii) صوتی تغیرات مختلف لہجوں اور علاقوں میں مختلف ہو سکتے ہیں، جیسے: پنجاب میں ''گ'' کی آواز بھاری ادا کی جاتی ہے، جب کہ کراچی میں نرم۔ عربی میں پ کے بجائے ف اور فارسی میں ٹ کے بجائے ت وغیرہ

صوتیات (Phonetics) کا اردو شاعری سے گہرا تعلق ہے کیونکہ صوتیات زبان کی آوازوں کے مطالعے سے متعلق ہے اور اردو شاعری میں آوازوں کا استعمال ایک اہم عنصر ہوتا ہے۔ اردو شاعری میں الفاظ کی آوازوں، ان کے تلفظ اور ان کے اثرات کا استعمال شاعری کی موسیقیت، لحن، اور اثر کو بڑھانے کے لیے کیا جاتا ہے۔ صوتیات کے مختلف پہلو اردو شاعری میں نمایاں طور پر نظر آتے ہیں:

1۔ قافیہ اور ردیف (Rhyme and Rhythm):

اردو شاعری میں قافیہ اور ردیف کی اہمیت بہت زیادہ ہے۔ قافیہ وہ الفاظ ہوتے ہیں جو ایک مخصوص آواز پر ختم ہوتے ہیں اور ردیف وہ آواز، لفظ یا حرف ہے جو غزل کے اشعار کے آخر میں اپنی اصل صورت میں بار بار دہرایا جاتا ہے۔

2۔ تلفظ اور ادائیگی (Pronunciation and Articulation):

اردو شاعری میں الفاظ کے تلفظ کا بھی بڑا کردار ہے۔ شعرا اپنے اشعار میں لفظوں کے تلفظ کو اس طرح ڈھالتے ہیں کہ وہ موسیقی کی طرح محسوس ہوں۔ صوتیات کے اصول شاعری کے قافیہ اور لحن کو بہتر بنانے میں مدد دیتے ہیں۔

3۔آوازوں کا امتزاج (Alliteration):

صوتیات میں آوازوں کا امتزاج (Alliteration) ایک اہم تکنیک ہے جس میں ایک ہی آواز یا حرف کو مسلسل استعمال کیا جاتا ہے۔ اردو شاعری میں اس کا استعمال اشعار کو موزوں اور دلنشین بنانے کے لیے کیا جاتا ہے۔ مثلاً ''پھر پھیل گئی ہوا میں خوشبو'' اس مصرعے میں ''پ'' کی آواز لہجے اور لحن میں نرمی پیدا کر رہی ہے۔

4۔توجہ دہی (Stress and Intonation):

شاعری میں لحن یا توجہ دہی کے ذریعے شعر کی گہرائی، جذبات اور معنی کو زیادہ واضح اور مؤثر بنایا جا سکتا ہے۔ شاعر جب شعر پڑھتے ہیں تو مخصوص الفاظ یا جملوں پر زور دے کر اپنے خیال کو زیادہ مؤثر بناتے ہیں۔

5۔الفاظ کی گونج (Echo and Reverberation):

صوتیات میں الفاظ کی گونج یا ردھم کی تخلیق ایک اہم پہلو ہے جو شاعری کی روانی اور اثر کو بڑھاتا ہے۔ اردو شاعری میں گونج اور صوتی اثرات کا استعمال جمالیاتی اور جذباتی اثر پیدا کرتا ہے۔

6۔وزن اور بحر (Meter and Rhythm):

اردو شاعری میں وزن اور بحر کا استعمال شاعری کے آہنگ اور لحن کو مخصوص کرتا ہے۔ بحر اور وزن دراصل صوتیات کے اصولوں پر مبنی ہیں کیونکہ شاعری میں جو موسیقیت پیدا ہوتی ہے، وہ آوازوں اور حرکات کے ذریعے ہے جو الفاظ میں چھپی ہوتی ہیں۔ اردو کی مختلف بحروں میں الفاظ کے تلفظ اور حرکات کی ترتیب اہمیت رکھتی ہے۔ اشعار کے وزن میں صوتی جزئیات کی درستی اہم ہوتی ہے کیونکہ یہی وزن

شاعری کے آہنگ اور پڑھنے سننے کی لذّت کو بڑھاتا ہے۔

7۔ترکیب اور لفظوں کا چناؤ(Diction and Word Selection):

صوتیات اردو شاعری میں لفظوں کے انتخاب پر اثر انداز ہوتی ہے یعنی شاعر کس طرح اور کون سے الفاظ استعمال کرتا ہے تاکہ شعر میں آوازوں کی خوب صورتی میں اور اثر پیدا ہو سکے۔

8۔ ردیف کی اہمیت: اردو شاعری میں جہاں الفاظ کا چناؤ،محاورات کا استعمال، تراکیب،تشبیہات و استعارات اور صنائع بدائع خاص اہمیت کے حامل ہیں وہاں اشعار کو بہتر انداز میں پڑھنے کے لیے ردیف کا انتخاب بھی بہت اہمیت کا حامل ہے۔ ردیف وہ لفظ یا آواز ہوتی ہے جو ہر شعر کے آخر میں دہرائی جاتی ہے اور اس سے شعر کے لحن اور موسیقیت میں ہم آہنگی آتی ہے۔ایک اچھی ردیف شاعری کی جمالیاتی قدر کو بڑھاتی ہے اور اشعار کو بہتر انداز میں پیش کرنے میں مدد دیتی ہے۔ اشعار کو پڑھنے کے لیے بہترین ردیفیں وہ ہوتی ہیں جو نہ صرف قافیہ کے ساتھ ہم آہنگ ہوں بلکہ ان میں صوتی خوبیاں بھی بدرجۂ اتم موجود ہوں۔اردو شاعری میں ردیف کے ساتھ صوتیات کا تعلق بہت پیچیدہ اور گہرا ہے۔شعر کی تکمیل میں صوتیات کا استعمال ایک ایسا وصف ہے جو شعر میں موجود تمام الفاظ کی ظاہری شکل کے علاوہ ان کے باطن میں چھپے ہوئے جذبات، خیالات، اور احساسات کو بھی ظاہر کرتا ہے۔ ردیف کے ذریعے شاعر اپنے پیغام کو زیادہ مؤثر اور دلکش انداز میں پیش کرتا ہے، اور اس کا اثر ذہن و دل پر دیر پا رہتا ہے۔

اردو غزل، رباعی اور قصیدے میں ردیف کے حوالے سے دو اصطلاحات استعمال کی جاتی ہیں : مردّف اور غیر مردّف۔مردّف سے مراد ایسا کلام جس میں حرف، لفظ یا الفاظ کی صورت میں ردیف موجود ہو جب کہ غیر مردّف سے مراد ایسا

کلام ہے جس میں ردیف کا اہتمام نہ کیا گیا ہو۔

غیر مردّف کلام کا معاملہ دو صورتوں میں بہت اہمیت کا حامل ہے۔ پہلی یہ کہ غیر مردّف غزل کا شعر اگرچہ قافیے پر مکمل ہوتا ہے لیکن اس غزل کا ہر قافیہ ایک یا دو ایسے حروف پر مکمل ہوتا جو ہو بہو انداز میں دہرائے جاتے ہیں، مثلاً علامہ اقبالؔ کی ایک غیر مردّف غزل کے قوافی ہیں ''دمن، چمن، تن، بن''، ہر قافیہ حرف ''ن'' پر ختم ہو رہا ہے، بریں سبب اس حرف کی صورت ردیف کی سی ہے۔ غیر مردّف کی دوسری اہمیت یہ ہے کہ دیوان مرتّب کرتے ہوئے کلام کا آخری حرف پیشِ نظر ہوتا ہے نہ کہ مردّف یا غیر مردّف۔ کلام مردّف ہو یا غیر مردّف، صوتیات کے تناظر میں آخری حرف کلام کو تحت اللفظ یا ترنّم میں پڑھنے کے لیے نہایت اہمیت کا حامل ہوتا ہے۔ مقرّر اور مغنّی ایسا کلام خوش اسلوبی، آسانی اور اپنی مخصوص لے میں پایۂ تکمیل تک پہنچاتے ہیں جس کا اختتام کسی مصوّتے پر ہو، مثلاً الف، واؤ اور ی پر ختم ہونے والا کلام۔ ایسا کلام جو مصمّتے پر مکمل ہو رہا ہو ان کے لیے رکاوٹ پیدا کر سکتا ہے بالخصوص ہونٹ بند کرنے والے حروف مثلاً ب، پ، م وغیرہ کی ادائیگی مشکل ہو جاتی ہے۔

ایسے تمام حروف جن کی ادائیگی کھلے ہونٹوں سے ہو صنعتِ واسع الشفتین کے زمرے میں آتے ہیں اور ایسے حروف جن کی ادائیگی کے وقت ہونٹ بند ہوں صنعتِ واصل الشفتین کی ذیل میں آتے ہیں۔ مولانا احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۲۵ اشعار صنعتِ واسع الشفتین میں کہے ہیں جن میں بارہ اشعار پر مشتمل ایک نعت بھی شامل ہے، اس کا مطلع اور مقطع ملاحظہ فرمائیں:

سیّدِ کونین ، سلطانِ جہاں
ظلِ یزداں شاہِ دیں شاہ آستاں

جس طرح ہونٹ اس غزل سے دور ہیں
دل سے یوں ہی دور ہو ہر ظن و ظاں

اصوات کے تناظر میں ردیفی حرف کی اور بھی بے شمار مختلف النوع جہتیں ہیں۔ان جہات کا جائزہ لیا جائے تو اردو حروفِ تہجی کی تعداد مروّجہ حروف سے کہیں زیادہ بڑھ جاتی ہے۔حیرانی کی بات ہے کہ ہمارے کلاسیکی دور کے صاحبِ دیوان شعرااور کہنہ مشق شعرا کی توجہ اس جانب کیوں نہیں گئی۔میر و غالب سمیت تمام استاد شعرا دیوان مرتّب کرتے ہوئے پچیس تیس ردیفی حروف تہجی سے آگے نہ بڑھ سکے۔اکیسویں صدی میں شعرا نے ہائے مخلوط کو شامل کر کے دیوان نگاری میں ردیفی حروف میں اضافہ تو کیا ہے لیکن وہ بھی حروف کی روایتی صورتوں تک ہی محدود رہے ہیں،اصوات کی جہات کی طرف ان کا بھی دھیان نہیں جا سکا۔دنیا کی بڑی زبانوں کی طرح اردو میں بھی طویل مصوّتے کی پانچ بنیادی اصوات ہیں:

آ۔ای۔اُو۔اے۔او۔

اردو زبان میں دو اور اصوات بھی ہیں جنھیں ''اصواتِ لین'' کہا جاتا ہے اور انھیں الف مفتوح کے ساتھ ظاہر کیا جاتا ہے یعنی اَو،اَے؛یوں اردو کے طویل مصوتوں کی سات آوازیں بن جاتی ہیں۔یہ مصوّتے اگرچہ حرفِ صحیح کے بعد لکھے جاتے ہیں لیکن یہ ماقبل حرف کی آواز اپنے مطابق ڈھال لیتے ہیں،جیسے:

ب سے با	بی	بُو	بے	بو	بَو	بَے
ل سے لا	لی	لُو	لے	لو	لَو	لَے

واؤ معدولہ اور واؤ مجہول میں بنیادی فرق تحریر اور صوت کا ہے۔اردو میں

واؤ معدولہ تین طرح سے آتا ہے:

اوّل ایسے الفاظ میں جہاں واؤ کے بعد الف ہے...... **جیسے:** خواب، خواجہ، خواہش، خوار، خواہ۔

دوم ایسے الفاظ جن میں واؤ الف کے بغیر لکھا جاتا ہے، جیسے خود، خوش۔

سوئم ایسے الفاظ جن کے آخر میں واؤ بطور معدولہ لکھا جاتا ہے، ایسے الفاظ سے معدولہ کو اگر الگ کر لیا جائے تو لفظ کا اصل مادہ برقرار رہ جاتا ہے۔ لفظ کے آخر میں واؤ معدولہ آئے تو حکمیہ لفظ کو نرم، ملائم اور شائشتہ بناتا ہے، جیسے جا سے جاؤ، لا سے لاؤ اور کہ سے کہو۔ ان مثالوں میں واؤ معدولہ صرف صوتی سہولت کے لیے استعمال ہوا ہے۔

مصوّتوں کی آوازوں کی یہ شکلیں جب ردیفی حروف کا روپ ڈھالتی ہیں تو ان کی تعداد مزید بڑھ جاتی ہے، جیسے انفی آوازوں کے ساتھ:

باں بیں بُوں بیں بوں بَوں بَیں

ہائے مختفی بھی طویل مصوّتہ ہے جو الف کا متبادل ہے۔ اس کی ردیفی حروف میں چار صوتی شکلیں دیکھیے: ہائے مختفی مدوّر صوتِ الف، نیم مدوّر صوتِ الف، نیم مدوّر صوتِ طویل انفی اور نیم مدوّر صوتِ کوتاہ انفی۔

ہائے مخلوط کے ساتھ مل کر اصوات پیدا کرنے والے مصوّتے:

بھا، پھا، تھا، ٹھا، جھا، چھا، دھا، ڈھا، رھا، ڑھا، کھا، گھا، لھا، مھا، نھا، یَھا

بھو، پھو، ٹھو، جھو، چھو، دھو، ڈھو، رھو، ڑھو، کھو، گھو، لھو، مھو، نھو، یَھو

بھی، پھی، تھی، ٹھی، جھی، چھی، دھی، ڈھی، رھی، ڑھی، کھی، گھی، ھی، مُھی، نھی، یَھی

بھے، پَھے ، تھے ، ٹھے ، جھے ، چھے ، دھے ، ڈھے ، رھے ، ڑھے ، کھے ، گھے ، لھے ، مھے ، نھے ، یَھے
ہائے ملفوظی کا معاملہ بھی مختلف النوع جہتوں کا حامل ہے۔اس کی تحریری صورتیں بھی ملاحظہ کریں: ہائے ملفوظی مدوّر، نیم مدوّر، نیم مدوّر صوتِ ضمّہ، نیم مدوّر صوتِ بعید، نیم مدوّر صوتِ قریب، نیم مدوّر صوتِ ضمّہ طویل۔مصمّتے جب تحریر میں حروفِ صحیح کی شکل میں ظاہر کیے جاتے ہیں تو اصوات کے تناظر میں ردیفی حرف کے طور پر ان کی تعداد میں ممکنہ حد تک اضافہ ہوسکتا ہے۔مختصر مصوّتے زیر زبر پیش، تنوین اور علامتِ تشدید انھیں نئی جہتیں اور نئی صورتیں عطا کرتے ہیں۔مثال کے طور پر گلاب اور محبّ، دونوں الفاظ میں ب کی ادائیگی مختلف ہے، منوّن حروف کا معاملہ بھی ایسا ہی ہے۔اردو کے کچھ الفاظ ایسے ہیں جن میں آخری حرف سے ماقبل غُنّہ آئے تو اس کی آواز نیم مشدّد ہو جاتی ہے، جیسے گھمنڈ، چند، گنج وغیرہ۔

لسانیات کے حوالے سے حروف کی صوتیات کا جائزہ لیا جائے تو یہ حقیقت سامنے آتی ہے کہ حروف بے حرکت ہوتے ہیں۔یہ اپنی اصل آواز کے ساتھ کوئی لفظ تشکیل نہیں دے سکتے۔حروف کی اصل اصوات پہچاننے کے لیے کسی بھی حرفِ صحیح کو کسی لفظ کے آخر میں استعمال کر کے پرکھا جا سکتا ہے، مثلاً گلاب میں ''ب'' کی آواز، طاہر میں ''ر'' کی آواز۔دونوں الفاظ میں آخری حروف کی آوازیں غیر متحرک ہیں۔یہ غیر متحرّک آوازیں بھی دو قسم کی ہوتی ہیں، پہلی ساکن آواز اور دوسری موقوف آواز۔لفظ کے آخر میں ایک حرف غیر متحرک ہو تو وہ حرف ساکن آواز کا حامل ہوتا ہے اور اگر دو حرف غیر متحرک ہوں تو آخری حرف موقوف آواز کا حامل ہوتا ہے، مثلاً جب، سُکھ۔دونوں الفاظ کے آخر میں ساکن حروف ہیں جو مشدّد حرف کی

طرح آواز پید کرتے ہیں۔ یہ حروف موقوف حالت میں ملاحظہ کریں، آب، ساکھ۔ ان دونوں الفاظ کے آخری حروف موقوف ہیں اور ساکن سے مختلف آواز پیدا کرتے ہیں۔ ساکن اور موقوف حروف کو جزم اور نقطہ نما دائرے کی صورت میں ظاہر کیا جاتا ہے۔

غیر متحرک حرف کو متحرک کرنے کے لیے حرکات کا استعمال کرنا پڑتا ہے۔ عربی اور اردو زبان میں ان حرکات کا کردار کلیدی ہے۔ اگر یہ کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا کہ اصل مصوّتے ہی یہی ہیں۔ انھی حرکات کا اعجاز ہے غیر عربی بھی ان کی مدد سے قرآنِ پاک کو درست تلفظ میں پڑھ سکتا ہے۔ (تفہیم والا معاملہ الگ ہے) حرف کے ساتھ یہ حرکات اور ان کے ذیلی تغیّرات قریباً نو صورتوں میں استعمال ہو سکتے ہیں یعنی زبر، زیر، پیش، تنوین زبر، تنوین زیر، تنوین پیش، مشدد زبر، مشدد زیر، مشدد پیش وغیرہ۔ ساکن اور موقوف علامتیں انھی کے تسلسل میں استعمال ہوتی ہیں۔

لسانی اعتبار سے ان حرکات کو مختصر مصوّتے کہا جاتا ہے۔ یہی مختصر آوازیں ہیں جو طویل ہو کر آ، ای، اُو کی صورت میں طویل مصوّتے کہلاتی ہیں۔ اسی لیے انھیں طویل مصوّتوں کی بنیاد کہا جاتا ہے۔ یہاں ایک اہم بات قابلِ غور ہے کہ جب حرکت حرف نہیں ہے اور صرف حرف کو متحرّک کرنے کا فریضہ انجام دیتی ہے تو ان سے بننے والا طویل مصوّتہ حرف کیسے ہو سکتا ہے، ان حرکات کو زیر زبر پیش کی شکل میں ظاہر کیا جاتا ہے اور انھی کی طویل آوازوں کو الف، واؤ، ی/ے کی شکل میں۔ اس لیے مصوّتہ مختصر ہو یا طویل انھیں اصولی طور پر حرف نہیں کہنا چاہیے بلکہ انھیں صرف حروف کے محرّکات شمار کیا جانا چاہیے۔ کہا جاتا ہے کہ کوئی لفظ مصوّتے کے بغیر مکمل نہیں ہو سکتا اور

یہ حقیقت بھی ہے۔دنیا کی کسی بھی زبان کا کوئی بھی لفظ مصوّتے کے بغیر مکمل نہیں ہوتا۔اردو زبان میں یہ معاملہ زیادہ دلچسپ ہے کہ اس زبان میں لفظ طویل مصوّتے کے بغیر تو مکمل ہوسکتا ہے لیکن مختصر مصوّتے کے بغیر کبھی مکمل نہیں ہوتا۔اردو کا ہر لفظ مختصر مصوّتے کے استعمال سے شروع ہوتا ہے اور طویل مصوّتے کے بغیر بھی مکمل ہوسکتا ہے۔ایسے الفاظ سے اردو لغت بھرے پڑے ہیں،مثلاً: ممکن، ارشد، شہد، خبر، دھڑکن،قبر،شجر،بہتر وغیرہ۔لفظ میں اگر طویل مصوّتہ الف واؤ،ی/ ے استعمال ہوتو وہ بھی مختصر مصوّتے ہی کا محتاج ہوتا ہے۔گو یا مصوّتہ مختصر ہو یا طویل، یہ وہ آوازیں ہیں جو مصمتے کو متحرک کرتی ہیں اور انھیں الفاظ کو درست تلفظ کے ساتھ پڑھنے کے قابل بناتی ہیں۔مصوّتوں کی یہ آوازیں خود حروف میں گم ہوکر ان کی آوازوں کو نمایاں کرتی ہیں اور انھیں تغیّر وتبدّل سے ہم کنار کرتی ہیں۔

دیوان کے ردیفی حروف کی ترتیب کا معاملہ اس لحاظ سے نہایت غور طلب ہے۔الف۔واؤ اور ی/ ے ردیفی حروف کی شکل میں آئیں تو انھیں روایت سمجھ کر قبول کرنا مجبوری تو ہے لیکن ان کی متغیّر صورتوں کو قبول کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔مصدر ملانا سے بننے والا ''ملا'' میں الف کی آواز طویل ہے اور ملنا سے بننے والے ''ملا'' میں الف کی آواز کوتاہ ہے،انھیں دو مختلف ردیفی حروف تسلیم کرنے میں کیا مضائقہ ہے۔اسی طرح نون غنّہ کا معاملہ ہے۔اصول تو یہ ہے کہ لفظ کے آخر سے نون کا نقطہ ہٹا کر لکھا جانے والا حرف غنّہ کہلائے جیسے جہان سے جہاں،یقین سے یقیں لیکن ماں اور نہیں تو اپنی اصل میں نون کے نقطے کے بغیر ہیں،اس لیے انھیں نون غنّہ نہیں کہنا چاہیے بلکہ الگ حرف تسلیم کرنا چاہیے۔ردیفی حرف غنہ ہو یا غنہ نما، جب لفظ

کے آخر میں استعمال ہوں تو انفی مصوّتے کی صورت میں تلفظ اختیار کرتے ہیں، مثلاً: آں، اِیں، اُوں، ایں، اوں، اَوں، اَیں وغیرہ۔ بعض اوقات صوت ایک ہوتی ہے لیکن اس کی تحریری شکلیں مختلف، جیسے: تازہ، شگفتہ، مہکتا۔ ان تینوں الفاظ کے ردیفی حرف میں مصوّتہ الفِ معروف ہے یعنی صوت ایک اور تحریری شکلیں تین۔ اسی طرح حرف کی شکل ایک لیکن اس کی اصوات مختلف ہو سکتی ہیں، جیسے: ارادہ، نگاہ۔۔ دونوں الفاظ کا ردیفی حرف ہائے مدوّر ہے لیکن پہلا ہائے مختفی ہے اور دوسرا ہائے ملفوظی۔

اصوات کو حروف کی شکل میں ظاہر کیا جاتا ہے۔ صوت مختلف ہو تو اس کی تحریری شکل بھی مختلف ہونی چاہیے۔ اگر مختلف اصوات کی حرفی شکل ایک جیسی ہو جائے تو ایسے حروف کا حرکات کے ذریعے تفرق کیا جائے۔ روایتی طور پر دیوان مرتّب کرتے ہوئے ردیفی حروف لغت کے مطابق ترتیب دیے جاتے ہیں اور اصوات کو نظر انداز کیا جاتا ہے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر لغت کی ترتیب ہی کو مدِ نظر رکھنا مجبوری ہے تو اردو میں الف کے ساتھ تنوین کی صورت میں اسے نون کے بجائے الف ردیف ہی شمار کیا جائے، اسی طرح عربی حروف کا معاملہ ہے، ''لاتقنطوا''، ''یٰس''، ''ص'' اور ''ق'' جیسے عربی/قرآنی حروف کو کون سی ترتیب میں رکھا جائے گا۔

ضروری ہے کہ دیوان مرتّب کرتے ہوئے نہ صرف ردیفی حروف کی اصل اور متبدّل صورتوں کو مدِ نظر رکھا جائے بلکہ مختصر اور طویل مصوّتوں کے استعمال سے حروف کی تبدیل ہونے والی تمام ممکنہ شکلوں کو بھی ملوظِ خاطر رکھ کر دواوین مرتّب کیے جائیں تاکہ شعری تخلیقات کے امکانات میں زیادہ سے زیادہ وسعت پیدا ہو سکے اور زبان ادب کی بہتر انداز سے خدمات انجام دی جا سکیں۔

راقم نے زیرِ نظر نعتیہ دیوان ''اصواتِ نعت'' کی ترتیب وتشکیل حروف کی انھی مختلف النوع جہات کو مدِ نظر رکھتے ہوئے کی ہے اور ۵۵ ردیفی حروف استعمال کیے ہیں جن کی تفصیل حرفی ابواب میں پیش کی گئی ہے۔ موضوع کو سمیٹتے ہوئے عرض ہے کہ زبان کی بنیاد بھی اصوات ہیں اور شاعری کی بنیاد بھی۔ فرق صرف اتنا ہے کہ عام انداز میں اصوات کو خوب صورت الفاظ میں ڈھالا جاتا ہے جب کہ شاعری میں ان خوب صورت الفاظ کو اوزان میں ڈھال کر اظہار کے قرینے دے دیے جاتے ہیں۔ روایتی شعری دیوان میں اصوات کی تحریری صورت میں ڈھلے ہوئے حروف الف تا ے ترتیب دیے جاتے ہیں لیکن یہ فراموش کر دیا جاتا ہے کہ حرف کی تصویر کے پیچھے ایک ہی صوت تھی یا ایک سے زیادہ اصوات۔ اگر ایک سے زیادہ اصوات ہوں تو کیا ہر صوت کی تصویر ایک ہی ہونی چاہیے؟ دوسرا پہلو یہ بھی ہے کہ اگر ایک ہی حرفی تصویر ہے تو اسے پیش کرتے وقت اس میں تغیر و تبدّل کو نظر انداز کیوں کیا جاتا ہے۔ ہائے ملفوظی اور ہائے مختفی کی اصوات بھی مختلف ہیں اور وہ لفظ کے مطابق مدوّر بھی لکھی جاتی ہے اور نیم مدوّر بھی۔ دیوان کی روایتی الف بائی ترتیب بھی مطلوب ہو تو یہ حقائق مدِ نظر رکھنے چاہئیں۔ ہائے مخلوط کو ہائے ہوّز کے بجائے مکمل حروف تسلیم کرنے میں صدیاں لگ گئیں۔ غنّہ کو باقاعدہ حرف عہدِ حاضر میں تسلیم کیا گیا۔ ہمزہ کا درست املا موجودہ دور میں مروج ہوا۔ اسی طرح ہمیں چاہیے کہ اردو زبان کو روایت کے بجائے اصوات کی بنا پر متعارف کرایا جائے تا کہ دنیا کی دیگر زبانوں کی طرح اسے سیکھنا اور سکھانا آسان ہو سکے۔

جیسا کہ پہلے بھی ذکر ہو چکا ہے کہ مصوّتہ مختصر (زبر، زیر، پیش) ہو یا طویل

(ا،و،ی/ے)،انھیں حرف نہیں کہنا چاہیے کیوں کہ جس طرح زبر زیر پیش اصوات کی علامتیں ہیں اسی طرح بطور مصوّتہ ا،و،ی/ے بھی اصوات کی علامتیں ہی ہیں۔تمام حروفِ صحیح ان اصوات کے محتاج ہیں اور یہ مصوّتے اپنی اصوات دے کر انھیں نمایاں کر دیتے ہیں اور خود ان کے پس منظر میں چلے جاتے ہیں۔عربی کے انتیس حروف اردو حروفِ تہجی میں شامل ہیں ،اس لیے جب یہ بطور ردیفی حروف استعمال ہوں تو ان پر عربی قواعد کے مطابق زبر،زیر،پیش وغیرہ کا بھی استعمال ہو سکتا ہے۔راقم کی پیش کی گئی ان توجیہات اور دلائل کو تسلیم کر لیا جائے تو ردیفی حرفِ صحیح/موزوں درج ذیل صوتی علامات کے ساتھ تقریباً انتیس (۲۹) مختلف النوع صورتوں میں تبدیل ہو سکتا ہے: زبر ،زیر،پیش،زبر منوّن،زیر منوّن، پیش منوّن،ساکن،موقوف،مشدّد،نیم مشدّد،الفِ معروف صوتِ طویل،الفِ معروف صوتِ کوتاہ،واوٴ معروف،واوٴ مجہول ،واوٴ لین،یائے معروف،یائے مجہول،یائے لین، یائے معدولہ، الفِ معروف صوتِ انفی ،واوٴ معروف صوتِ انفی ،واوٴ مجہول صوتِ انفی ،واوٴ لین صوتِ انفی ،یائے معروف صوتِ انفی ،یائے مجہول صوتِ انفی ،یائے لین صوتِ انفی، یائے معدولہ صوتِ انفی، ہائے مختفی مدوّر، ہائے مختفی نیم مدوّر

۱۔ ہائے حطی ''ح'' اور ''ع'' کی ردیفی حروف میں اصوات کے لحاظ سے تقسیم متذکرہ بالا کے علاوہ ہے۔

۲۔ الف اور ی/ے ردیف کے آخر میں بطور حرفِ صحیح استعمال نہیں ہو سکتے لیکن واوٴ کی یہ انفرادیت ہے کہ یہ ردیفی حرف کے طور پر ساکن،موقوف،متحرّک اور منوّن حالتوں میں استعمال ہو سکتا ہے۔

۳۔ مقامی حروف ٹ، ڈ، ڑ اور ہائے مخلوط (ھ) بطور ردیفی حرف متحرک نہیں ہوتے۔
۴۔ ردیفی حرف کے ساتھ رموزِ اوقاف کی علامات بالخصوص سوالیہ/ استفہامیہ، ندائیہ/ فجائیہ بھی لہجے اور صوت کی تبدیلی کے محرّ کات ہیں۔
۵۔ کچھ قرآنی/عربی حروف اکائی کی صورت میں لکھے ہوتے ہیں لیکن پورے تلفّظ کے ساتھ پڑھے جاتے ہیں، جیسے ص۔۔صاد، ن۔۔نُون وغیرہ۔

ایک اہم نکتہ یہ بھی ہے کہ اگر طویل مصوّ تے الف، واوٗ اور یائے معروف و مجہول وغیرہ حروف نہیں ہیں بلکہ صوتی علامات ہیں تو انھیں استعمال کرتے ہوئے دیوان کی ترتیب کیا ہوگی؟ کیا ردیفی حروف ''با''، ''بی''، ''بو'' کو ردیفی ترتیب کے مطابق ''ب'' کے باب میں مرتّب کیا جا سکتا ہے۔ اصولاً تو یہی ہونا چاہیے کہ دیوان کی ترتیب میں صوتی علامات (ا، و، ی/ ے) کے بجائے ان سے منسلک حرفِ صحیح کو ترجیح دی جائے لیکن اردو زبان کی تاریخ میں اب تک ایسا کوئی دیوان مرتب نہیں ہوا۔ راقم نے بھی صوتی تغیرات پر مبنی ۲۰۱ ردیفی حروف میں نعتیہ کلام تخلیق کرنے کے باوجود اپنے اردو نعتیہ دیوان ''اصواتِ نعت'' کو روایتی انداز ہی سے مرتّب کیا ہے۔ یہ دیوان شعرائے کرام، ناقدین اور ماہرین لسانیات کے زیرِ بحث آئے گا تو نتائج کی روشنی میں اس کی بارِ دگر اشاعت متذکرہ بالا اور مجوّزہ ترتیب کے مطابق کی جائے گی ان شاء اللہ۔

نعتیہ دیوان ''اصواتِ نعت'' کی بنیاد صوتی ردیفی حروف بھی ہیں اور روایتی حروف کی بدلتی ہوئی تصویریں بھی۔ اسی لیے حروف کی تعداد میں اضافے کی گنجائش پیدا ہوئی اور لغت کی ترتیب کے مطابق ۵۵۵ ردیفی حروف دستیاب ہو گئے جن میں

نعتیں کہنا ممکن ہوئیں۔ جب کہ مزید حروف کی گنجائش ابھی موجود ہے۔ یہ امر بارِ دگر تحریر کر رہا ہوں کی اس دیوان میں صرف حروفِ صحیح بطور ردیفی حرف ترتیب دیے گئے ہیں کیوں کہ حروف علّت علامات علّت زبر زیر پیش کی طرح انھی کو نمایاں کرنے کے لیے استعمال میں آتے ہیں اپنی نمائندگی کے لیے نہیں۔ ردیفی حروف اور ان کی مختلف النّوع صورتیں جو مرتّب کی گئی ہیں، ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

الف:(۶)ب:(۲۶)پ:(۲۱)ت:(۲۶)ٹ:(۳۲)ث(۷)ج:(۲۸)

چ:(۲۱)ح:(۱۴)خ:(۱۲)د:(۲۵)ڈ:(۱۵)ذ:(۹)ر:(۱۶) ڑ:(۱۸)

ز:(۱۲) ژ:(۲) س:(۱۷) ش:(۱۳)ص،ض:(۲۰) ط+

ظ:(۱۹)ع:(۱۴)غ:(۱۰)ف:۱۲ق:(۹)ک:(۲۲)گ:(۲۱)ل:۱۸م:

(۲۱)ن:(۱۶)ں:(۲)واؤ:(۱۴)ہ:(۱۸)ء:(۷)ی:(۱۲):۵۵۵

اپنی نوعیت کے لحاظ سے یہ اردو زبان و ادب میں پہلا تجربہ ہے۔ راقم کے سامنے چوں کہ کوئی ماڈل نہیں تھا اس لیے کہیں کوئی کمی یا خامی کا اندیشہ موجود ہے لیکن دیوان مرتّب کرنے کا یہ تجربہ بھی ضروری تھا اس لیے کہ ممدوح کی مدحت سرائی کے نئے سے نئے قرینے تلاش کرنا، اس کے امکانات کو وسیع تر کرنے کی کوشش کرنا اور حسن کمال کی تحصیل کی سعی کرنا اس صنفِ ادب کا تقاضا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ حضور نبی کریم صلِّ اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے صدقے ''اصواتِ نعت'' کی اس کاوش کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے۔ آمین

طالبِ دعا

پروفیسر محمد طاہر صدیقی

0321-7645060

دیوانِ مُنتظر

''اصواتِ نعت'' کے حوالے سے طاہرؔ صدیقی کا منفرد کارنامہ

ریاض مجید

نہایت ہی خوش آئند اور مبارک خبر ہے کہ برادرم محمد طاہر صدیقی کا نعتیہ دیوان'' اصواتِ نعت''، مکمل ہو کر چھپنے کے لیے تیّار ہے ۔مَیں گزشتہ تین چار سالوں سے چھپنے والی نعتیہ کتابوں میں رُونما ہونے والی تبدیلیوں کے حوالے سے کئی بار اِس امر کی نشان دہی کر چکا ہوں کہ اب نعت کا تخلیقی سفر افقی (Horizental) سے عمودی (Vertical) ہو رہا ہے۔فکری اور فنّی طور پر گزشتہ صدی کے تخلیقی رویّوں کے اظہار میں طرح طرح کی تبدیلیاں ہو رہی ہے۔تازہ بیانی اور نادرہ کاری سے دلچسپی رکھنے والے نعت نگار نعت کو نئے نئے زاویوں سے متعارف کرا رہے ہیں ۔نعت کا مرکزی جوہر تو حضورِ اکرم صلّی اللہ علیہ وسلم کی محبّت، اُن کی سیرت، اُن کے اخلاق عالیہ اور فیوض و برکات کا اظہار ہے مگر اس جوہر کے بیان کے لیے جدّت شعار اذہان اور ندرت کار قلوب اپنے اظہاری پیرایوں میں نت نئے قرینوں کی تلاش میں مصروفِ تجسّس رہتے ہیں۔

طاہر صدیقی گزشتہ قریباً دو عشروں سے کارِ نعت سے وابستہ ہیں۔نعت نگاری میں تازہ کاری کا ایک منفرد پس منظر رکھتے ہیں پانچ نعتیہ کتب پر مشتمل ''کلّیاتِ نعت' 'بحوالہ زمین ہائے مرزا غالب (مطبوعہ ۲۰۲۱ء)،اعزازِ حضوری (مطبوعہ ۲۰۱۴ء)، لوازماتِ نعت (مطبوعہ ۲۰۲۲ء)، نعتِ اطفال

(مطبوعہ ۲۰۲۳) کے علاوہ اُن کی درجنوں نعتیہ کتابیں اِسی تازہ بیانی کی ترجمان ہیں۔ اِس بار انھوں نے ''اصوات'' کے حوالے سے ''نعتیہ دیوان'' کی تکمیل کا منصوبہ بنایا ہے۔ شعری ذوق رکھنے والے جانتے ہیں کہ شعری دیوان حروفِ تہجی (ا سے ی تک) کے حروف پر ختم ہونے والے الفاظ پر لکھے گئے کلام سے تکمیل یاب ہوتا ہے۔ وہ حروف جو اردو تختۂ تہجّی (Keyboard) کا حصہ ہیں اُن کی تعداد مقتدرہ قومی زبان اسلام آباد کی طرف سے چھپنے والی ''فرہنگ تلفظ'' مرتّب شان الحق حقی کے مطابق ۵۴ ہے۔ اس تختے کا عکس لغات کی جلد کے اندرونی حصے میں چھاپ دیا گیا ہے۔

اس تختے کے حروف میں بعض متجسّس شاعر ایک یا دو حروف و الفاظ کا اضافہ (یا اضافے کا دعویٰ) بھی کرتے ہیں زیرِ نظر کتاب کے شروع میں 'حرفِ آغاز' کے عنوان سے حروف کی تعداد پر تفصیل سے بات کی گئی ہے۔ طاہر صدیقی کے بقول اِس کتاب میں ''اصوات کے لحاظ سے ۵۵ حروف تہجی کو بطور ردیفی حروف استعمال کیا گیا ہے۔ طاہر صدیقی کی 'حرفِ آغاز' کی تحریر اس بارے ایک وضاحتی تحریر ہے جس میں اردو حروف تہجی کی ساختیات کے کم و بیش تمام ضروری الفاظ کے مختلف پہلوؤں کی تفصیلات بیان کر دی گئی ہیں۔

واضح رہے کہ اردو نعت بلکہ شعر کی تاریخ میں پہلی بار اتنی کثیر تعداد میں حروف کی اصوات کے حوالے سے یہ دیوان ترتیب دیا گیا ہے۔ زبان کے لسانی حوالوں کے بارے میں طاہر صاحب نے کم و بیش اُن تمام ضروری پہلوؤں کی وضاحت کر دی ہے جو اصوات اور حروفِ تہجّی سے متعلق ہیں لیکن اگر اِس سارے مسئلے کا ذرا گہرائی میں جا کر جائزہ لیں تو صَوت اور املا کے اُن تمام پہلوؤں کے علاوہ بھی بہت کچھ ہے جو کبھی ہماری گفتگو کے دائرے میں نہیں آیا یا جس پر ہمیں مزید غور و خوض کی ضرورت ہے اِس بحث کو گفتگو کی خاص نہج پر رکھنے کے لیے ہم اِس کے مختلف درجوں کا جائزہ لیتے ہیں۔ پہلا مرحلہ صَوت کا ہے اور دوسرا اُس کے املا کا۔ صوت کے مرحلے ہی کی کئی

شکلیں ہیں۔کوّے کی صوت کو ہم کائیں کائیں اور بلّی کی صَوت کو میاؤں میاؤں سے تعبیر کرتے ہیں، کیا حقیقت میں ایسے ہی ہے۔کوّے میں صرف کاف اور میاؤں میں میم کی بظاہر سمجھ میں آنے والی آوازوں کو ہم کائیں کائیں اور میاؤں میاؤں کا نام دے دیتے ہیں جب کہ ہمارے لفظ ان دونوں کی بعینہٖ آواز محسوس کرنے اور لکھنے سے قاصر ہیں۔ہم نے اِنھیں جو نام دے دیے ہیں، وہ صرف 'صَوت نما' ہیں حقیقی آواز کے ترجمان نہیں__

دراصل صَوت کو املا میں لانا غیب کو حاضر اور لاموجود کو موجود میں لانا ہے،جس میں سوفی صد کامیابی محال ہے۔ ہمارے اردگرد سینکڑوں آوازیں ہیں جن کے لیے کوئی نام نہیں۔ہم اُنھیں صرف سنتے ہیں، محسوس کرتے ہیں، اپنی زبان اور اُس کے املا میں اُسے ہُو بہُو دہرا نہیں سکتے__ کتاب کے ورق پلٹنے کی صَوت __ زمین پر پتےّ کے گرنے کی آواز، ڈولفن کی آواز، برسات کی راتوں میں ٹٹیری کی آواز غرضیکہ بقول شاعر___ ہزاروں ایسی صدائیں ہیں جن کا نام نہیں __ ٹی۔ایس۔ ایلیٹ (T.S.Eliat) نے اپنی معروف نظم دی ویسٹ لینڈ (The West Land) میں چوہے کے پاؤں سے گزرنے کی ہلکی سی ارتعاشی آواز کا ذکر کیا ہے۔یہ کیسی ہوتی ہے اس صوت کا کیا نام ہوسکتا ہے؟ دنیا میں ہماری سمعی حدود (Auditary range) میں پہنچنے والی ہزاروں آوازیں ہیں جنھیں ہم جداگانہ کوئی واضح نام نہیں دے سکتے جو موجود ہیں، سنائی بھی دیتی ہیں، سمجھ میں بھی آتی ہیں کہ یہ آوازیں ہیں مگر اُن کی جداگانہ شناخت، حروف__ املا یا زبان میں تحریر کرنا ممکن نہیں۔ماضی میں جب چھتوں پر سوتے تھے تو فجر کے قریب ہمیں اپنے گھر کی چھتوں پر گزرتی کسی چیز کی عجب پُراسرار سی آواز سنائی دیتی تھی، بڑی بوڑھیاں بتاتی تھیں کہ یہ کسی فرشتے کے پروں کی آواز ہے!وہ آواز اب بھی حافظے میں موجود ہے لیکن اُسے لفظوں میں منتقل کرنا ممکن نہیں۔مَیں نے اپنی کسی آزاد نظم میں اُس کی نشان دہی یوں کی تھی:

؎ فضاؤں میں کسی نُوری فرشتے کے پروں کی سنسناہٹ ہے
عجب اک پھڑ پھڑاہٹ ہے

اسی طرح بجلی کی گرج کی صدا ہے، اُسے لفظوں میں کیسے لکھیں گے، ہمارے لبوں سے حلق تک کا اڑھائی تین انچ کا ڈبّہ جس میں زبان ہے دانت ہیں داڑھیں ہیں پیچھے حلق ہے اور آگے ہونٹ، یہ سارا اثاثہ ہے آواز کی تخلیق کا___ الف سے ی تک کے سارے حروف کے مخارج کا عمل اور یہ سب صوتی کارکردگی اِسی لب و حلق تک کی فضا کی دین ہے پھر اِن آوازوں کو صَوت دے کر ہم ہَوا کے سپرد کرتے ہیں اور وہ کسی سامع کی سمعی حدود میں آ کر مفہوم یاب ہو جاتی ہیں، اصوات زیادہ ہیں اور الفاظ کم___ دنیا بھر کی تمام آوازوں کے لیے کسی زبان میں بھی الفاظ دستیاب نہیں، ہم یونہی بات کو سمجھانے کے لیے کہ دیتے ہیں کہ فلاں کی آواز _ یا فلاں جیسی آواز لیکن ہمارا یہ بیان صورتِ حال بلکہ 'صَوتِ حال' کی پوری ترجمانی نہیں کرتا۔ ہر املا 'صَوت نما' ہوتا ہے اُس کا ہو بہو ترجمان نہیں۔ مَیں یہاں اپنے دو شعروں سے اس بات کی وضاحت کی کوشش کروں گا۔

سوچاں مکھیّاں وانگوں ہر دم پیں پیں کر دیاں رہن
ذہن ریاض اِنج جاپدا مینوں جیویں شہد دا چھتّہ
(بریتہ، مطبوعہ ۲۰۲۳ء، ص۵٦)

محشر ستاں ہیں ریاض اِن خلیوں کی سرگوشیاں
ذہن بھی مجھ کو مشینوں کی ٹھکا ٹھک، سا لگا
(ڈوبتے بدن کا ہاتھ، مطبوعہ ۱۹۸۴ء)

اِن دونوں شعروں میں ذہن کے اندر سوچوں یا خلیوں کی سرگوشیوں کی بات کی گئی ہے۔ پتّا، رتّا، تھتّھا اور عینک، دستک، کالک وغیرہ کے قوافی نے چھتّا اور ٹھکا ٹھک کے قوافی سجھائے اور یہ میکانکی انداز کے شعر ہو گئے۔ اِن شعروں کی تخلیق کے بیس پچیس سال بعد میں نے نیشنل جیوگرافک چینل پر (یا شائد ڈسکوری چینل پر) انسانی

دماغ کے بارے میں ایک فلم دیکھی جس میں انسانی دماغ کو بڑا (Enlarge) کر کے اُس کے اندر خلیوں (Cells) کی آواز بڑی (Magnify) کر کے سنائی جارہی تھی، مجھے اپنے یہ دونوں شعر یاد آ گئے اور مَیں حیرت وتشکر کے جذبے سے سجدے میں گر گیا۔ اس بات پر کہ بعض اوقات قوافی سوچ کو قدرت کے کِن مخفی رازوں کی طرف لے جاتے ہیں۔ خلیوں کی وہ آواز عجیب تھی ہلکی سی سرسراہٹ سی بے نام، بے صوت ایک سرگوشی کی سی صوت ___ اب اسے املا میں کیسے منتقل کیا جاسکتا ہے؟

قرآن مجید میں کئی آوازوں کا ذکر ہے مثلاً یہ مقامات دیکھیے:

وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا یَعْلَمُهَا (سورہ الانعام:۸۹)

ترجمہ: اور کوئی پتّا نہیں گرتا مگر وہ اس کو بھی جانتا ہے۔ پتّے کے گرنے کی آواز ___

وَالصُّبْحِ اِذَا تَنَفَّسَ (سورہ التکویر:۱۸)

ترجمہ: اور صبح کی جب کہ اس نے سانس لیا۔ صبح کے سانس لینے کی آواز ___

یٰٓاَیُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوْا مَسَاکِنَکُمْ (سورہ النمل:۱۸)

ترجمہ: ایک چیونٹی نے کہا اے چیونٹیو اپنے گھروں میں گھس جاؤ۔ چیونٹی کی آواز ___

کَلَّآ اِذَا دُکَّتِ الْاَرْضُ دَکًّا دَکًّا (سورہ الفجر:۲۱)

ترجمہ: ہرگز نہیں (جیسا تم سمجھتے ہو) جب زمین کوٹ کوٹ کر ریزہ ریزہ کردی جائے گی۔ ___ زمین کو کوٹنے کی آواز ___

اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا (سورہ الزلزلۃ:۱)

ترجمہ: جب زمیں بڑے زور سے ہلادی جائے گی۔ زمین کے زور سے ہلنے کی آواز ___

اَلْقَارِعَةُ (سورہ القاریۃ:۱)

ترجمہ: کھڑکھڑانے والی ___ قیامت کی آمد کی آواز ___

مَا یَنْظُرُوْنَ اِلَّا صَیْحَةً وَّاحِدَةً تَاْخُذُهُمْ وَهُمْ یَخِصِّمُوْنَ

(سورہ یٰسین:۴۹)

ترجمہ: وہ صرف ایک چیخ ہی کا انتظار کر رہے ہیں جو انہیں آ لے گی اور وہ آپس میں جھگڑ رہے ہوں گے۔ قیامت کی چیخ کی آواز___

فَلَا تَسۡمَعُ اِلَّا هَمۡسًا (سورہ طٰہٰ:۱۰۸)

ترجمہ: پھر تو پاؤں کی آہٹ کے سوا کچھ نہیں سنے گا۔___ پاؤں کی آہٹ کی آواز___

اب ان آوازوں کے لیے املا کی کیا شکل ہوگی اور ان کی صَوت کا طریقہ کیا ہوگا آپ دنیا بھر کی زبانوں کے حروف تہجی بھی جمع کر لیں (انسان کے بس میں اس کے علاوہ ہے بھی کیا) تو یہ آوازیں نہ املا میں متشکل ہوں گی، نہ ہماری سماعتوں میں اس کی کوئی شکل بنے گی۔ حدیث میں 'استوانہ حنانہ' کا ذکر آیا ہے جب مسجد نبوی میں حضور اکرم ﷺ کے لیے ایک نیا منبر تیار ہوا اور خطبہ دینے کے لیے آپ ﷺ اس کی طرف آئے تو پرانے منبر (کھجور کے سوکھے تنے) سے ہچکیوں کے ساتھ رونے کی آواز آئی۔ احادیث کی کتابوں میں اس واقعے کی تفصیل آئی ہے کہ وہ اس سعادت سے محروم ہونے پر کہ اب مجھے حضور ﷺ کی قربت نہیں ملے گی بچوں کی طرح رو رہا تھا___ حدیث کے الفاظ یوں ہیں:

"_ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انصار کی ایک عورت نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کی یا رسول اللہ! کیا میں آپ کے لیے ایسی چیز نہ بنوا دوں جس پر آپ بیٹھا کریں کیونکہ میرا ایک غلام بڑھئی ہے۔ فرمایا اگر تم چاہو۔ پس آپ کے لیے منبر بنا دیا گیا۔ جب جمعہ کے دن نبی کریم ﷺ اس منبر پر رونق افروز ہوئے جو آپ ﷺ کے لیے بنایا گیا تھا تو کھجور کی وہ لکڑی چیخنے لگی جس کے پاس آپ خطبہ دیا کرتے تھے اور قریب تھا کہ وہ شق ہو جاتی۔ پس نبی کریم ﷺ نیچے اُترے اور اُسے لے کر سینے سے لگا لیا۔ وہ لکڑی بچے کی طرح روئی جس کو چُپ کرایا جاتا ہے، حتیٰ کہ اُسے قرار آ گیا۔ فرمایا: لکڑی اس لیے روئی کہ ذکر سنا کرتی تھی۔

(محمد بن اسماعیل بخاری (تصنیف): "صحیح بخاری شریف" پروگریسو بکس، لاہور، حدیث: ۲۰۹۵۔ ص ۱۰۴۱)

اس واقعہ پر ہمارے نعت گو شاعروں نے مثنوی کی طرز پر نظمیں لکھیں اور شاعری میں اِس کی طرف اشارے کیے، مولانا روم کہتے ہیں:

فلسفی کہ او منکر حنّانہ است
از حواسِ اولیا بیگانہ است

وہ فلسفی جو 'حنانہ' کے واقعے کا منکر ہے اولیا کے حواس سے بیگانہ ہے اس شعر کے ساتھ ہی مولانا کا یہ شعر بھی دیکھیے:

نطقِ آب و نطقِ باد و نطقِ گل
ہست محسوس حواسِ اہلِ دل

اہلِ دل کے حواس پانی، ہوا اور مٹی کی زبان بھی سمجھتے (اور سنتے) ہیں ہمارے شعر و ادب میں کئی جگہوں پر ایسی اصَوات کا ذکر ہے جو موجود ہیں مگر جن کے لیے قابل فہم کوئی نام نہیں۔

مَیں معذرت خواہ ہوں بات بہت دُور نکل گئی حقیقت یہ ہے کہ دنیا میں آوازیں لاکھوں ہیں اور حروف کم، بہت کم، جن میں ہمیں ان آوازوں کو منتقل کرنا ہے۔ اگر حروف زیادہ ہوں تو شاید ہم اِن لاکھوں اصوات کو کوئی نام دے سکیں، فی الحال تو یہاں انسانی بے بسی کا اظہار کرنا پڑتا ہے۔

مبارکباد کے مستحق ہیں وہ لوگ جو حروف تہجی کو جوڑ کر مختلف اصوات کو کوئی شکل یا نام دیتے ہیں ___ پھر نعتِ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تذکار کو اصوات میں منتقل کرنا ایک اور روحانی ریاضت کی متقاضی ہے۔ محمد طاہر صدیقی ہماری مبارکباد کے مستحق ہیں کہ انھوں نے میری معلومات کے مطابق اب تک کسی بھی زبان میں ہونے والی نعتیہ شاعری کو سب سے زیادہ اصَوات سے ہمکنار کیا۔

دیوانِ اصوات نعت کا ایک تخصّص اس میں کچھ ایسی اصوات کا اضافہ ہے جو ہمیں پہلے اردو نعتیہ دیوانوں میں نہیں ملتیں مثلاً بھ، لھ، مھ، رھ وغیرہ۔ یہ اصوات طاہر

صدیقی نے پنجابی زبان کی صوتی وسعتوں سے حاصل کی ہیں۔ واضح رہے کہ اردو شاعروں نے مختلف زبانوں سے ہمیشہ اصوات اور الفاظ اخذ کیے ہیں۔ محسن کاکوروی نے اپنے معروف نعتیہ قصیدہ لامیہ:

ع سمت کاشی سے چلا جانبِ متھرا بادل

میں کونسل جنرل اور کئی دوسرے قافیے انگریزی سے لیے ہیں۔ پنجابی زبان جس نے اردو زبان کو ایک اساس اور بنیاد فراہم کی ہے، اپنے اندر اصوات و الفاظ کا ایک منفرد ذخیرہ رکھتی ہے۔ اردو زبان کے معاصر لسانی منظر نامے میں پشتو، سندھی اور دوسری زبانوں کے الفاظ کی طرح پنجابی زبان کے کئی الفاظ بھی شامل ہو رہے ہیں۔ زبانیں اسی طرح وسیع ہوتی ہیں۔ بعض لوگ اردو میں پنجابی کی آمیزش دیکھ کر ناک بھوں چڑھاتے ہیں جو مناسب نہیں۔ زندہ زبانیں بہتے دریا کی طرح ہوتی ہیں، جدھر سے گزرتی ہیں الفاظ، محاورے اور لسانی پیرائے اخذ کرتی جاتی ہیں۔ یہ ایک فطری عمل ہے جسے روکا نہیں جا سکتا، ہاں نئے الفاظ قبول کرتے ہوئے ایک قرینہ اور شائستگی ملحوظ رکھنا چاہیے۔ طاہر صدیقی نے اردو نعت کو جو چار الفاظ/ اصوات دی ہیں، ان میں ایک پلھ (ل پ ھ) (بمعنی موج، لہر ہے) ____ دوسری ڈمھ (ڈ م ھ) بمعنی گہرائی، عمق، تیسری بلھ (ب ل ھ) بمعنی ہونٹ اور لب ____ اور چوتھی ورھ (و ر ھ) بمعنی بارش ہو، ان کے مطلع اور ایک ایک شعر دیکھیے:

رحمت کے بادل کی پلھ
زمزم بن کے برسی پلھ
بزمِ صحابہ میں ان کے
حسن کی ہوتی دیدنی پلھ

آپ کی نور زا حیات کا ڈمھ
کس نے دیکھا ہے ان کی نعت کا ڈمھ
مَیں جلاؤں چراغِ ذکرِ رسول
جب ڈرائے اندھیری رات کا ڈمھ
لگتے ہیں خوش صوتی میں پیارے بلھ
ماں کے ہوں یا بچوں کے تارے بلھ
اردو میں لب کہتے ہیں، پنجابی
میں جس کو کہتے ہیں ہم سارے بلھ
ابر طیبہ! مری زمین پہ ورھ
روح کی جھلسی سرزمین پہ ورھ
کر دے جل تھل کو ایک بحرِ خدا
ہر مکاں اور ہر مکین پہ ورھ

یوں اردو نعت پہلی بار چارنئی اصوات سے آشنا ہوئی (بلھ کا لفظ ہونٹ کے معنی میں قدیم دکنی اور اودھی میں بھی شاید مستعمل ہے (یہ میرا اندازہ ہے ماہرین لسانیات اس پر بہتر رائے دے سکتے ہیں)۔ یوں اِن اَصوات اور الفاظ کے مستقبل میں ترویج کا ایک راستہ کھل رہا ہے۔ واضح رہے کہ پنجابی کے ٹھیٹ الفاظ امیر خسرو کے زمانے سے یعنی آغازِ اردو ہی سے اس زبان میں شامل ہوئے ہیں:

من کہ بر سر نمی نبارم گل
بار برِ سر نہاد و گفتا، چُل

(میں کہ جس نے کبھی پھول نہیں اٹھائے، اس نے میرے سر پر بوجھ رکھا اور کہا چل)

امیر خسرو کے اِس مصرعے میں ’چُل‘ کا لفظ چلنے کے معنی میں ہے جو ہماری پنجابی اور ہندکو میں آج کل عام بولا جاتا ہے۔ اس طرح نظیر اکبر آبادی، جعفر زٹلی سے

لے کر ہمارے اس دور کے شاعر افضل جعفری تک کی غزلیات میں پنجابی الفاظ کا استعمال عام ہے۔

پروفیسر محمد طاہر صدیقی کی یہ کاوش قابلِ تعریف ہے، یوں مستقبل میں آنے والے شاعروں کے لیے بھی ایک راستہ کھل رہا ہے کہ وہ شائستگی سے غیر اردو الفاظ اور اصوات کو 'اردوانے' کی بامقصد کوشش کریں گے 'استعمال برائے استعمال' کے لیے نہیں اور نہ ہی صرف چونکانے کے لیے بلکہ موقع و محل، ضرورت اور استعمال کے سیاق وسباق کے فطری انداز میں ___

اس فطری انداز کے مسئلے کو سلجھانا کچھ مشکل ہے لیکن مجھے ایک بار رونے، سونے، ہونے کے قوافی میں کلام لکھتے ہوئے (والا ہے کی ردیف کے ساتھ) 'ڈھونے والا ہے' کے الفاظ خود بخود ایک مصرعے کی تخلیقی ترتیب میں آ گئے ___ یہاں ڈھونے، بوجھ منتقل کرنے نہیں بلکہ پنجابی زبان میں 'بند کرنے' کے مفہوم میں تھا جیسے ہمارے مرحوم دوست عدیم ہاشمی کی ایک پرانی فراموش شدہ پنجابی غزل کا مصرع ہے:

میں ہولی ہولی جا کے تے اِس رات دا بوہا ڈھوآواں

(مَیں چُپکے سے جا کے اس رات کا دروازہ بند کرآؤں) __ بات لمبی ہوگئی مگر مجھے محسوس تک نہیں ہوا کہ مَیں نے 'ہونے والا ہے اور سونے والا ہے کے ساتھ ڈھونے والا ہے' استعمال کرلیا ___ شاعروں کو اتنی رعایت ہونی چاہیے کہ وہ بوقتِ ضرورت زبان کے بندھے ٹکے اصولوں میں تھوڑی سی تبدیلی یا تصرّف کرسکیں، یہ شعری تفرقات اور اجازت کا مسئلہ ہے جس کی تعریف یوں کی جاتی ہے:

"Poetic license" in literature refers to the freedom, a writer or poet has to alter facts,disregard strict rules, or change details in orders to create a more impactful or aesthetically pleasing piece of writing, often by prioritizing artistic expression over strict accuracy;

essentially, it allows for intentional deviations from reality to enhance the story.

بلھ، پلبھ، ورھ اور ڈمھ کو آپ طاہر صدیقی کے صوتی اضافہ جات سمجھئے جو انھوں نے اردو زبان کے حروف تہجی میں شامل کرنے کی مخلصانہ کوشش کی ہے۔

صَوت جُو طاہر نے بالآخر ۵۵۵ کے قریب مختلف اصوات تلاش کر کے انھیں مشرف بہ نعت کیا ہے میری ایک نعت کے کچھ شعر ہیں:

شائستگی، خوش سلیقگی کے انداز تمام، سب سلیقے
فیضان ہے نعتِ شاہ کا یہ، آتے تھے مجھے یہ کب سلیقے؟
کچھ کہنے کو جب زباں ہلائیں، سو سو کریں حرف میں خطائیں
جب اشک کو ترجماں بنائیں، اظہار کے آئیں تب سلیقے
اُڑنے کو رہِ ہنر نہ پائیں، افکار بھی بال و پر نہ پائیں
ہم آپ تو کچھ بھی کر نہ پائیں، سکھلائے عطائے رب سلیقے
آئے جو زباں پہ نام اُن کا، ہو پیشِ نگاہ مقام اُن کا
ملحوظِ فن احترام ان کا، رَکھّے ہے بہ صد ادب سلیقے
لکنت زدہ طرز کے اندھیرے بھاگے، ہوئے اس طرح سویرے
کب خواب وخیال میں تھے میرے؟ جو نعت کے آئے اب سلیقے
اب تک کا ہنر گواہ میرا، یک سُو تھا رُخِ نگاہ میرا
اب آپ وہ خیر خواہ میرا، دکھلائے عجب عجب سلیقے
جبریلِ صدا جہاں نہ جائے، آہنگ ثنا وہاں سے لائے
کس طرح نئے نئے سُجھائے' مولا مجھے روز و شب سلیقے
ہیں نوع بشر کے سانس جتنے، انداز ہیں نعتِ شہ کے اتنے
کس طرح کوئی گنے کہ کتنے؟ لاریب ہیں سو کھرب سلیقے!

صد شکر، ریاضؔ ایسے شاعر کو ذوق دیا ثنا کی خاطر
مامورِ ثناگری کیا پھر، بتلا دیے فن کے جب سلیقے

تین چار سالوں کی تلاش کے بعد اس مجموعہ اصوات نعت میں جن آوازوں کی نشاندہی طاہر صدیقی نے کی ہے حتمی نہیں، اور بھی کئی اصوات ہوں گی جو اس دیوان سے باہر رہ گئی ہوں گی ۔طاہر کے پیشِ نظر ردیفی حرف کی مجبوری کی وجہ سے ایسی اصوات رہ گئی ہیں جو آغاز یا درمیان الفاظ میں آتی ہیں جیسے بارھویں، تیرھویں، چودھویں وغیرہ الفاظ میں ''ھ'' کی آواز۔قارئین اس بارے میں طاہر سے رابطہ قائم کریں، اگران کے ذہن میں صوت کی کوئی اور شکل ہوتو طاہر کواس سے مطلع فرمائیں۔ اصل میں یہ ایک ادارے کا کام ہے جو اس نے اپنے شوق سے کرنے کا بیڑہ اٹھایا ہے، بقول میر تقی میر:

کوہکن کیا پہاڑ توڑے گا
عشق نے زور آزمائی کی

اس 'زور آزمائی' میں طاہر صدیقی سب سے تعاون کا خواستگار ہے۔

تحریر میں آتی نہیں آنات زیادہ
قدرت کی ہیں اس دہر میں آیات زیادہ
دنیا ہے خیالوں کی جو باہر ہے بیاں سے
ناگفتہ کے اس دل پہ ہیں اثرات زیادہ
لہجہ متحیر ہے، زباں گنگ، قلم چُپ
الفاظ بہت کم ہیں اور اصوات زیادہ
امکان کی دنیائیں ہیں موجود سے بڑھ کر
دن کم ہیں مگر پھیلی ہوئی رات زیادہ

کس نے دلِ ہر ذرّہ کی تسبیح سنی ہے
ہے شورِ جمادات و نباتات زیادہ
اصوات نہیں کوئی ملیں جن کو ابھی تک
ان لہجوں کی دنیا میں ہے بہتات زیادہ
بخشی گئی جو شانِ نوی باب ثنا میں
اس بات پہ ہو صدقہ و خیرات زیادہ
اُن پر جو تری نعت کی خدمت میں لگے ہیں
اکرام زیادہ ہوں، عنایات زیادہ
یہ اپنی دعا ہے کہ جو ہم عمر میں لکھ پائیں
اُن سب میں ہو اے شاہ تری نعت زیادہ
مل کے بھی نہ ہم سب سے رقم ہوں گے، ہیں اتنے
مزّمل و طٰہٰ کے کمالات زیادہ
ہم تیری توجہ کے زیادہ ہیں طلبگار
درکار ہیں ہم کو تری برکات زیادہ
طاہر پہ کرم اور فزوں اور فزوں ہو
کر پائے وہ کچھ نعتیہ خدمات زیادہ
ہوں نعتیہ دیوانوں کی صورت ترے الطاف
اِس شہر پہ اے سیّد سادات! زیادہ
مقبول ہو جو کچھ بھی لکھیں، تیری وِلا میں
ہے یہ ہی دعا، یہ ہی مناجات زیادہ
ملتے نہیں الفاظ ریاض ــــ آہ ــــ صد افسوس
اصوات سے سو چند ہیں جذبات زیادہ

نعتِ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جس احترام اور آداب کی متقاضی ہے، اُس کا خیال طاہر صدیقی نے اپنی دوسری نعتیہ کتابوں کی طرح اس کتاب میں بھی ملحوظ رکھا ہے۔ ''اصواتِ نعت'' کے تخلیقی سفر میں 'صوت شماری' کا ان کے پیشِ نظر رہنا فطری بات تھی لہٰذا یہاں ایک سوال اس کتاب کی کرافٹسمین شپ (Craftsmanship) کی طرف آجاتا ہے۔ کرافٹسمین شپ لکھی گئی تحریروں میں مہارت کاریگری کا غلبہ ہوتا ہے اور تخلیقی جوہر دبا دیتا ہے مگر یہ نعت کا کمال ہے کہ طاہر صدیقی کے مختلف اصوات میں لکھی گئی نعتوں میں جگہ جگہ محاسن شعری تشبیہ واستعارہ، علامات ومحاکات اور دوسری شعری خصوصیات کے خوبصورت اور پرُ کیف نمونے ہر کلام میں مکمل لَو دیتے ہیں اور جگمگاتے ہیں۔ نعت کے جذبے، فنی پختگی اور جمالیاتی ادراک نے شاعر کے کلام کو تاثیر آشنا کر دیا ہے:

وہ ہیں رحمت یہی ہے پورا سچ
ہم کو سجتا نہیں ہے آدھا سچ
ان کا اسوہ ہے اس قدر سچا
جیسے قرآں کا ہے صحیفہ سچ

طاہر صدیقی کے دیوان 'اصوات نعت' پر مَیں اپنے تاثرات اس رباعی پر ختم کرتا ہوں:

یہ محنت کا ثمر ہے صدیقی کا ارژنگِ مفتخر ہے صدیقی کا
اصواتِ نعت کے تنوع سے پُر دیوانِ منتظَر ہے صدیقی کا

ریاض مجید

چیئرمین شعبہ اردو (دی یونیورسٹی آف فیصل آباد امین کیمپس، فیصل آباد)

چند گزارشات

اصوات نعت: پروفیسر محمد طاہر صدیقی کی شاندار تخلیق

محمد امجد قریشی

نعت، نبی محترم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف وتوصیف کو اشعار میں بیان کرنے کا نام ہے، یہ محبت و وارفتگی کی وہ کیفیت ہے جس میں امتی اپنے کریم آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان بیان کرتا ہے۔نعت نگاری احتیاط کی متقاضی ہے، کیونکہ کہنے والے کو قرار نہیں اور جذبات بیقرار رکھتے ہیں ۔ یہ ادب و احترام کا دربار ہے جہاں کے آداب خود قادر مطلق نے بیان کیے ہیں، نہ شان میں الوہیت کا کوئی شائبہ آئے نہ شان میں کمی آئے، یعنی یہ صنف سخن حد بندی چاہتی ہے، انھی حدود کو سامنے رکھتے ہوئے نبی محترم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت میں اپنے جذبات کو پیش کرنے کا نام نعت ہے۔

اصناف سخن میں نعت ایک مشکل ترین صنف ہے کہ جس وجود گرامی کی مدح قرآن میں ہوئی ہو، اس ذات گرامی کی مدح ایک عام انسان کے بس میں کہاں، ادیب رائے پوری نے کہا تھا کہ:

کیسے بیاں ہو مرتبہ عالی وقار کا
لاؤں کہاں سے ڈھنگ میں پروردگار کا

نعت نگار کو حبیب کردگار کے وجود کا احساس ہونا چاہیے، مضامین قرآن و سیرتِ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے واقفیت ہونی چاہیے اور فن شعر کا بھرپور ادراک ہونا چاہیے، نعت نگار کے لیے محرکات نعت، مضامین نعت، موضوعات نعت، منابعِ فن

نعت اور آداب نعت کا بھرپور احساس ہونا چاہیے۔

تذکرہ کرنا ہے ایک صدیقی قریشی ہاشمی خانوادے کے چشم و چراغ کا جو اپنے دامن میں والدین کی دعا اور آقا کریم کی عطائیں اور سعادتیں سمیٹے ہوئے ہے اور نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس کا حوالہ بن چکا ہے۔نعت کا حوالہ ہی بڑا معتبر ہے لیکن وہ اپنے دامن میں نعت کی بدولت بہت سے دنیاوی اعزازات بھی سمیٹے ہوئے ہے، میری مراد محترم پروفیسر محمد طاہر صدیقی ہیں، ماہر تعلیم ہیں ،ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر رہے ہیں، انٹرمیڈیٹ لیول کی قواعد و انشا اور سرمایۂ اردو جیسی ٹیکسٹ بکس کے مصنف ہیں لیکن نعت ہی ان کی پہچان ہے۔

مدحتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معاملے میں دنیاوی داد کی اہمیت ویسی نہیں ہوتی جو دیگر اصناف سخن میں ہوتی ہے،نعت تو دل کی کیفیت ہے اور دل بھی وہ جس کا صدر نشیں ہی ممدوحِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔نعت خارج کا خراج نہیں بلکہ داخل کی واردات کا نام ہے جس میں حبیب کردگار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جلوہ گر ہیں۔والد گرامی پروفیسر ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی علیہ الرحمہ فرمایا کرتے تھے کہ نعت دل سے اٹھنے والی اس کیفیت کا نام ہے جو لفظوں میں بیاں ہوتی ہے اور جس کی منزل گنبد خضرا ہوا کرتی ہے اور اگر کیفیت ہی نہ ہو، حاضری وحضوری کی کیفیات ہی نہ ہوں تو یہ فنکارانہ مشق بن جاتی ہے۔

محترم طاہر صدیقی زبان و ادب اور فن کے حوالے سے نت نئی تخلیقات منظرِ عام پر لا چکے ہیں۔ پہلے انھوں نے نوسوبیس اشعار پر مشتمل طویل ترین نعتیہ قصیدہ لکھا، پھر کلامِ غالب کی زمین میں نعت کے پانچ دیوان رقم کیے،طرحی تسبیحی مصرع جات کے موجد بنے اور طرحِ نعت، تسبیحِ نعت تخلیق کی، بچوں کی لسانی نشوونما کے چار مدارج کے مطابق نعتِ اطفال جیسا شاہکار منصۂ شہود پر لائے اور اب ان کا نیا اور دل خوش کن تجربہ ''اصواتِ نعت'' دلچسپ بھی ہے اور نعت کے میدان میں ایک نئی جدت سمیٹے ہوئے بھی۔اردو نعت میں علم الاصوات کی بنیاد پر ۵۵۵ ردیفی حروفِ تہجی

کو استعمال کرتے ہوئے نعتیہ دیوان مرتب کر رہے ہیں۔ اس موضوع پر کچھ رقم کرنے سے پیشتر یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ یہ ایک طالب علم کی سوچ اور احساسات ہیں جو پیش نظر رہنے چاہئیں۔ محترم طاہر صدیقی کا اصرار اور حکم پیش نظر ہے ورنہ اپنی کم علمی کا اعتراف بھی ہے اور کم مائیگی کا احساس بھی کہ مجھ ایسا بندہ جو سامع سے زیادہ کچھ نہیں اور اگر کچھ کہے تو طالب علمانہ خیالات سے بڑھ کر کوئی حیثیت نہیں۔

علم الاصوات کو پہلی بار علمِ عروض کے بانی خلیل بن احمد فراہیدی نے استعمال کیا، خلیل بن احمد نے شاعری کی بنیاد، ۱۵ بحریں پیش کیں جب کہ سولھویں بحر اس کے شاگرد ابوالحسن اخفش نے دنیا کے سامنے پیش کی تھی۔ خلیل بن احمد کو عربی زبان کا پہلا لغت (ڈکشنری) 'کتاب العین' مدون کرنے کا اعزاز حاصل ہے، اس لغت کے خواص میں سے ایک اس کی ترتیب ہے جو حروف کے مخارج کی بنیاد پر ہے یعنی اس کا پہلا حرف 'ع' ہے۔ حلقی حروف میں حلق کی گہرائی (وسط حلق) سے آواز نکالنے والا یہی حرف ہے یعنی اس کتاب کی بنیاد میں ہی صوتی آہنگ رکھ دیا گیا تھا، اسی وجہ سے اسے کتاب العین کہا گیا۔

عربی زبان کے بارے میں یہ کہا جاتا تھا کہ عربی 'لغۃ الضاد' یعنی 'ض' کی زبان ہے اور شاید یہ بھی اس کے صوتی آہنگ کی وجہ سے تھا۔ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو صاحبِ 'ضاد' کہا گیا کہ وہ دہن مبارک کے دونوں بالائی جبڑوں سے ضاد کی آواز نکال لیتے تھے۔ یہاں یہ بھی ذہن میں رہنا چاہیے کہ خلیل بن احمد نے دعویٰ کیا کہ حرف 'الظاء' یعنی 'ظ' وہ خاص حرف ہے جو صرف عربوں کو نوازا گیا اور عجمی اقوام میں سے کسی کے حصّے میں نہیں آیا لیکن عربی کے نامور شاعر متنبی نے عربوں کے لیے خاص لفظ ضاد کو قرار دیا۔

'ضاد' کو عربی زبان میں 'مستطیل حرف' کہا جاتا ہے کیونکہ یہ زبان کے کنارے سے ادا کیا جاتا ہے۔ اس کی آواز میں 'استطالت' (لمبائی) اور 'رخاوت'

(نرمی) شامل ہوتی ہے، ضاد کی آواز درست مخرج سے ادائیگی پر منحصر ہے۔ 'ضاد' کی آواز زبان کے کنارے سے اور 'ظاء' کی آواز زبان کی نوک اور اوپر والے دانتوں سے ادا ہوتی تھی یعنی یہ ساری بحث مخارج کی وجہ سے تھی۔ عجمی مسلمان اکثر 'ضاد' کے تلفظ میں دشواری محسوس کرتے ہیں اور اس میں استاد کا کردار بہت اہم ہے کیونکہ ان کی مادری زبان میں یہ آواز درست مخرج سے ادائیگی کے بغیر موجود نہیں۔ ضاد کا متبادل نہ ہونے کی وجہ سے اردو، فارسی و دیگر میں اسے 'دال'، 'ظاء'، یا 'ز' کے قریب ادا کرتے ہیں۔

یہاں یہ بھی پیش نظر رہے کہ خلیل بن احمد کو علم عروض کا بانی کہا جاتا ہے لیکن اس کے مقدّم شعرا شعر کے فن اور وزن کو بہت اچھی طرح جانتے تھے، یہ کہا جا سکتا ہے کہ اس نے اس فن کو باقاعدہ ایک قالب میں ڈھال دیا۔ روایت میں ہے کہ عتبہ بن ربیعہ نے نبی محترم کی زبانی قرآن کی تلاوت سننے کے بعد تعریف کی تو لوگوں نے پوچھا کہ کیا یہ شعر ہے تو اس نے جواب دیا کہ یہ شعر نہیں ہے، اسے میں اقرائے شعر پر پرکھ چکا ہوں اور قریش کی جانب سے پیغمبرِ اسلام کو شاعر کہنے پر ولید بن مغیرہ کا یہ قول کہ میں شعر سے واقف ہوں، اس کے رجز، ہزج اور قریض کو جانتا ہوں اور پیغمبر جو کہتے ہیں وہ یہ چیز نہیں، اسکا مطلب یہ کہ عربی شعرا شعری اوزان کو جانتے تھے۔ نامور صاحب معلقہ شاعر زہیر بن ابی سلمٰی کے بارے میں کسی نے کہا کہ قوافی کے حوالے سے زہیر سے بڑا کوئی عالم نہیں، وہ جیسے چاہے جس وزن میں چاہے قوافی کو استعمال کر سکتا ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ شعر کے لوازمات کا لوگوں کو بھرپور احساس تھا، بلکہ کہا جاتا ہے کہ عربی زبان کی بہترین شاعری اسی دور میں ہوئی۔ علم الاصوات، صوتیات اور لسانیات کے مظاہر قرآن کریم میں بھی پائے جاتے ہیں، قرآن کریم انسانیت کے لیے ہدایت کی آخری کتاب ہے، علامہ محمد اقبال نے کہا تھا کہ:

نوع انسان را پیام آخرین
حامل او رحمۃ للعالمین

قرآن اللہ رب العزت کا آخری کلام، خاتم النبیین پہ نازل ہونا اور اس کی معجزاتی فطرت، قرآن کو ناقابل تسخیر قلعہ بناتی ہے۔ بلاشبہ قرآن کا حسن اور صوتی نظام انسان کو مسحور کرتا ہے اور خود قرآن کا یہ اٹل اظہار کہ ہم نے اس ذکر کو اتارا اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ قرآن میں لسانی و صوتی مباحث، الفاظ جو آواز اور اس کے معانی سے مطابقت رکھتے ہیں، خاص طور پر وہ الفاظ اور ان واقعات سے جوڑنا جو اصوات سے مطابقت یا مشابہت رکھتے ہیں۔ قرآن عربی زبان میں ہے، اس کی ادائیگی، تلفظ، طرزِ ادا، قاری پہ اثر انداز ہوتی ہیں۔ علم تجوید کا صوتیات کے ساتھ گہرا تعلق ہے کیوں کہ قرآن کی درست ادائیگی کے لیے صحیح تلفّظ بہت ضروری ہے ، تجوید حرف کو صوتی طور پر درست ادا کرنے کا نام ہے۔ علمِ تجوید میں صوتی اصول شامل ہیں جیسے ادغام، اخفاء، غنہ، قلقلہ وغیرہ جو کہ درست ادائیگی و تفہیم کے لیے بہت ضروری ہیں، ویسے بھی عربی زبان ہی صوتی طور پر لکھی جاتی ہے، اس لیے ہر لفظ کا لہجہ بالکل ویسے ہی ہے جیسا کہ لگتا ہے۔ اس کا تلفظ اعراب کی وجہ سے ویسا ہی ہے جیسا رقم کیا گیا ہو۔ غرضیکہ قرآن کریم میں صوتی عناصر یا ایسے عوامل جن کی وجہ سے صوت پیدا ہوتی ہو، ایسے مظاہر موجود ہیں، ملاحظہ کیجیے:

كَذَّبَتْ ثَمُودُ وَعَادٌ بِالْقَارِعَةِ (۴) فَأَمَّا ثَمُودُ فَأُهْلِكُوا بِالطَّاغِيَةِ (۵) وَأَمَّا عَادٌ فَأُهْلِكُوا بِرِيحٍ صَرْصَرٍ عَاتِيَةٍ (۶) (سورۃ الحاقہ)

ثمود اور عاد نے دلوں کو دہلا دینے والی کو جھٹلایا، تو قومِ ثمود کے لوگ تو حد سے گزری ہوئی چنگھاڑ سے ہلاک کیے گئے، اور عاد کے لوگ تو وہ نہایت سخت گرجتی آندھی سے ہلاک کیے گئے۔

اَلْقَارِعَةُ (۱) مَا الْقَارِعَةُ (۲) وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْقَارِعَةُ (سورۃ القارعہ)

وہ دل دہلا دینے والی، وہ دل دہلا دینے والی کیا ہے؟اور تجھے کیا معلوم کہ وہ دل دہلا دینے والی کیا ہے؟

كَلَّآ إِذَا دُكَّتِ ٱلْأَرْضُ دَكًّا دَكًّا (۲۱)(سورۃ الفجر)

ہاں ہاں جب زمین ٹکرا کر پاش پاش کردی جائے

إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ زِلْزَالَهَا (۱)(سورۃ الزلزالۃ)

جب زمین تھرتھرا دی جائے گی جیسے اس کا تھرتھرانا طے ہے۔

وَاقْصِدْ فِي مَشْيِكَ وَاغْضُضْ مِن صَوْتِكَ ۚ إِنَّ أَنكَرَ الْأَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيرِ (۱۹)(سورۃ لقمان)

اور میانہ چال چل اور اپنی آواز کچھ پست کر بیشک سب آوازوں میں بُری آواز گدھے کی آواز ہے۔

فَإِذَا نُفِخَ فِي الصُّورِ نَفْخَةٌ وَاحِدَةٌ (۳۱)(سورۃ الحاقہ)

پس جبکہ صور میں ایک پھونک پھونکی جائے گی،

فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحًا صَرْصَرًا فِي أَيَّامٍ نَّحِسَاتٍ (سورۃ فصلت)

تو ہم نے نحوست کے دنوں میں زور کی ہوا چلائی،

جیسے کہا گیا کہ دل دہلا دینے والی آواز، چنگھاڑتی آواز، سخت آندھی کی آواز، زمین کو پاش پاش کرنے کی آواز، گدھے کی آواز، صور پھونکنے کی آواز، ہوا کی آواز، اب یہ آوازیں صوتی اعتبار سے کیسے لکھی جا سکتی ہیں، انکورقم کیسے کیا جا سکتا ہے، قرآن کریم میں ایسے مظاہر موجود ہیں، جن کی تحریر کی کوئی صورت سامنے نہیں آتی، اسکے علاوہ چند ایسی مثالیں دی جا سکتی ہیں جن کی مختصر تفصیل دی جا سکتی ہے،

فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحًا صَرْصَرًا فِي أَيَّامٍ نَّحِسَاتٍ (سورۃ فصلت)،

(تو ہم نے بھی ان پر نحوست کے دنوں میں زور کی ہوا چلائی) صَرْصَرٌ (آواز) سے ہے یعنی ایسی ہوا جس میں سخت آواز تھی،

یعنی نہایت تند و تیز ہوا، جس میں آواز بھی ہوتی ہے، بعض نے کہا کہ یہ صر سے ہے، جس کے معنی ٹھنڈی ہوا، یعنی ایسی پالے والی ہوا جو آگ کی طرح جلا ڈالتی ہے۔ امام ابن کثیر فرماتے ہیں وَالْحَقُّ أَنَّهَا مُتَّصِفَةٌ بِجَمِيعِ ذَٰلِكَ، وہ ہوا ان تمام ہی باتوں سے متصف تھی،

فِيهِمَا عَيْنَانِ نَضَّاخَتَانِ (الرحمن)، (دونوں باغوں میں دو چشمے فواروں کی طرح ابلتے ہوئے)،

مثال کے طور پر، پانی کے لیے عربی اصطلاح نضح، پانی بہانے یا چھڑ کنے کے عمل کو ظاہر کرتی ہے اور قوت سے اظہار کے لیے نضخ استعمال ہوا۔ امام قرطبی علیہ الرحمہ کے مطابق 'والنضخ بالخاء أکثر من النضح بالحاء'، یعنی نرمی کی وجہ سے آہستہ سے کے لیے 'ح' اور طاقت کی وجہ سے بھرپور پانی کے لیے 'خ' کا استعمال ہوا، یعنی ایک حرف کی زیادتی کی وجہ سے شدت کا اظہار ہوا،[۳] غرضیکہ قرآن میں ایسے مظاہر موجود ہیں، جو بولے تو جاسکتے ہیں ان کی تحریر کے لیے الفاظ و حروف کی ضرورت ہے۔

اردو شاعری میں بھی صوتی و لسانی آہنگ موجود ہے، اصل میں شعر الفاظ کو ایک خاص ترتیب سے جوڑنے کا نام ہے جو کہ ایک خاص وزن میں بندھے ہوتے ہیں، شعر کو غنائیت و موسیقیت یہی اوزان و بحور دیتی ہیں، اسی کو علم عروض کہا جاتا ہے۔ شعر میں موجود ہر لفظ اپنا معنی و تاثر دے رہا ہوتا ہے، عموماً دوسری زبانوں کے الفاظ و حروف کی آمیزش کی وجہ سے زبانیں وسیع ہوتی ہیں یا اس زبان کی اصوات کا اگر املا کرلیا جائے تو زبان کی توسیع میں اسکا کردار ہوتا ہے یا ایسے شعرا جو دوسری زبانوں پہ عبور رکھتے ہوں وہ اسمیں کردار ادا کرتے ہیں، بعض شاعر الفاظ پہ زور دیتے ہیں اور بعض ان کے معانی پہ۔ غالب نے معنی کی اہمیت کے ساتھ ساتھ الفاظ کی اہمیت پہ بھی زور دیا ہے، جیسا کہ:

گنجینۂ معنی کا طلسم اس کو سمجھیے
جو لفظ کہ غالب مرے اشعار میں آوے

ایسا محسوس ہوتا ہے کہ غالب معنی پہ زور دے رہے ہیں پر دوسرے مصرعے میں انھوں نے لفظ کی اہمیت پہ زور دیا ہے، یعنی لفظوں اور ان کے معانی کی ان کے ہاں بہت اہمیت ہے۔

راحت اندوروی کی غزل کا شعر دیکھیے جس میں حروف کے صوتی آہنگ کو استعمال کیا گیا ہے، جس میں شعر کو نیا اسلوب دے کر سادی سی بات نئے انداز میں کرنے کی کوشش ہے، جیسا کہ

مرے بیٹے کسی سے عشق کر
مگر حد سے گزر جانے کا نئیں

محترم پروفیسر محمد طاہر صدیقی نے ۵۵۵ نعتیں، علم الاصوات کو سامنے رکھ کر ان ردائف کو استعمال کیا ہے، جو آوازیں تو تھیں اور جنھیں شعری روپ میں استعمال کر کے اردو نعت کو نئے الفاظ سے روشناس کرایا ہے۔ محترم طاہر صدیقی کی اس مخلصانہ کوشش کی جتنی بھی پذیرائی کی جائے کم ہے، ویسے شاعر نعت تو اس دربار میں پیش کرتا ہے اور قبولیت بھی اسی دربار سے چاہتا ہے۔

جناب طاہر صدیقی کی شاعری ان کے مجموعہ ہائے نعت ' اعزازِ حضوری'، اعزازِ نسبت'، قصدِ نعت، غالبِ نعت ۔۔۔۔ کا اگر جائزہ لیا جائے تو ایک حقیقت بڑی شدت سے سامنے آتی ہے کہ ان کے ہاں وارفتگیِ شوق، نسبتوں کا خیال، آدابِ رسالت، اور مدینے کی خواہش بدرجہ اتم موجود ہے اور اکثر اوقات اشعار واقعات سیرت اور قرآنی حوالوں سے مزین ہیں۔ وہ اپنے حبیبِ کردگار کی بارگاہِ ناز میں جھولی پھیلائے ہوئے نظر آتے ہیں اور امت مسلمہ کے حالات پر فریاد کرتے نظر آتے ہیں، ایسی بہت سی مثالیں زیرِ نظر نعتیہ مجموعہ 'اصوات نعت' میں بھی موجود ہیں

،وہ کہتے ہیں کہ:

دل پر مرے فلکوں نہ زمینوں کی حکومت
ہے سات سو چھپن ہی مہینوں کی حکومت

اب کسی ذہن پہ، سوچوں پر اپنے حبیب کریم صل اللہ علیہ والہ وسلم کا اس قدر غلبہ ہے کہ اپنے نبی محترم کی عمر مبارک کے مہینے بھی گنے ہیں، کہ ۶۳ برس عمر مبارک کے ماہ۷۵۶ بنتے ہیں، نبی محترم کا وجود ان کے دل و دماغ پہ اس قدر طاری ہے کہ وہ ہر لمحہ انھیں ہی سوچتے ہیں جیسا کہ پیر نصیر الدین نصیر علیہ الرحمہ نے کہا تھا:

حاوی ہے فلک کلیتاً جیسے زمیں پر
اسطرح مرے ذہن پہ وہ چھائے ہوئے ہیں

طاہر صدیقی صاحب کی نعت مناجاتی رنگ اختیار کرتے ہوئے امید رکھتی ہے کہ ارض فلسطین پہ مقتدر غاصبین کا جاری ظلم وستم ضرور ختم ہوگا، کہتے ہیں:

ہونے کو فلسطین ہے آزاد ستم سے
مٹ جائے گی اک دن یہ لعینوں کی حکومت

جنابِ طاہر کو شاعری میں اپنے حبیبِ کریم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وابستہ ہر چیز سے محبت ہے اور وہ اسکا اظہار کرنا بھی جانتے ہیں جیسا کہ

روکش فردوس اس کو کر دیا
ان کا ہے مرہون صحرائے عرب

ایک اور خوبصورت شعر دیکھیے:

سر اٹھاتا ہی نہیں قرطاس سے
ہے مرا کلک ثنا بھی باادب

اس سے ملتا جلتا استاد شاعر توصیف تبسم کا شعر دیکھیے:

عجب تنزیل رحمت ہو رہی ہے قلم کاغذ پہ سجدے کر رہا ہے

طاہر صدیقی صاحب کی شاعری میں نسبت کا احساس کوٹ کوٹ کر ہے کہ

طاہر ان کی حب میں ہے صدیقیت
ہے اسی نسبت سے توقیر نسب

طاہر صدیقی صاحب کو یہ مان بہت بڑا ہے اور ہونا بھی چاہیے کہ وہ صدیقی قریشی ہیں، میرے دادا جان علیہ الرحمہ نے کہیں لکھا تھا کہ 'من بصلب بوبکر پروردہ ام'، اور یہی احساس مظفر وارثی علیہ الرحمہ کو بھی ہے کہ

ناز ہے مجھ کو مظفر کہ میں صدیقی ہوں
میرے ماضی کی طرف کھلتا ہے باب صدیق

طاہر صدیقی کی نعت نگاری میں تنوع بھی ہے اور ندرت بھی، اکثر مضامین حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت مطہرہ، خصائص وشمائل رسول، دیار رسول کے مناظر، دیار حبیب تک رسائی اور روضۂ رسول پر حاضری اور حضوری کی کیفیات، مدینے جانے اور وہیں مقیم ہونے کی خواہش،، صحابہ کرام، اہل بیت کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی محبت ان کے محبوب ترین موضوعات ہیں، شعر دیکھیے:

جب اٹھی دل کی نظر شہر مدینہ کی طرف
ہوگیا رو بہ سفر شہر مدینہ کی طرف
پھر کہاں زیست کی ظلمت کا تصور ہوگا
جب مری ہوگی سحر شہر مدینہ کی طرف

طاہر صدیقی صاحب کی نعت نگاری میں یکسانیت نہیں ہے، کیونکہ وہ موضوعات سے نئے مضامین کشید کرنا جانتے ہیں، شعر ملاحظہ کیجئے:

اس کے بغیر زندگی ہے اپنی ناتمام
حب رسولِ پاک ہے ایمان کی طرح

مضامین احادیث رسول سے بھی کشید کرتے ہیں، ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے روایت کیا کہ 'کان خلقہ القرآن'، کہ آپ کا خلق قرآن ہے، اسی کو سامنے رکھتے ہوئے کہتے ہیں کہ

اقدار کا فروغ ہے انسانیت نواز
اخلاق میرے شاہ کا قرآن کی طرح

محترم طاہر صدیقی صاحب کی چند منفرد اور انوکھے صوتی ردائف کا اشعار میں خوبصورت استعمال ملاحظہ فرمایئے:

سکونت کے لیے محشر میں گر پوچھا گیا مجھ سے
طلب ہوگی مدینے کی لبِ طاہر پہ ترجیحاً
لبوں پہ ان کی نعت ہے ارادۃً
خرد بھی دل کے ساتھ ہے ارادۃً
ان کے پہلو میں دیکھیے شیخین
کوئی تفریق قربتوں کے بیچ؟
اوزان اور معانی میں صلّی علی نبینا
سے خوب ہے ملا ہوا صلّی علی محمدٍ
میں نے سیکھا ان کی سیرت سے سبق
بے حقیقت ہے وسائل کا گھمنڈ

پروفیسر طاہر صدیقی نے 'اصوات نعت' میں صوتی ردائف کو کامیابی سے استعمال کیا ہے، اور ان کی اس مخلصانہ کوشش نے نعت کے کینوس کو وسیع کیا ہے، اور نعت نگاروں کے لیے نئے امکانات فراہم کیے ہیں۔ انھوں نے 'اب جس کے جی میں آئے وہی پائے روشنی' مصرعے کے مصداق نعت نگاروں کے سامنے اپنی محنت و محبت کو خوبصورتی سے پیش کیا ہے۔ مولانا روم علیہ الرحمہ نے کہا تھا کہ 'عقل قرباں کن

بہ پیش مصطفیٰ '، مطلب یہ ہے کہ اپنی عقل و دانش کو نبی محترم کے حضور پیش کر دو تو اسی فرمان کی روشنی میں محترم طاہر صدیقی نے اپنی عقل و دانش اور شعر کہنے کی صلاحیتوں کو نبی محترم کے حضور پیش کر دیا ہے، اب یہ قارئین پہ ہے کہ وہ اسے کیسے قبول کرتے ہیں، نقد بھی ہو سکتی ہے اور تحسین بھی، لیکن تحسین جتنی بھی کی جائے کم ہے۔ مبارک باد کے مستحق ہیں وہ احباب جو آوازوں کو الفاظ کے روپ دیتے ہیں اور ان الفاظ کو نعت کے قالب میں ڈھالتے ہیں۔ بیش قیمت ہیں وہ انسان جن کی سوچ حبیب کردگار ﷺ کی شان میں اشعار کی صورت اظہارِ محبت کے قرینے ڈھونڈتی ہے، باعث تکریم ہیں وہ جگہیں جہاں ذکرِ رسول ﷺ کے ماحول میں لوگ سانس لیتے ہیں۔ اس شاندار تخلیق پہ ہدیہ تبریک پیش کرتے ہوئے یہی عرض کروں گا کہ اللہ کریم آپ کی توفیقات میں اضافہ فرمائے، مدحت مصطفیٰ کا یہ جذبہ فزوں تر فرمائے، بارگاہِ ناز سے قبولیت کا شرف ملے، یہی زندگی ہے یہی آخرت ہے۔ اپنی معروضات کا اختتام مظفر وارثی علیہ رحمہ کے غزل کے اس شعر پہ کروں گا کہ

تم بھی تو مظفر کی کسی بات پہ بولو
شاعر کا ہی لفظوں پہ اجارہ نہیں ہوتا

پروفیسر محمد طاہر صدیقی نے سرکار ابد قرار کی بارگاہ میں جو گلہائے عقیدت سجائے ہیں، انھوں نے اپنی محنت و محبت کو لوگوں کے سامنے پیش کر دیا ہے، اب دیکھتے ہیں کہ احباب کیسے پذیرائی فرماتے ہیں؟

وماعلینا الا البلاغ المبین

محمد امجد قریشی

ثنا میں نعتیہ اصوات کا چلن دیکھیں

ڈاکٹر طارق ہاشمی

حروفِ تہجی کی تشکیل کا مقصد ان اصوات کو شکل عطا کرنا تھا جو الفاظ کی صورت میں انسان کی حاجتِ نطق کو پورا کرتی ہیں لیکن مذکورہ آوازوں میں اس قدر تنوع اور حیران کن وسعت ہے کہ وضعی حروف اس مقصد کو پورا نہیں کر پاتے۔ چنانچہ دنیا کی مختلف زبانوں کے ماہرین اصوات کی نمائندگی کے لیے نئے حروف ایجاد کرتے ہیں یا دو یا دو سے زیادہ حروف کا ایک آمیزہ تیار کرتے ہیں۔

یہاں یہ امر بہ طورِ خاص لائقِ ذکر ہے کہ لسانیات کی ایک شاخ صوتیات (Phonetics) کی ایک ذیلی شاخ اظہاری صوتیات (Articulatory phonetics) ہے جو اظہار کے صوتی قرینوں کا مطالعہ کرتی ہے۔ اظہاری صوتیات کے ماہرین کے مطابق انسان جسم کے اعضا کی مدد سے کلام میں شامل آوازیں نکالتا ہے۔ عموماً اظہاری اصوات ذہنی مخارج (مخارج الحروف) کے صوتی توانائی میں بدلنے سے تعلق رکھتا ہے۔ یہ صوتی ادائیگیاں کسی بھی انسانی زبان کی پہچان ہو سکتی ہے۔

پروفیسر محمد طاہر صدیقی کا دیوان ''اصواتِ نعت'' ایک منفرد کاوش ہے جس میں اردو زبان کی صوتی توانائیوں پر تخلیقی اسلوب میں توجہ کی گئی ہے۔ یہ دیوان کی اس روایت کی توسیع ہے جو محض حروفِ تہجی کی ترتیب سے عبارت رہی ہے۔ ''اصواتِ نعت'' اظہاری صوتیات کی تفہیم کے لیے معاون ایک ایسی شعری دستاویز ہے جو زبان کی لسانی باریکیوں کے شعور اور فنِ شعر پر قادر الکلامی کے بغیر تشکیل پانا ممکن نہ تھی۔

پروفیسر طاہر صدیقی نے اس دیوان میں 555 سے زائد ردیفی حروف کو برتا ہے۔ یہ

صرف ایک لسانی تجربہ ہی نہیں بلکہ نعتیہ روایت میں صوتی جمالیات کو شامل کرنے کی جری کوشش ہے۔ اردو کے کلاسیکی دواوین میں ردیف کی حد عموماً 25 سے 30 حروف تک ہی رہی ہے، لیکن طاہر صدیقی کے ہاں ہر صوت کو ایک الگ شعری امکان میں ڈھال دیا گیا ہے۔ شاعر نے اس امر پر گرفت کی ہے کہ اردو حروفِ تہجی کی صوتی جہات محض روایتی تلفظ تک محدود نہیں بلکہ ان کے اندر بے شمار صوتی رنگ پوشیدہ ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ''اصواتِ نعت'' اردو نعتیہ ادب میں صوتیات کی پہلی جامع تمثیل بن کر سامنے آئی ہے۔

یہ حقیقت نا قابل انکار ہے کہ نعت کا تعلق محض جذباتی وابستگی سے نہیں بلکہ علمی وفنی گرفت سے بھی ہے۔ طاہر صدیقی نے جہاں رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کو محور بنایا ہے وہاں لفظ اور صوت کے باہمی ربط کو بھی ایک فنکارانہ درجہ دیا ہے۔ اس دیوان میں ''بلھ''، ''ورھ''، ''ڈمھ'' اور ''پلھ'' جیسی اصوات استعمال کی گئی ہیں جو پنجابی کی صوتی وسعتوں سے اخذ کی گئیں۔ ان کا اضافہ اردو نعت کو ایک نئی جہت فراہم کرتا ہے۔ مثال کے طور پر:

ابرِ طیبہ! مری زمین پہ ورھ
روح کی جھلسی سرزمین پہ ورھ

یہاں "ورھ" کے صوتی تاثر نے بارش کے تصور کو نہ صرف معنوی بلکہ آہنگی سطح پر بھی مجسم کر دیا ہے۔ اسی طرح "بلھ" کا صوتی استعمال لبوں کی لطافت اور محبت کے حوالوں کو ایک نیا انداز عطا کرتا ہے:

لگتے ہیں خوش صوتی میں پیارے بلھ
ماں کے ہوں یا بچوں کے تارے بلھ

نونِ غنہ (ں) اردو شاعری خصوصاً نعتیہ کلام میں ایک نہایت اہم صوتی کیفیت رکھتا ہے۔ یہ آواز اشعار میں نرمی، گھن گرج یا گونج جیسی کیفیات پیدا کرتی ہے۔ پروفیسر طاہر صدیقی نے اصواتِ نعت میں اس صوتی جہت کو کئی طریقوں سے

برتا ہے۔ چند مثالیں دیکھیے:

(۱) نون غنہ بطور ردیف:

جب نون کے نقطے کو حذف کر کے غنہ لکھا جائے تو اس کی آواز زیادہ نرم اور کھنک دار ہو جاتی ہے:

ہے نعت میں سرکار کی نسبت کا بیاں
نسبت میں ہے سرکار کی جنّت کا بیاں

فردوس اگر نعت سے مل سکتی ہے
تو کیوں نہ رکھوں جاری میں مدحت کا بیاں

یہاں "جہاں" اور "سماں" میں غنہ صوتی نغمگی پیدا کرتا ہے۔

(۲) انفی مصوتوں کے ساتھ غنہ:

آں، ایں، اُوں، ہَیں، ہُوں وغیرہ کی صورتیں شاعر نے بطور ردیف بھی استعمال کیں:

اِس کی حدوں سے دور کوئی زندگی نہیں
رہنا نہیں ہے گر یہاں جینا ہے پھر کہاں

یہاں "جاناں" میں غنہ کی صوتی لچک عاشقانہ وارفتگی کو ابھارتی ہے۔

(۳) صوتی وسعت کا اظہار:

ماں اور نہیں جیسے الفاظ اپنی اصل میں نقطہ کے بغیر ہیں، ان کا صوتی حسن نعتیہ اشعار میں یوں جھلکتا ہے:

دستِ شفقت ہے سدا باپ نے سر پہ رکھا
ہر قدم پر ہے مجھے ماں نے دعائیں اوڑھیں

ہے کون جو حضور کا دریوزہ گر نہیں
کس کو نصیب رحمتِ خیرالبشر نہیں

''ہاں'' اور "نہیں" میں غنہ کی ادائیگی شعر کو نہایت دلنشین اور مترنم بنا دیتی ہے۔

(۴) نون غنہ اور طویل مصوتے:

جب یہ طویل مصوتے (آں، ایں، اُوں) کے ساتھ آتا ہے تو اس کی صوتی کشادگی بڑھ جاتی ہے:

ذکرِ طیبہ سے مہک اُٹھے جاں
ہر نفس بن گیا درودِ زباں

(۵) نون غنہ بطور صوتی گونج:

شاعر نے بعض مقامات پر نون غنہ کو اس طرح برتا ہے کہ آواز میں بازگشت پیدا ہو:

طیبہ مری زمین ہے طیبہ ہی آسماں
جاتا ہے کون چھوڑ کے جنّت کا یہ سماں

''آسماں'' اور ''سماں'' میں غنہ کی اصوات شہرِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی فضا کو قاری تک منتقل کرتی ہے۔ ذیل میں کچھ اور حروف کی اصوات کے ذائقے کے لیے چند اشعار کی مثالیں ملاحظہ ہوں:

میں نعت لکھتا ہوں اور سر بلند رہتا ہُوں
صفِ ملائکہ میں ارجمند رہتا ہُوں

انفاس ان کے کیسے نہ پھر مثلِ عُود ہوں
جو بھیجتے حضور پہ دائم درود ہوں

ہم اپنے ذوقِ ثنا کو زیادہ کرتے ہیں
خدا کی حمد سے جب استفادہ کرتے ہیں

یہ محض صوتی کھیل نہیں بلکہ شعری معنویت کا ایک تہذیبی و ثقافتی حوالہ ہے جو زبان کے ارتقائی سفر کو ظاہر کرتا ہے۔"اصواتِ نعت" کا ایک اہم پہلو یہ ہے کہ اس میں نعت گوئی کو لسانیات کے ساتھ ہم آہنگ کر دیا گیا ہے۔زبان کے مخارج، مصوّتے اور مصمتے، مختصر اور طویل حرکات، یہ سب عناصر اشعار کی تخلیق میں بنیادی کردار ادا کرتے ہیں۔

پروفیسر محمد طاہر صدیقی نے ان صوتی امکانات کو نہ صرف دریافت کیا ہے بلکہ ان کے ذریعے نعتیہ اظہار کے نئے در وا کیے ہیں۔ یہ نکتہ خصوصاً اہم ہے کیونکہ روایتی نعت گوئی میں اکثر موضوع اور جذبات پر زور دیا جاتا ہے مگر یہاں موضوع کے ساتھ ساتھ صوتی تشکیل کو بھی تقدیس عطا کی گئی ہے۔

اس دیوان کی ترتیب بھی اپنی مثال آپ ہے۔ یہاں الف، واؤ اور یا کو صرف روایتاً نہیں بلکہ ان کی مختلف صوتی صورتوں کے اعتبار سے الگ الگ ردیف تسلیم کیا گیا ہے۔نونِ غنہ اور ہائے ملفوظی/مختفی کی تفریق کو بھی پوری باریکی کے ساتھ شعری سطح پر برتا گیا ہے۔یوں یہ دیوان محض ادبی نہیں بلکہ لسانیاتی دستاویز بھی ہے جو اردو زبان کے صوتی نظام کی تفصیلات کو شاعری کے قالب میں ڈھالتی ہے۔

''اصواتِ نعت'' "محض ایک شعری تجربہ نہیں بلکہ ایک پاکیزہ ریاضت بھی ہے۔نعت نگاری کا اصل مقصود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدحت ہے اور پروفیسر محمد طاہر صدیقی نے اس مقصد کو صوتی وسعتوں سے جوڑ کر مزید گہرا کر دیا ہے۔ وہ ہر صوت کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذکر کا ایک ذیلی چراغ بناتے ہیں۔ان کے ہاں ہر آواز نعت کے آہنگ میں شامل ہو کر جمالیاتی تسبیح کا حصہ بن جاتی ہے۔ یہ انداز اردو نعت میں پہلی مرتبہ دیکھنے کو ملتا ہے۔

یہ دیوان اس بات کی بھی یاد دہانی کراتا ہے کہ زبان کا اصل سرمایہ اس کی اصوات ہیں۔ الفاظ تو ان اصوات کی مرئی صورت ہیں۔ پروفیسر محمد طاہر صدیقی نے ثابت کیا ہے کہ جب تک اصوات کو ان کی تمام جہات کے ساتھ برتا نہ جائے تب تک زبان کی تخلیقی وسعتوں تک رسائی ممکن نہیں۔ اسی سبب ''اصواتِ نعت'' صرف ایک ادبی متن نہیں بلکہ اردو زبان کی صوتی توانائیوں کا ایک تحقیقی مظہر بھی ہے۔

محمد طاہر صدیقی کا یہ کام اردو نعتیہ روایت میں ایک نئے باب کا اضافہ ہے۔ ان کی یہ جدت محض لسانی کھیل نہیں بلکہ عشقِ رسول ﷺ کی ادائیگی کا ایک نیا اسلوب ہے جو زبان اور محبت دونوں کے حسن کو یکجا کرتا ہے۔ جیسا کہ وہ خود ایک مقام پر لکھتے ہیں:

''زبان کی بنیاد بھی اصوات ہیں اور شاعری کی بنیاد بھی۔ فرق صرف اتنا ہے کہ عام انداز میں اصوات کو خوب صورت الفاظ میں ڈھالا جاتا ہے جب کہ شاعری میں ان خوب صورت الفاظ کو اوزان میں ڈھال کر اظہار کے قرینے دیے جاتے ہیں۔''

اس اقتباس میں شاعر نے اپنے پورے فکری و فنی منصوبے کو سمیٹ دیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ''اصواتِ نعت'' ایک ایسا شعری متن ہے جو اردو نعت کو عالمی ادبی تناظر میں ایک نئی پہچان عطا کرتا ہے۔ یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ ''اصواتِ نعت'' نعتیہ شاعری میں ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ یہ کتاب لسانیات، صوتیات اور فنِ نعت کو ایک ساتھ باندھ کر نہ صرف تخلیقی وسعت پیدا کرتی ہے بلکہ زبان کی باریکیوں کو بھی آشکار کرتی ہے۔ اس دیوان نے ثابت کر دیا کہ صوت اور لفظ کا باہمی تعلق محض فنی نہیں بلکہ تقدیسی بھی ہے۔ یہی اس کا سب سے بڑا اعزاز ہے۔

''اصواتِ نعت'' میں پروفیسر محمد طاہر صدیقی نے اردو حروفِ تہجی کے مختلف مقامات پر متنوع استعمالات کی صورت میں ان کی اصوات کے مابین باریک سے امتیاز کی تفہیم کی ایک نہایت قابلِ قدر کاوش کی ہے۔ اس کی داد انھیں ماہرینِ لسان سے بھی ملے گی اور محاسنِ شعری کا ادراک رکھنے والے اہلِ نقد سے بھی کہ یہ

صرف ایک شعری تجربہ نہیں بلکہ اظہاری صوتیات (Articulatory Phonetics) کی عملی تفسیر بھی ہے۔ اظہاری صوتیات اس امر کا مطالعہ کرتی ہے کہ انسان کس طرح زبان، ہونٹ، حلق اور دیگر اعضا کی مدد سے اصوات پیدا کرتا ہے اور یہ اصوات انسانی زبان کی پہچان بنتی ہیں۔

پروفیسر محمد طاہر صدیقی نے انھی ذہنی مخارج سے ابھرنے والی اصوات کو نعتیہ اظہار کے قرینے عطا کر کے اس حقیقت کو نمایاں کیا ہے کہ زبان کی بنیادی صوتی توانائیاں بھی عشقِ رسول ﷺ کے اظہار کا وسیلہ بن سکتی ہیں۔ اس کاوش میں ہر آواز محض صوت نہیں رہتی بلکہ عقیدت کا پیکر اور روحانی حُسن کا آئینہ بن جاتی ہے۔ یوں اصواتِ نعت ایک ایسا شعری کارنامہ ہے جو لسانیات کے اصولوں کو نعتیہ روایت کے ساتھ جوڑ کر اردو شاعری میں ایک نئی اور دیرپا جہت متعارف کراتا ہے۔ جیسا کہ شاعر نے کہا ہے: ثنا میں نعتیہ اصوات کا چلن دیکھیں

یہ مصرعہ اس پورے دیوان کے فکری اور صوتی جمالیات کا نچوڑ ہے، جو نعتیہ روایت کے ساتھ ساتھ زبان و لسانیات کی وسعت کو بھی منکشف کرتا ہے۔

حروفِ تہجی کی تشکیل کا مقصد ان اصوات کو شکل عطا کرنا تھا جو الفاظ کی صورت میں انسان کی حاجتِ نطق کو پورا کرتی ہیں لیکن مذکورہ آوازوں میں اس قدر تنوع اور حیران کن وسعت ہے کہ وضعی حروف اس مقصد کو پورا نہیں کر پاتے۔ چنانچہ دنیا کی مختلف زبانوں کے ماہرین اصوات کی نمائندگی کے لیے نئے سے نئے حروف ایجاد کرتے ہیں یا دو یا دو سے زیادہ حروف کا ایک آمیزہ تیار کرتے ہیں۔ یہاں یہ امر بہ طورِ خاص لائقِ ذکر ہے کہ لسانیات کی ایک شاخ صوتیات (Phonetics) کی ایک ذیلی شاخ اظہاری صوتیات(Articulatory phonetics) ہے جو اظہار کے صوتی قرینوں کا مطالعہ کرتی ہے۔ اظہاری صوتیات کے ماہرین کے مطابق انسان جسم کے اعضا کی مدد سے کلام میں شامل آوازیں نکالتا

ہے۔عموماً اظہاری اصوات ذہنی مخارج (مخارج الحروف) کے صوتی توانائی میں بدلنے سے تعلق رکھتی ہیں۔ یہ صوتی ادائیگیاں کسی بھی انسانی زبان کی پہچان ہو سکتی ہے۔

پروفیسر محمد طاہر صدیقی کا دیوان ''اصواتِ نعت'' ایک منفرد کاوش ہے۔جس میں اردو زبان کی صوتی توانائیوں پر تخلیقی اسلوب میں توجہ کی گئی ہے۔ یہ دیوان کی اس روایت کی توسیع ہے جو محض حروفِ تہجی کی ترتیب سے عبارت رہی ہے۔''اصواتِ نعت'' اظہاری صوتیات کی تفہیم کے لیے معاون ایک ایسی شعری دستاویز ہے جو زبان کی لسانی باریکیوں کے شعور اور فنِ شعر پر قادرالکلامی کے بغیر تشکیل پانا ممکن نہ تھی۔

''اصواتِ نعت'' میں پروفیسر محمد طاہر صدیقی نے اردو حروفِ تہجی کے مختلف مقامات پر متنوع استعمالات کی صورت میں ان کی اصوات کے مابین باریک سے باریک امتیاز کی تفہیم کی ایک نہایت قابلِ قدر کاوش کی ہے۔اس کی داد انھیں ماہرینِ لسانیات سے بھی ملے گی اور محاسنِ شعری کا ادراک رکھنے والے اہلِ نقد سے بھی۔

ڈاکٹر طارق ہاشمی

پرنسپل کالج آف اورینٹل لینگویجز

جی سی یونیورسٹی، فیصل آباد

معجزہ فن کی نمود

ڈاکٹر سعید احمد

فیصل آباد کو بجا طور پر شہرِ نعت ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ گزشتہ نصف صدی سے فیصل آباد میں سیرت ونعت کے موضوع پر تحقیق وتنقید و دیگر ادبی جہات پر گراں قدر کام ہُوا ہے۔ حافظ لُدھیانوی، ڈاکٹر اسحاق قریشی، ڈاکٹر ریاض مجید اور ڈاکٹر انور محمود خالد جیسے جیّد اور نامور شعرا اور محقق اور ناقدین کی ایک طویل فہرست ترتیب دی جا سکتی ہے۔ اس بابرکت سلسلے میں ایک نہایت معتبر اور قابلِ توجہ نام پروفیسر محمد طاہر صدیقی کا ہے۔

پروفیسر محمد طاہر صدیقی ایک قادرالکلام شاعر ہیں جنھوں نے شعر وسُخن کی متنوّع جہات میں اپنے اشہبِ قلم کی جولانیاں دِکھائی ہیں۔ بالخصوص نعتیہ ادب میں ان کی خدمات کے اعتراف میں انھیں متعدد بار قومی سیرت ایوارڈ/ صدارتی ایوارڈ سے نوازا جا چُکا ہے۔ طاہر صدیقی نعتیہ ادب کے فروغ میں ہمہ وقت کوشاں رہتے ہیں اور فنّی وفِکری اعتبار سے کچھ نیا کر گزرنے کی دُھن میں مگن رہتے ہیں۔

اگر ان کے گزشتہ کام پر طائرانہ نظر ڈالیں تو آپ ان کی جدّت طرازی اور ہُنر مندی کے معترف ہو جائیں گے۔

پروفیسر طاہر صدیقی کو اللہ تعالیٰ نے جس تخلیقی وفور سے بہرہ مند کیا ہے اِس کی تازہ مثال ان کا شعری مجموعہ ''اَصواتِ نعت'' ہے۔ طاہر صدیقی نے اُردو حروفِ تہجی کی ۵۵۵ ردیفی اصوات کے ساتھ ایک ایسا دیوان مرتب کیا ہے جس کی نظیر اُردو تو کیا عربی اور فارسی کے نعتیہ ادب میں بھی ملنا مشکل ہے۔ اردو زبان وادب کی تاریخ

میں پہلی مرتبہ کسی دیوان کو اصوات کے لحاظ سے مرتّب کرنا ایک منفرد اور اچھوتا عمل ہے اور یہ درست بھی ہے کیوں کہ جب مصوّتے کسی مصمّتے کو اپنی صوت عطا کر دیتے ہیں تو مصمّتے یعنی متعلقہ حرفِ صحیح ہی کو فوقیت ملنی چاہیے۔ اردو دیوان اور مجموعہ ہائے کلام کا بنیادی فرق ہی یہی ہے کہ دیوان ردیفی حروف کی الفبائی ترتیب میں تشکیل پاتے ہیں۔ جب الف جیسے مصوّتے ردیفی حرف کے طور پر بحیثیت حرفِ صحیح آ ہی نہیں سکتے تو انھیں دیوان کی ترتیب کا حصہ کیوں بنایا جائے؟

آپ جانتے ہیں کہ اُردو حروفِ تہجی کی تعداد متعین نہیں ہے۔ شمس الرحمن فاروقی ''لغاتِ روزمرّہ'' میں اُردو حروفِ تہجی کی تعداد ۳۵ بتاتے ہیں، جبکہ انشاء اللہ خان انشاء ''دریائے لطافت'' میں حروفِ تہجی کی تعداد ۸۵ بتاتے ہیں۔ اُردو حروفِ تہجی کی اصل تعداد ایک متنازعہ فی مسئلہ ہے۔ حروفِ تہجی کی مختلف املائی اور صوتی شکلوں کے پیشِ نظر اِس تعداد کے زیادہ ہونے کے امکان کو رَدّ نہیں کیا جاسکتا۔ یہ بات تو سب کو معلوم ہے کہ حروف اَصوات کی نمائندہ صورتیں ہیں۔ اُردو حروفِ تہجی کی اصوات و صُوَر پر بھی طاہر صدیقی نے کتاب کے ابتدائیے میں دلچسپ، مفصّل اور سیر حاصل بحث کی ہے جو اُن کی لسانیات اور صوتیات جیسے علوم سے گہری دلچسپی اور ژرف نگاہی کا بیّن ثبوت ہے۔

میں یہاں اس امر کی نشاندہی ضروری سمجھتا ہوں کہ طاہر صدیقی نے جن ۵۵۵ اصوات کی نشان دہی کی ہے اگر مقامیاتی لسانیات (Topological Linguistics) کے تحت پاکستان کی صوبائی اور دیگر قومی زبانوں کے حروف اور ان کی مخصوص آوازوں سے استفادہ کیا جائے تو اس کی تعداد میں مزید اضافہ ممکن ہے۔ مثلاً پنجابی زبان کے لفظ 'ون' (ایک درخت) اور ہندی زبان کے لفظ ''راون'' (ایک کردار) میں ''ن'' کی صورت اُردو کے حرف 'ن' کی صوت سے مختلف ہے۔ چنانچہ اگر پنجابی لفظ گاون (گیت) کو بطور ردیف چُن لیا جائے تو نون کی ایک نئی صورت

مِل جائے گی۔

اُردو زبان کی حیثیت چونکہ برصغیر پاک و ہند میں رابطے کی ایک بڑی زبان (Lingue Franca) کی ہے اس لیے اس میں دیگر مقامی زبانوں کے بہت سے حروف اور اصوات باہم آمیزش ہو سکتی ہیں۔ اُردو زبان کی ایک بڑی خاصیت اس کی لچکدار فطرت ہے۔ اب جبکہ دُنیا عالمی گاؤں کی صورت اختیار کر چکی ہے تو اُردو زبان میں بھی اخذ و استفادہ کا رجحان تیزی سے بڑھ رہا ہے۔

آمدم برسرِ مطلب۔ پروفیسر محمد طاہر صدیقی صاحب کا دیوان ''اَصواتِ نعت'' اس اعتبار سے قابلِ توجہ اور لائقِ تحسین ہے کہ اُنھوں نے اُردو زبان کی زیادہ سے زیادہ اصوات کو بطور ردیف برت کر ایک اچھوتا اور منفرد معیار قائم کیا ہے۔ یہ بات نہ صرف قارئین نعت کے لیے ایک خوبصورت تحفہ ہے بلکہ لسانیات کے شائقین کے لیے بھی ایک بیش بہا نمونہ ہے۔

اگرچہ نعت شریف کی غایت اولیٰ تو حضور نبی کریم ﷺ کے اوصافِ حمیدہ کا بیان ہے لیکن شعرائے کرام نے اس صنفِ سُخن میں فِکری حوالوں کے ساتھ ساتھ فنّی زاویوں سے بھی خوب نکتہ طرازیاں کی ہیں۔

شہرِ نعت فیصل آباد میں اس سے پہلے صنعتِ غیر منقوط یا عاطلہ میں نعت نویسی کی ایک مضبوط اور قابلِ قدر روایت موجود ہے لیکن صوتی ردیفوں کے ساتھ نعتیہ دیوان کی ترتیب و تکمیل اپنی نوعیت کی واحد اور پہلی مثال ہے۔

عام طور پر ایسی پابندیوں اور مشکلات کے باعث جامۂ الفاظ کے اندر پیکرِ معانی کا دم گھٹنے لگتا ہے۔ لفظوں کی دیکھ بھال میں معانی کہیں نِکل جاتے ہیں لیکن آفرین صد آفرین کہ طاہر صدیقی نے اس نعتیہ دیوان میں فِکر و فن میں وہ حسین توازن برقرار رکھا ہے جِسے اقبال نے معجزہ فن سے تعبیر کیا ہے۔ بلاشبہ طاہر صدیقی

نے حرف وصوت کی نمود میں خونِ جگر صرف کیا ہے اور اصواتِ نعت کے ساتھ آدابِ نعت کو بھی ملحوظِ خاطر رکھا ہے۔ طاہر صدیقی نے بعض ایسے حروف اور اصوات کو بطورِ ردیف برتا ہے جو اس سے پہلے اُردو شاعری میں شاذ و نادر ہی استعمال ہوئے ہیں۔ الشّا درکالمعدوم۔

مثلاً ''بعینہٖ'' میں الف زیریں کی یہ صورت اور صوت شیخ سعدی کی مشہور رباعی (بلغ العلیٰ بکمالہٖ) کو چھوڑ کر راقم کی نظر سے نہیں گزری۔ دیوان سے یہ اشعار ملاحظہ کیجئے:

کلام رب کا ہے حضور کی ادا بعینہٖ
ہے جنت المقام شہرِ مصطفیٰ بعینہٖ
ہیں سُرخرو قوافی و ردائفِ ثنا خوشا
ہے کیف زا زمینِ نعتِ مصطفیٰ بعینہٖ
ربوبیت ہے رب العالمین کی جو بے بدل
تو رحمت للعالمیں کی ہے عطا بعینہٖ

طاہر صدیقی نے پِلھ، منڈھ، ورھ، بلھ، ڈمھ، بَھوں اور سَوں جیسے پنجابی اور ہندی الفاظ واصوات کو بھی بڑی خوبصورتی سے نعتیہ ردیفیں بنایا ہے۔ جیسا کہ آپ جانتے ہیں ردیف غزل میں جہاں صوتی آہنگ پیدا کرتی ہے وہیں غزل کے مجموعی موڈ کی تشکیل میں بھی اہم کِردار ادا کرتی ہے۔ غزل کے تمام اشعار اگر مختلف رنگ و بُو کے حامل پَھول ہوتے ہیں تو ردیف ہی وہ رشتۂ گیاہ ہے جو ان کو باندھ کر گلدستہ بنا دیتی ہے۔ (عموماً نعت بھی غزل ہی کی ہیئت میں لکھی جاتی ہے)

ملاحظہ کیجیے طاہر صدیقی نے ان پنجابی اور ہندی اصوات کو کِس ہنرمندی اور سلیقے سے بطور ردیف استعمال کیا ہے:

رحمت کے بادل کی پلہھ
زمزم بن کے برسی پلہھ

(پلہھ بمعنی موج)

بیل بخشش کی جو چڑھی ہے منڈھ
شانِ رحمت کی دیدنی ہے منڈھ

(منڈھ بمعنی بُلندی)

اُن کے کرم سے رحمت کے اے بادل ورھ
ہرا بھرا ہو میرے دِل کا جنگل ورھ

(ورھ بمعنی بارش)

شہد سی شیرینی پاتے ہیں نعتِ نبی میں بُلھ
اُردو میں جو لب کہلائیں پنجابی میں بُلھ

(بُلھ بمعنی ہونٹ)

آپ کی نور زا حیات کا ڈمھ
کس نے دیکھا ہے اُن کی نعت کا ڈمھ

(ڈمھ بمعنی گہرائی)

غبارِ راہِ طیبہ سے سجی بَھوں
مری خورشید کی صورت ہوئی بَھوں

(بَھوں بمعنی ابرو)

رکھتا ہوں میں ان سے محبت اللہ کی سَوں
دِل کو ہے بس ان سے رغبت اللہ کی سَوں

(سَوں بمعنی قسم)

مندرجہ بالا امثلہ میں راقم نے اِن نعوتِ مبارکہ سے صرف مطلعوں کو لِیا

ہے، خوفِ طوالت سے مکمل نعتیں شامل نہیں کیں۔ یہ چند مثالیں مشتِ نمونہ از خروارے سمجھ لیجیے۔ صرف یہی نہیں آپ اس دیوان کو اوّل سے آخر تک نادر و نایاب اور تر و تازہ مضامین اور اصوات سے مزیّن پائیں گے۔

آپ جانتے ہیں کہ آواز توانائی کی ایک صورت ہے اور آواز ایک بار پیدا ہو کر کبھی نہیں مرتی بلکہ ہَوا کی لوحِ محفوظ پر رقم ہو کر اَمر ہو جاتی ہے۔

مجھے یقین ہے کہ محمد طاہر صدیقی صاحب کی اس منفرد اور مبارک کاوش کے طفیل ان کا نامِ نامی بھی نوشتۂ اعمال میں نمایاں طور پر لکھا جائے گا۔

طاہر صدیقی نے اپنے دیوان ''اصواتِ نعت'' میں آوازوں کا ایک مہکتا اور چہکتا چمن پیدا کیا ہے۔ آپ بھی اس چمن بوقلموں میں گل گشت کیجیے اور اصواتِ نعت کی فردوس گوش لوریوں سے اپنی سماعتوں اور قلوب و اذہان کو مسرور و محظوظ کیجیے۔

دُعا ہے کہ اللہ کریم پروفیسر محمد طاہر صدیقی کی توفیقات میں برکت عطا فرمائے تا کہ ان کے خریطۂ جواہر میں نعتیہ ادب کے جو بیش بہا لُولُوئے آبدار اور دُرِّ شہوار موجود ہیں۔ وہ گاہے گاہے منصّۂ شہور پر آتے رہیں۔

ہر لحظہ نیا طور نئی برقِ تجلّی
اللہ کرے مرحلۂ شوق نہ ہو طے

ڈاکٹر سعید احمد

سابقہ صدرِ شعبہ، اُردو ڈیپارٹمنٹ، جی سی یونیورسٹی، فیصل آباد

دو آتشہ

ڈاکٹر جمیل احمد
HOD,Urdu,PCTB

ہوں منحرف نہ کیوں رہ و رسمِ ثواب سے
ٹیڑھا لگا ہے قط قلمِ سر نوشت کو

یہ شعر غالب نے اپنی منفرد افتادِ طبع کے حوالے سے کہا اور یہ ان کی شخصی جامے پر صادق بھی آتا ہے۔ اگر میں یہ کہوں کہ ہمارے طاہر صدیقی صاحب بھی اس شعر کی بلاغت کا عملی نمونہ ہیں تو کچھ غلط نہیں ہوگا۔ ہم نے تو یہ سنا تھا کہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ قویٰ مضمحل ہو جاتے ہیں تو تخلیقی وفور بھی کم ہوتے ہوتے "کم" ہو جاتا ہے مگر وہ جو کہا جاتا ہے کہ استثنا کی گنجائش ہر معاملے میں موجود رہتی ہے۔ یہاں بھی یہ صورت حال ہے کہ صدیقی صاحب کے تخلیقی جوہر جواں سے جواں تر ہوتے جاتے ہیں۔ نعت کہنا ان کا تخصص ہے اور اس دشوار صنف کو انھوں نے بہت خوبی سے نبھایا ہے کیونکہ اس راہ میں درآنے والی دشواریوں کو مجھ ایسا غیر شاعر سمجھ نہیں سکتا مگر اپنے ذوق کے طفیل اس کا کچھ کچھ اندازہ ہے۔ نعت کے ساتھ ہی وہ لسانیات جیسے خشک موضوع جس سے بڑے بڑوں کی جان جاتی ہے، یہ ان سے بھی جا بھڑتے ہیں۔ صدیقی صاحب بقول ڈاکٹر ریاض مجید صاحب دو دہائیوں سے فنِ نعت گوئی سے وابستہ ہیں۔ وہ اپنے قارئین کو ہر بار تازہ کاری سے سرشار اور متحیر کر دیتے ہیں۔ جب ان کا کلیات چھپ کر سامنے آیا تو میں نے اپنی سادگی کے سبب یہ جانا کہ شاید اب صدیقی صاحب کا یہ آخری کلام ہے مگر آج انھوں نے نعتیہ دیوان سانجھا کر کے

خوشگوار حیرت سے دوچار کر دیا۔ دیگر نعتیہ مجموعوں کی طرح ان کا یہ دیوان بھی اختراع، جدت اور تجربیت کا حامل ہے۔حروفِ تہجی کی جادونگری اور کوہِ ندا کی سریلی بانسری سے روحانی اور وجدانی اصوات کا نعتیہ آہنگ ایک جھرنے کی مانند پھوٹنے لگتا ہے۔حروفِ تہجی کی اشکال، اصوات، تعداد، مخارج اور مصوتوں، مصمتوں وغیرہ کے متعلق ابحاث کا احاطہ خود صاحبِ دیوان ,ڈاکٹر ریاض مجید اور ڈاکٹر سعید احمد اس دیوان کے آغاز میں کر چکے ہیں لہذا تکرار لا حاصل۔ میں اس شعری مجموعے پر چند باتیں کہہ کے صدیقی صاحب کی شفیق نظروں میں سرخرو ہونے کا خواہاں ہوں۔

گر قبول افتدز ہے عز و شرف!

پروفیسر محمد طاہر صدیقی نے جب اردو حروفِ تہجی کی پانچ سو پچپن (۵۵۵) اصوات کو نعتیہ اظہار کا وسیلہ بنایا تو یوں لگا جیسے زبان کا ہر حرف اور ہر آواز نعت کے جام میں گھل کر نور کا روپ دھار گئی ہو۔ یہ کارنامہ دراصل اس شعری ادراک کا مظہر ہے جس نے لفظ کو معنی کی قید سے نکال کر آواز کی جمالیات کے پیکر میں ڈھالا اور پھر اُسے عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے رنگ میں رنگ دیا۔ یہ دیوان محض نعتیہ کلام کا مجموعہ نہیں بلکہ اردو صوتیات کی ایک نئی روحانی تعبیر ہے،جس میں ہر آواز اپنے مخصوص آہنگ کے ساتھ عقیدت کے چراغ روشن کرتی ہے۔ کہیں "الف" کی رفعت دلوں کو آسمان کی بلندیوں سے ہم کنار کرتی ہے، کہیں "میم" کی نرمی جذبات کی لطافت کو دو آتشہ بنا دیتی ہے، اور کہیں ''نون'' کی کھنک عقیدت کی پر کیف نغمگی میں ڈھل کر حُسنِ بیان کو جِلا بخشتی ہے۔ میں نے اسے دو آتشہ اس لیے بھی کہا کہ آواز اور تحریر کے ساتھ ساتھ یہ دیوان غزل کی ہیئت میں کہی گئی نعتوں اور نعتیہ رباعیات کا خوب صورت مرقع ہے۔ رباعی کا فن مسلسل ریاضت اور تجربے کا متقاضی ہے۔ اسی لیے غالب جیسے کہنہ مشق شاعر نے اردو میں صرف ۳۲ رباعیات کہی ہیں۔ نعتیہ رباعیات کہنے والے شعرا کی تعداد بہت کم ہے۔ طاہر صدیقی کی کہی گئی دو نعتیں دیکھیے:

اصوات کے فن میں تنہا ''صاحبِ ض''
فاروق عرب میں یکتا ''صاحبِ ض''
اظہار ہے دونوں جبڑوں سے اک ساتھ
اصحاب میں کوئی اور نہ تھا ''صاحبِ ض''

ہے نام جو ''ق'' اس کا تو آغاز ہے ''ق''
کچھ خاص مضامین کی غمّاز ہے ''ق''
سرکار کی بعثت کے ہے منکر کو وعید
اس طور بھی قرآن میں ممتاز ہے ''ق''

پروفیسر صدیقی کا یہ نعتیہ دیوان دراصل اس بات کا اعلان ہے کہ زبان کا کوئی حرف، کوئی صوت اور کوئی نغمہ اُس وقت تک مکمل نہیں ہوتا جب تک کہ وہ مدحتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے نہ جُڑ جائے۔ یوں ہر آواز اپنی لَے میں عقیدت کا ترانہ، اور ہر لفظ اپنی روح میں محبت کا چراغ لیے جلوہ گر ہے۔ یہ کاوش اردو نعتیہ ادب میں سنگِ میل کی حیثیت رکھتی ہے، جہاں علم و تحقیق کی باریکیاں، زبان کی صوتی جمالیات اور عشق و عقیدت کی روشنی ایک ہی رَو میں بہتی نظر آتی ہیں۔ کہنا بجا ہوگا کہ یہ دیوان آواز اور عقیدت کی حسین آمیزش کا ایک ایسا علمی و روحانی شاہکار ہے جو آنے والی نسلوں کو بھی اپنی طرف متوجہ کرتا رہے گا۔

(جمیلیات: 11 ستمبر، 2025ع)

ڈاکٹر جمیل احمد

HOD,Urdu,PCTB

نخلِ عطا

اشفاق احمد غوری

اَلحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العَالَمِین وَ الصَّلوٰۃُ وَ السَّلَامُ علٰی سَیِّدِ الاَنبِیاءِ وَ المُرسَلِین

بِسمِ اللّٰہِ الرحمن الرحیم

وجہِ تخلیقِ کونین، تاجدارِ طرفین، آقائے ثقلین، جدِ حسنین حضرتِ احمدِ مجتبیٰ محمدِ مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا اسمِ ذات، محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے اور جیسا کہ سب جانتے ہیں کہ اسمِ نورٌ علیٰ نُور، محمد، کا معنی ہے سب سے زیادہ تعریف کیا گیا۔ بہت سراہا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے دنیا میں کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کرام علیہم السلام مبعوث فرمائے لیکن کسی نبی و رسول کی تعریف اس طرح نہیں کی گئی جیسے میرے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف کی گئی، کی جاتی ہے، اور کی جاتی رہے گی۔ تعریف کے مختلف النوع طریقوں میں سب سے بہترین طریقہ جو قرنوں سے رائج ہے وہ منظوم تعریف ہے۔ صدیوں سے بادشاہوں، سپہ سالاروں، بہادروں اور اہم شخصیات کے قصیدے لکھے اور پڑھے جاتے رہے ہیں۔

تاجدارِ مدینہ وجہِ تسکینِ قلب و سینہ باعثِ نزولِ سکینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی منظوم مدح سرائی صدیوں سے جاری ہے اور آیتِ کریمہ،، وللآخرۃ خیر لک من الاولیٰ،، (اے محبوب! آپ کا ہر آنے والا لمحہ گزرے ہوئے لمحے سے بہتر ہوگا) کے زیرِ اثر روز افزوں ہے۔ اس چودہ سو سال سے زائد عرصہ میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عقیدت و ارادت اور محبت کا کوئی قرینہ ایسا نہیں ہے جو نعتِ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نہ برتا گیا ہو۔ لیکن عہدِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عہدِ موجود تک ان چودہ صدیوں

میں نعت خانقاہِ عقیدت میں ہی معتکف رہی حتیٰ کہ نعت نے عہدِ ریاض مجید (جسے عہدِ نعت بھی کہا جاتا ہے) میں جلوہ افروزی کی تو نعت کا کینوس بہت وسیع ہوا۔ عہدِ موجود میں بے شمار فنی وفکری اسالیب وجود میں آئے، زبان و بیان کے تجربات ظہور میں لائے گئے، صنائع بدائع کا حُسن رخِ نعت پر جلوہ ساماں ہوا، شکوہِ لفظی کا عروج بھی نعت کا حصہ بنا، ہزاروں لاکھوں معرب ومفرس تراکیب سے دامنِ نعت اور نعتیہ ادب کو زرباب کیا گیا، نادرہ کاری کا ذوق وشوق بھی نعت میں کارفرما نظر آیا اور اس عہدِ جدید میں نعت کو فنّی حوالوں سے سرخرو کرنے والے نادرہ کار شعراء کی ایک قابلِ ذکر تعداد بھی نظر آئی۔ اہلِ نعت کو ہمیشہ سے اردو ادب کے وڈیروں اور اجارہ داروں سے یہ گلہ ہے کہ وہ نعتیہ ادب کو اردو ادب میں وہ مقام نہیں دیتے جس کا نعتیہ ادب مستحق ہے اور اس حقیقت کے باوجود کہ اہلِ نعت نے اردو ادب کو فنی اور تخلیقی حوالوں سے بے انتہا ثروت مند کیا ہے اور ایسے ایسے تخلیقی شاہکار پیش کیے ہیں کہ اردو ادب میں جن کی مثال نہیں ملتی ایسے شاہکار تخلیق کرنے والوں میں ایک نمایاں ترین نام ،،ڈاکٹر محمد طاہر صدیقی،، صاحب کا ہے جن کی فکرِ جدت طراز نے وہ کارنامے کر دکھائے ہیں جو اردو ادب کے نام نہاد ٹھیکے داروں کے وہم وگمان میں بھی نہیں تھے۔ طاہر صدیقی کا ایسا ہی ایک کارنامہ ان کا زیرِ نظر نعتیہ دیوان، اصواتِ نعت، ہے اصواتِ نعت کیا ہے اس کا تیکنیکی اور تفصیلی تعارف طاہر صدیقی کے پیش لفظ میں موجود ہے میں صرف چند تحسینی کلمات ادا کرنا ضروری سمجھتے ہوئے عرض کرتا چلوں کہ اردو کے کل حروفِ تہجی کی تعداد 54 ہے، جس میں 39 مفرد حروف اور 15 مرکب حروف شامل ہیں مفرد حروف میں 37 حروف شامل ہیں جن میں کچھ عربی اور کچھ فارسی سے لیے گئے حروف ہیں، جبکہ 4 حروف ہندی سے آئے ہیں۔ مرکب حروف میں دوچشمی ھ شامل ہوتی ہے، جیسے بھ، پھ، تھ وغیرہ۔ یہ سب حروف ہم سب بارہا استعمال کرتے ہیں اور بچپن سے کرتے آئے ہیں لیکن کسی کا دھیان اس طرف نہیں گیا

کہ ان حروف کی آواز مختلف مقامات ومواقع پر مختلف شکلوں اور مختلف اصوات میں ظاہر ہوتی ہیں۔ یعنی ایک ایک حرف کئی کئی صوتی حیثیتیں اور اصوات رکھتا ہے۔ طاہر صدیقی نے 54 حروفِ تہجی کی 555 اصوات کو بطورِ ردیف استعمال کر کے نہ صرف یہ کہ ایک بہترین مثال قائم کی ہے بلکہ اہلِ نقد ونظر اور تخلیق کاروں کے لیے تحقیق اور تخلیق کے لیے ایک وسیع میدان بھی فراہم کر دیا ہے۔ جب پہلی بار ڈاکٹر ریاض مجید صاحب کی زبانی اصواتِ نعت کے بارے میں معلوم ہوا تو میرا خیال تھا کہ اس طرح کے تیکنیکی کام کرتے ہوئے نعت میں شعریت اور غنائیت برقرار رکھنا ممکن نہیں ہوا ہوگا لیکن اصواتِ نعت کا مطالعہ کر کے مجھے اپنے اس خیال سے رجوع کرنا پڑا۔ چند شعر دیکھیے: مری سانسوں کا وعدہ ہے مدینے کی ہواؤں سے پلٹ کر پھر نہ جاؤں گا یہاں میں پھر اگر آیا سکونت کے لیے محشر میں گر پوچھا گیا مجھ سے طلب ہوگی مدینے کی لبِ طاہر پہ ترجیحاً آخر میں صنعتِ ذوالقافیتین میں لکھی گئی خوبصورت غیر مردف نعت دیکھیے:

الٰہی جام مودت ، ہوں تشنہ کام پلا!
بنام آل نبی خلد کا طعام کھلا!

اٹھا اور اٹھ کے قدم میں نے پاسباں کے لیے
کہا کہ مسجدِ آقا میں مجھ کو کام دلا!

یہ التجا ہے ہوائے مدینہ سے میری
مرے لیے شجرِ لطف صبح و شام ہلا

میں کنجِ دوری سے آؤں درِ حضوری پر
مری طرف بھی کوئی بھیج تو پیام دِلا!

گدائے بابِ نبی ہوں ، میں عام شخص نہیں
جہاں کے تاجوروں سے نہ میرا نام ملا!

میں آبِ زمزم و کوثر کا پینے والا ہوں
ہو ان سے نسبتِ عالی جسے وہ جام پلا!

سخی کے در سے کبھی یہ صدا نہیں آتی
بریدہ جھولی تو پہلے مرے غلام سلا!

کہاں سے آئی ہے طاہر حضور یوں کی خبر
خموش کیوں ہے مری جاں! لبِ پیام ہلا

دعا ہے کہ طاہر صدیقی سدا اسلامت رہیں اور ایسے ہی بے شمار شاہکار تخلیق کرتے رہیں اور نعتیہ ادب ان کی جدت طرازی کے طفیل ثروت مند ہوتا رہے آمین یارب العالمین بجاہِ سیدالانبیاءِ وَ اَلمرسلین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

اشفاق احمد غوری

مدینۃ الاولیا

فونوگرافی اور اَصواتِ نعت

میاں منیر احمد منیرؔ

زبان بنیادی طور پر آوازوں کا مجموعہ ہے۔ ہم آوازوں کو سنتے ہیں ان کا تصور ہمارے ذہن میں بنتا ہے اور ان کا اسی انداز سے اظہار کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جب آوازیں بامعنی ہوں تو پھر ردِّ عمل کے طور پر ہم اپنے منھ سے بامعنی آوازوں ہی کا اظہار کرتے ہیں عرصہ دراز تک زبان سننے اور بولنے کا نام تھا بعد اَزاں اِس زبان کے وَرثے کو محفوظ کرنے کے لیے اِسے لکھنے اور پڑھنے میں تبدیل کر دیا گیا۔ یہ تبدیلی سننے اور بولتے ہوئے اَلفاظ کو محفوظ کرنے کی بنیاد پر منظرِ عام پر آئی تھی لیکن حیرت کی بات ہے کہ لکھنے اور پڑھنے ہی کو زبان سمجھ لیا گیا۔ اُردو زبان کا معاملہ اِس حوالے سے زیادہ اہمیت کا حامل ہے اِس لیے کہ ہندوستان میں اُردو زبان کی بنیاد اِس کا عربی رسم الخط بنا اور ہندوستانی یہی اَلزام لگاتے رہے ہیں کہ مسلمانوں نے رسم الخط کے ذریعے ہماری زبان کو چھین لیا ہے۔ بہرحال زبان سننے اور بولنے کا نام ہے جب ہم زبان کی بات کرتے ہیں تو یہ اَلفاظ کے مجموعے کا نام اور الفاظ کا مجموعہ جملہ وغیرہ کہلاتا ہے۔

ایک جملہ قواعد کے اصولوں کے مطابق لفظوں سے تشکیل پاتا ہے اور لفظ حروف سے بنتے ہیں۔ حروف کی بنیاد آوازیں ہی ہیں اور مصوّتے کہلاتی ہیں یعنی واول کے نام سے پکاری جاتی ہیں اس لیے واول کو حرف کہنا بالخصوص دیوان نگاری میں بطور حرفِ صحیح مرتّب کرنا، فنی لحاظ سے ایک بڑی غلطی ہے۔ ہم نے اردو زبان کے حروفِ تہجی کے نام رکھ لیے ہیں مثلاً ہم نے ''ب'' کو بایا بے، ''ج'' کو جیم اور ''گ''

کو گاف کا نام دیا ہے۔ اگر دیکھا جائے تو یہ حروف اپنی بنیادی اصوات بغیر حرکت کے رکھتے ۔ ہیں ایسی صورتحال میں ان کی کوئی ویلیو نہیں ہوتی لیکن جب ان کے ساتھ مصوّتہ استعمال ہو جاتا ہے تو یہ اپنی ویلیو بڑھا لیتے ہیں مثلاً ''ا'' کے ساتھ آ مصوّتہ لگ گیا تو الف ممدودہ کے ساتھ لکھ بھی لیا پڑھ بھی لیا اور اس کی ادائیگی بھی کر لی۔ حروف کا یہی معاملہ ہے اگر ان کے ساتھ واول لگاتے ہیں تو وہ اپنی ویلیو بناتے ہیں۔ واول جب مل جاتے ہیں تو حرف اکائی بن جاتا ہے۔ انھی آوازوں اور حروف کی اکائیوں کو ملا کر لفظ بنایا جاتا ہے۔

دُنیا میں بنیادی طور پر آ، اِی، او، اے، او پانچ واول کی آوازیں متعارف ہیں جن کو انگریزی والوں نے اے ای آئی او یُو کا نام دے رکھا ہے۔ اُردو میں اِن پانچ کے علاوہ دو آوازیں واوِلین اور یائے لین اَو اور اَے کی صورت میں ہیں جن میں ہم الف پر زبر ڈال کر واؤ لکھتے ہیں یا الف پر زبر ڈال کر یائے لکھتے ہیں.اِس کے علاوہ اُردو میں تین بنیادی مصوّتے یعنی زیر، زبر اور پیش بھی ہے۔

ان سب کو جمع کر لیا جائے تو یہ پانچ اور دو سات اور تین دس (۱۰) آوازوں کو ہی ذہن میں رکھ لیا جائے تو تمام حروفِ تہجی متحرک کیے جا سکتے ہیں اور ان کی تحریک کے ذریعے ہم الفاظ کی اکائیاں بنا کر لفظ تشکیل دے سکتے ہیں۔ مشکل الفاظ خواہ کسی بھی زبان سے ہوں ان کا درست تلفّظ ممکن ہو سکتا ہے۔ گویا واول وہ آوازیں ہیں جو حروف کے ساتھ مل کر ان کو بامعنی آوازوں میں تبدیل کرتی ہیں۔ ان بامعنی آوازوں کے یونٹ بنا کر ہم لفظ بناتے ہیں اور الفاظ کو ملا کر ہم جملہ سازی کرتے ہیں یُوں ہماری اُردو تشکیل پاتی ہے۔ اِنھی آوازوں کو بنیاد بنا کر شارٹ ہینڈ کا ہنر ایک نئی تخلیق کے طور پر متعارف کروایا گیا جو ماضی بعید سے اب تک نہایت کامیابی سے رائج ہے۔

اِبتدا میں شارٹ ہینڈ صرف انگریزی زبان میں متعارف کرایا گیا تھا جس کو بعد میں ضرورت کے مطابق معمولی تبدیلیوں کے ساتھ اُردو شارٹ ہینڈ کے طور پر استعمال کیا جانے لگا۔ اوپر جو بحث کی گئی ہے شارٹ ہینڈ اُس کی مکمل تائید ہے۔ شارٹ ہینڈ کا دُوسرا نام فونوگرافی ہے یعنی منہ سے نکلی ہُوئی یا بولی ہُوئی آواز کو ریکارڈ کرنا، جس میں الفاظ کے ہجوں یعنی (Spellings) کو ملحوظِ خاطر نہیں رکھا جاتا بلکہ آواز کو ریکارڈ کیا جاتا ہے۔ انگریزی کے مختلف الفاظ میں اِستعمال ہونے والے چوبیس حروف (Consonents) کی آوازیں بھی انھی کے مطابق رکھی گئی ہیں، مثلاً: پی، بی، ٹی، ڈی، چے، جے، کے، گے، ایس، زی، اِتھ۔ دِی، اِش، ژی، وغیرہ لیکن یہاں بھی وہی اصول کارفرما ہے یعنی اکیلے حروفِ موزوں (Consonent) کی کوئی ویلیو نہ ہے جب تک مصوّتے یعنی واول ساتھ نہ ملائے جائیں۔ جن کے ملنے سے حروف بامعنی آوازوں میں تبدیل ہوجاتے ہیں۔

شارٹ ہینڈ لکھتے وقت مصوّتوں یعنی واولز کی 12 آوازیں ساتھ ملانے سے لکھی گئی Outlines بامعنی الفاظ میں تبدیل ہوجاتی ہیں، ان واولز کی درج ذیل آوازیں (اَشکال) ہیں، جن میں چھ عدد آوازیں بھاری جبکہ چھے عدد آوازیں ہلکی ہیں۔ اِن دو جملوں میں ان آوازوں کو واضح کیا گیا ہے۔

pa	may	we	all	go	too
آ	اے		اِی	او	اُو

(The Urdu row also has a second "او" between "اِی" and "اُو" as printed: آ، اے، اِی، او، او، اُو)

that pen is not much good

that میں (th) اور (t) کو الگ کرنے سے جو آواز بچتی ہے (اِے)

pen میں (p) اور (n) کو " " " (اَے)

(اِ) " " " is میں (s) کو الگ کرنے سے"

(اَ) " " not میں (n) اور (t) کو الگ کرنے سے

(اَ) " " " much میں (m) اور (ch) الگ کرنی

(اُ) " " " good میں (g) اور (d) الگ کرنے"

اُوپر دیے گئے واولز یعنی مصوّتوں کے شامل ہونے سے ہی حروف یا الفاظ کو بامعنی بنایا جاسکتا ہے ان کے بغیر حروف کی کوئی بامعنی شکل نہ ہے، ان آوازوں کو زبر زیر پیش یعنی حرکات کی طرح ادا کیا جاتا ہے۔

اِنھی تمام آوازوں اور اصولوں کو مدِّ نظر رکھ کر پروفیسر محمد طاہر صدیقی نے اَصواتِ نعت کی طرح ڈالی ہے۔ اِن تمام اَصوات اور شارٹ واولز/لانگ واولز کا حروف کے ساتھ پہلے بھی اِستعمال کیا جاتا رہا ہے لیکن انھیں فوکس کر کے پہلی دفعہ استعمال کیا جارہا ہے۔ پروفیسر محمد طاہر صدیقی نے متحرک، منوّن، ساکن اور موقوف حروف کی نشاندہی کر کے ان کی ایک ورائٹی ہمارے سامنے پیش کردی ہے:

ہم نے جب سے ہیں مدینے کی فضائیں اوڑِھیں
ایسا لگتا ہے کہ جنّت کی ہوائیں اوڑِھیں

طرح ڈالی نئ اصوات کی جب نعتوں میں
بہرِ تقدیس ردائف نے ثنائیں اوڑِھیں

ان کا یہ دعویٰ سچ ہے کہ اگر آواز کی تحریری شکل ہی کو بنیاد بنا کر ردیفی حروف ترتیب دینے ہیں تو پھر ہر حرف کی تمام متحرک اور غیر متحرک صورتوں کو بطور ردیفی حرف استعمال کرنا چاہیے۔ اس سے شعر گوئی بالخصوص نعت گوئی کے امکانات میں گراں مایہ

اضافہ ہوسکتا ہے جس کی عملی مثال پروفیسر محمد طاہر صدیقی نے اَصواتِ نعت میں 555 ردیفی حروف میں نعتیں کہ کر پیش کر دی ہے۔ انھوں نے یہ موقف اختیار کیا کہ واول کسی کونسونینٹ کی آواز کو نمایاں کرنے کیے استعمال میں آتا ہے نہ کہ خود کو نمایاں کرنے کے لیے، یوں دیوان کی ترتیب میں اسی کونونینٹ کی نمائندگی ہونی چاہیے جس کے لیے واول استعمال ہوا ہو۔

اِس لحاظ سے اَصواتِ نعت دیوان نگاری، تقدیسی ادب اورفنِّ شاعری میں ایک خوش گوار اور حیرت انگیز اضافہ ہے کیونکہ میری نظر میں آج تک اس طرح کو کوئی دیوان منصّہ ٔ شہود پر نہیں آیا اور نہ ہی اس پر باقاعدہ کوئی نعتیہ کام کیا گیا ہے۔ یہ دُنیائے ادب میں تقدیسی ادَب کا ایک فیوچر ثابت ہوگا۔ مَیں دِل کی اتھاہ گہرائیوں سے پروفیسر محمد طاہر صدیقی کو ان کی اس منفرد اور وَرطہ ٔ حیرت میں ڈالنے والی تخلیق پر مبارک باد پیش کرتا ہُوں۔

وجدان کو الہام کے موتی بخشے
افکار کو اکرام کے موتی بخشے
اصوات میں توفیقِ ثنا دے کے مجھے
اللہ نے انعام کے موتی بخشے

راقم الحروف
میاں منیر احمد منیرؔ
سابقہ ڈپٹی رجسٹرار جی سی یونیورسٹی
فیصل آباد

اگر بستہ شود گوہر است۔۔

ڈاکٹر محمد کامران قریشی

یہ زمانہ تحقیق وتنقید کی بے توقیری کا زمانہ ہے اور خاص طور سے ادبی ثقافت کے فروغ کو جن رکاوٹوں کا سامنا ہے ان میں سے سب سے بڑھ کر خود جویان ادب ،معاش کی مفلسی کا شکار ہیں، اور جہاں معاشی فراوانی ہے وہاں خیالات پر افلاس کی دبیز چادریں پڑی ہوئی ہیں الا ماشاءاللہ۔

الحمدللہ اسی اشتثنائی اکائی میں تراکیب کلام سے لفظیات کو کھوجنا اور پھر ان سے حرفیات کو ممتاز کرنا اور پھر ان کی شورشوں سے حرکات کو پس انداز کر کے صوتیات کی تلاش میں نکلنا یعنی نثر و نظم کی انتہا سے اتر کر ابتداء کی گھاٹی میں اصوات النعت کا جھنڈا لہرانا اور تحقیق وجستجو سے ابتداء کو انتہاء پر لے جانا محترم طاہر صدیقی کی ہمت عالی ہے۔

حرف،حرکت بذریعہ صوت جب کسی جان دار کے باطن سے خارج میں نمودار ہوتے ہیں تو لفظیات کی قبا پہن کر ظہور میں آتے ہیں،اصوات النعت کے علمبردار نے حرف وآواز کے ایسے گورکھ دھندے میں ہاتھ ڈالا ہے، جہاں صدیوں سے یہ معمہ حل طلب ہے کہ انسانی نطق کا آغاز کیسے اور کس طور ہوا۔۔ یہ مسئلہ" بانگ انا الحق" کی وجدانی کیفیت کا نہیں بلکہ" از کجا می آید ایں آواز دوست" کا ہے۔۔محض چرند و پرند کی مختلف النوع کیفیات سے ہی نہیں آب و ہوا، پہاڑوں ،درختوں اور مظاہر کائنات کے زیر وبم اور ردھم سے پیدا ہونے والی آوازوں سے کشید لغات کا

نا ختم ہونے والا ہی سلسلہ ہے جو بالآخر منتہٰی کو پہنچے گا، غالباً اسی وسعت پذیری کو پیش نظر رکھتے ہوئے طاہر صدیقی صاحب نے نت نئی جہتوں کو تلاشنے اور تراشنے کا بیڑا اٹھایا، ردیف اور قافیہ پیمائی کو نغمات واصوات کے زیر و بم سے ماپنا اور اسی کو اپنا کر منہج شعر طے کرنا اور تقدیسی ادب کے فروغ میں اس امکان کو اشکال دے کر خیالات کی تجسیم کرنا حد درجہ کارِ دشوار است۔۔۔۔

جون ایلیا نے کہیں کہا تھا کہ:

''کلام اپنے عالم استراحت میں خیال ہے، اور عالم بیداری میں آواز، میں کائنات کے بیکراں سکوت اور استغراق میں اپنی آواز کے سوا کیا ہوں''

راقم الحروف چونکہ خود شاعر و ادیب نہیں اس لیے شعر و سخن کے اصول و ضوابط کی رعایتوں سے تقریباً نا آشنا ہے یہی وجہ ہے کہ میں نے اصوات النعت کے مسودے کو ہی پیش نظر رکھ کر خامہ فرسائی نہ کی بلکہ ضروری سمجھا کہ محترم طاہر صدیقی سے بھی سمجھا جائے کہ خود ان کے طائر خیال کی پرواز کن ہواؤں کی دوش پر ہے چنانچہ انہوں نے اپنی تخلیقی کاوش کے بارے بتایا کہ:

''واوٗ الف یا بطور ردیف صوتی علامات کے طور پر آتے ہیں لہذا جس حرف صحیح کی یہ نمائیندگی کرتے ہیں اسی حرف صحیح کو ردیف میں لایا جائے جب واوٗ الف یا حرف صحیح کو اپنی آواز دے کر خود پس منظر میں چلے جاتے ہیں تو ترتیب میں اسی حرف صحیح کو رکھا جائے اور میں نے یہ موقف اختیار کرتے ہوئے اصوات النعت میں اسی کا التزام کیا ہے۔''

قارئین کرام! صاحب اصوات النعت کا مؤقف سن کر طوطی ہند خسرو کی یہ غزل یاد آ گئی کہ:

از من آں کامیاب را چہ غم است
زین شب آں ماہتاب را چہ غم است
ذرہ ہا گر شوند زیر و زبر
چشمہ آفتاب را چہ غم است
گر بسوزد ہزار پروانہ
مشعلِ خانہ تاب را چہ غم است

واوٗ، الف، ی/ ے کی حروفِ صحیح کے ساتھ صوتی صلہ رحمی کا یہ ہی تحفہ ہے کہ انھیں ردیف سے پس انداز کردیا جائے تو جدید شعری رجحان کی خاطر اور تحقیقی تجربات کے فروغ کے لیے مریضان حروفِ تہجی کو ردیفی ترتیب سے غلط انداز کردینے کا ہمیں بھی کوئی غم نہیں، حروفِ علّت کا حروف صحیح کی ناطقانہ کارکردگی کو سریلی دھنوں سے آراستہ کرنا اور شعری سماعتوں کے لیے لطافت خیز بنانے کا اگر یہی انعام ہے تو ہمیں کیا غم، لیکن ٹھہریے! اصوات النعت کا نغماتی طلسم شہر نعت کی فضاؤں سے نکل کر نہ صرف نعتیہ ادب بلکہ اردو ادب کے ٹکسالی گھمنڈ کو اپنے سحر کی لپیٹ میں لے آئے گا، اور حروفِ علّت کی حروفِ صحیح کی خاطر صوتی خدمات کو بظاہر پس انداز کردینے کی شکایت جدید ادبی حکایت میں تبدیل ہو جائے گی۔۔ ہم تو فقط نئے امکانات کے متلاشی ہیں اور محترم طاہر صدیقی نے ہماری اسی روش کو دعوت سخن دی، ہم تقدیسی ادب کے ذوق وشوق میں ابنِ جنی کے فلسفہ لغات واصوات اور عربی ادب سمیت اردو ادب کے اس تخلیقی شاہکار کی پزیرائی کے لیے خامہ فرسائی پر اتر آئے۔

ظاہر ہے جب آپ کسی شعبے میں رہتے ہوئے اس کے روایتی قواعد وضوابط کو رعایتی گنجایشوں سے بدلنے کے درپے ہوتے ہیں تو اصولیوں اور روایت پسندوں سے نبرد آزما ہونا پڑتا ہے اور ایسے مرحلے میں آپ کو اپنا مؤقف خالصتاً علمی وعقلی بنیادوں

پر استوار رکھنا ضروری ہے اور سب سے بڑھ کر علمی تحمل کا عملی مظاہرہ آپ کی نئ تخلیق کو چار چاند لگا تا ہے، جس طرح ہر پرانی نسل، نئ نسل کو مشکوک سمجھتی ہے، اسی طرح ہر بوڑھا شاعر و ادیب، جوان شاعر و ادیب کی تخلیقی کاوش کو شک کی نگاہ سے دیکھتا ہے، انسان بھلے بوڑھا ہو لیکن اس کی تخلیقی صلاحیتیں توانا اور جوانی کی اٹھکیلیاں لیتی رہیں تو بالوں کی سفیدی بھی جواں سالی کی خبر دیتی ہے۔ جب کسی شاعر کے دریچہ فکر میں کوئی دور افتادہ نکتہ در آئے تو وہ فی الفور اسے قفس شعر میں لے آتا ہے۔

اب بات چل پڑی ہے شعری پنجرے کی تو اصولیوں کے طے کردہ عروضی خام مال سے ہی تیار کردہ شعری پنجرہ شعراء کے شعری پرندوں کی قید و بند کے لیے مستعمل ہوگا۔۔ کیا اصوات النعت کا شعری مجموعہ عروض شعار شعری روایت کا پابند رہا یا نہیں اس کا جواب یہ ہے کہ اگر آوازوں کے زیرِ و بم سے عروض کو کشید کر کے قواعد بندی کی گئی ہے تو پھر اصوات النعت کا شعری اسلوب سکہ بند اور متحقق ہے، مزید برآں مجموعہ میں شامل کلام ظاہر نغمات کی لہروں اور ساز کی تاروں سے ہم آہنگ ہے اور یہی شعری مقبولیت کی پہلی منزل ہے۔

ڈاکٹر محمد کامران قریشی
کراچی

اصوات کا گلشن

طاہر نے کھلایا ہے یہ کیا نعت کا گلشن
ہر ہر گلِ مدحت میں ہے اصوات کا گلشن

افکار ہیں بے مثل تو فن بھی ہے مثالی
ایجادِ زمیں ہائے سخن بھی ہے مثالی

مدحِ شہِ کونین کا طرفہ ہے نظارہ
اصواتِ تہجی جو ہیں سب انجمن آرا

اس گوشۂ اظہار کے مقسوم پہ تبریک
بندش پہ ہے تحسین تو مفہوم پہ تبریک

مقطع میں تخلص کی برت پر ہو مبارک
شعروں کی فضا اور بنت پر ہو مبارک

سیرت کا اجالا ہے تو کردار کی ضو ہے
ہر روئے ورق پر مرے سرکار کی ضو ہے

طاہر ہے ، طہارت کی ادا بنتی تو ہے نا
صدیق کی ہے نسل ، ثنا بنتی تو ہے نا

یہ حقِّ سخن تھا سو وصولیں اسے قبلہ
یہ نذرِ معظّم ہے قبولیں اسے قبلہ

مفتی محمد مُعَظَّم سدا معظم مدنی
قومی سیرت ایوارڈ ۲۰۲۰ء

گوہر طرازیاں

اردو ادب کو نعت کا دیوان ہے دیا
''اصواتِ نعت'' کا جسے عنوان ہے دیا

صدّیقت کا آپ نے فیضان ہے دیا
ایمان ہے دیا ہمیں ایقان ہے دیا

جس پر بجا ہے فخر مرے شہرِ نعت کو
ایسا ہنر کو وسعتِ امکان ہے دیا

کتنی ہیں جہتیں آپ کے نادر کلام کی
ہر بار طرحِ نو کا اک میزان ہے دیا

ہیں گوہرِ نایاب کی گوہر طرازیاں
نیلم ، فروزہ ، لولو و مرجان ہے دیا

اہلِ سخن جناب کے ممنون کیوں نہ ہوں
علم و ہنر دیا انھیں عرفان ہے دیا

طاہر سے خوش نصیب کو ربِ کریم نے
وجدان کیسا حاملِ قرآن ہے دیا

بزمِ مراد نعت میں آمد نے آپ کی
ماحول کو تزئین کا سامان ہے دیا

تخلیقِ حمد و نعت ہے ترغیب آپ کی
سرورؔ ہمیں بھی نعت کا میلان ہے دیا

محمد سرور قمر قادری
پی اے ٹو کنٹرولر، ایجوکیشن بورڈ، فیصل آباد

مناجات

مولا! مجھے غفلت کی معافی دے دے
اِشغالِ حماقت کی معافی دے دے

سرکار کی سنّت سے رہا بیگانہ
یارب رہِ بدعت کی معافی دے دے

تا عمر رہا دین سے غافل ، مولا!
اعراضِ شریعت کی معافی دے دے

قرآن کے آداب فراموش کیے
تغفیلِ تلاوت کی معافی دے دے

ناموسِ رسالت پہ نہ قربان ہوا
اس جرمِ شقاوت کی معافی دے دے

حق حکمِ اطیعوا کا ادا کر نہ سکا
کوتاہیِ طاعت کی معافی دے دے

نفرت تھی ، تعصّب تھا مرے پیشِ نظر
تحقیرِ محبت کی معافی دے دے

ماں باپ کی خدمت کا فریضہ بھولا
نا قدریِ جنّت کی معافی دے دے

پردہ رہا آنکھوں پہ سدا لالچ کا
اس کارِ ندامت کی معافی دے دے

تعریف کا شہرت کا رہا بھوکا میں
مدہوشیِ نخوت کی معافی دے دے

دنیا کو ہے عقبیٰ پہ مقدّم رکھا
فطرت سے بغاوت کی معافی دے دے

◆◆◆◆◆

الف اور اس کی اقسام

اصوات واشکال کے لحاظ سے الف کی بہت سی اقسام ہیں۔ یہ مصمّتے کے طور پر لفظ کے آغاز میں استعمال ہوتا ہے جب کہ لفظ کے آخر میں صرف مصوّتے کے طور پر ہی آتا ہے۔ مثلاً لفظ ''آ'' میں ا+ ا شامل ہے، پہلا الف مصمّتہ اور دوسرا الف مصوّتہ ہے۔ عربی قواعد کے مطابق واؤ کے ساتھ اور تنوین کے ساتھ مستعمل ہے مگر ایسے الفاظ میں اس کی کوئی صوت نہیں ہوتی۔ اس باب کی چھے نعتوں میں الف کی اصوات کو ردیفی حرف کی صورت میں موزوں کیا گیا ہے:

۱۔ الف ممدودہ (آ)

۲۔ الف عربی (قرآنی حرف)

۳۔ الف مُنَوّن

۴۔ ''الف'' واؤ معروف

۵۔ ''الف'' الفِ معروف صوتِ انفی

۶۔ ''الف'' یائے معروف صوتِ انفی

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(الف ممدودہ)

آ زائرِ خلدِ تمنّا آ
دیکھ اوجِ وقارِ مدینہ آ

کیا حسنِ حرا تھا جب ان کو
اقرا کا نور پکارا آ

روضے کی فضائیں کہتی ہیں
اٹھ جانبِ رحمت چلتا آ

من اجلا نسبتِ طیبہ سے
قسمت کا ستارہ چمکا آ

اے لوٹ کے جانے والے سن!
جنّت کو چھوڑ کے مت جا ، آ

اعراف ہے باہر طیبہ کے
ماحول میں جنّت کے جا ، آ

مدفن کی خاطر ڈھونڈ بقیع
آ سیکھ لے طاہرؔ جینا آ

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(الفِ بلاصوت عربی)

دل میں ہے سرمایۂ لاتقنطوا
حوصلہ دے آیۂ لاتقنطوا

تلخیوں کے سیل میں بھی اے خوشا
کام آئے مایۂ لاتقنطوا

قلعۂ امیدِ بخشش پر مدام
جھولتا ہے رایۂ لاتقنطوا

لطف سامانی ہے اس کی اوج پر
کون ہے ہم پایۂ لاتقنطوا

بالیقیں ہو گا بروزِ حشر بھی
مجھ پہ طاہر سایۂ لاتقنطوا

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(الف تنوین)

رسالت کا عقیدہ جب بیاں کرتا ہوں تصریحاً
زباں پر حبِ سلطانِ زمن آتی ہے توضیحاً

زیارت کے لیے ہر سانس ہے بے تاب سینے میں
یہی اک التجا کرتا ہوں آقا سے میں تسبیحاً

انھی کی شان میں اتری ہیں سب آیات قرآں کی
بیاں کرتا ہوں جس کو نعت کی صورت میں تشریحاً

صفی اللہ ، کلیم اللہ ، خلیل اللہ کہ روح اللہ
رقم شانِ نبوّت میں ہیں سب القاب تلمیحاً

سکونت کے لیے محشر میں گر پوچھا گیا مجھ سے
رفاقت ہو گی آقا کی لبِ طاہرؔ پہ ترجیحاً

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(''الف'' واؤ معروف)

رسول جو نہ تجھے مانے خاک بر سرِ اُو
تجھے نبی جو نہ گردانے خاک بر سرِ اُو
بقولِ حضرتِ اقبال کہتا ہوں طاہر
تری جو قدر نہ پہچانے "خاک بر سرِ اُو"

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(''الف'' الفِ معروف صوتِ انفی)

امّتِ شاہ نے پائی ہے فراست از آں
اس کو حاصل ہے یہ فرحت، یہ سکینت از آں
ان کے چہرے سے ہے تجوید کی وَقعَت کو فروغ
مرحبا! اہلِ نظر کی ہے تلاوت از آں

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(''الف'' یائے معروف صوتِ انفی)

ہم کریں عزمِ سفر سوئے مدینہ از ایں
کچھ نظر آتا نہیں غم کا مداوا از ایں
پہنچیں ''جاؤک'' کی منزل پہ بصد عجز و نیاز
پیشتر اس کے چلیں ہم سوئے مکّہ از ایں

◆◆◆◆◆

''ب'' اور ''بھ'' کی اقسام

اصوات و اشکال کے لحاظ سے ''ب'' حرفِ صحیح ہے۔ اس کی بنیادی طور پر دو قسمیں ہیں مفرد اور مرکب۔ یہ مصمّتہ طویل مصوّتے کے ساتھ ساتھ مختصر مصوّتے کی حرکات اور تنوین و تشدید جیسی حرکات کے استعمال سے مختلف النوع اصوات میں تبدیل ہوتا ہے۔ اس باب کی ۲۶ نعتوں میں ''ب'' اور ''بھ'' کی اصوات کو ردیفی حرف کی صورت میں موزوں کیا گیا ہے:

۱۔ ب ساکن

۲۔ ب موقوف

۳۔ ب مشدّد

۴۔ ''ب'' الف معروف صوتِ کوتاہ

۵۔ ''ب'' الف معروف صوتِ طویل

۶۔ ''ب'' صوتِ واؤ معروف

۷۔ ''ب'' صوتِ واؤ مجہول

۸۔ ''ب'' صوتِ یائے معروف

۹۔ ''ب'' صوتِ یائے مجہول

۱۰۔ ''ب'' صوتِ ہائے مختفی

۱۱۔ ''ب'' صوتِ الفِ معروف انفی

۱۲۔ ''ب'' صوتِ واؤ معروف انفی

۱۳۔ ''ب'' صوتِ واؤ مجہول انفی

۱۴۔ ''ب'' صوتِ یائے معروف انفی

۱۵۔ ''ب'' صوتِ یائے مجہول انفی

۱۶۔ بھ ساکن

۱۷۔ بھ موقوف

۱۸۔ ''بھ'' الف معروف صوتِ کوتاہ

۱۹۔ ''بھ'' الف معروف صوتِ طویل

۲۰۔ ''بھ'' صوتِ واؤ معروف

۲۱۔ ''بھ'' صوتِ واؤ مجہول

۲۲۔ ''بھ'' صوتِ یائے معروف

۲۳۔ ''بھ'' صوتِ یائے مجہول

۲۴۔ ''بھ'' صوتِ یائے لین

۲۵۔ ''بھ'' صوتِ واؤ لین انفی

۲۶۔ ''بھ'' صوتِ یائے مجہول انفی

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(''ب'' ساکن)

کیفیت میں نعت کی ہوتا ہوں جَب
ہوتے ہیں احوال دل کے کیا عجب

ہے مدینے سے ہماری واپسی
اشکبار آنکھیں ہیں اور لرزاں ہیں لب

عیدِ میلاد النبی کا جشن ہے
سیلِ لطف و کیف میں ہیں غرق سب

یہ بھی ہے کیا رازِ محبوب و مُحِبّ
ہیں صفاتِ مصطفٰے اوصافِ رب

خواب ہیں محرومِ دیدارِ نبی
دیکھیے وہ مہرباں ہوتے ہیں کب

ہو زیارت اے خدا ان کی نصیب
آخرِ دم جب ہو میری جاں بلب

روکشِ فردوس اس کو کر دیا
ان کا ہے مرہون صحرائے عرب

سر اٹھاتا ہی نہیں قرطاس سے
ہے مرا کلکِ ثنا بھی باادب

طاہرؔ اُن کی حب میں ہے صدّیقیت
ہے اسی نسبت سے توقیرِ نسب

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(''ب''موقوف)

ہے عقائد کا بہتریں وہ نصاب
جس کا حبِّ نبی ہے پہلا باب

نعتیں قرطاس پر اترنے لگیں
پورے ہونے لگے ہیں میرے خواب

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(''ب''مشدّد)

ہے ازل ہی سے مرا آقا محِبّ
اہلِ دنیا اہلِ عقبیٰ کا محِبّ

وہ حقیقت میں ہے دنیا کا محِبّ
ہر کوئی سمجھے اسے اپنا محِبّ

اہلِ محشر پر یہ ہو گا آشکار
پوری امّت کا ہے وہ تنہا محِبّ

اپنے ہر اک امّتی کے واسطے
ہے وہ اچھا دوست اور سچا محِبّ

ہر کسی کا خیر جُو ہے مصطفےٰ
جن و انساں کا ہے وہ یکتا محِبّ

کون ہے اس کے سوا، کوئی نہیں
غمگسار امّت کا ، امّت کا مُحِبّ

ہو جو بخشش کے لیے بھی فکر مند
اور کوئی بھی نہیں ایسا مُحِبّ

حشر میں اے کاش فرمائیں حضور
ہے یہ طاہر نعت گو میرا مُحِبّ

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(''ب'' الفِ معروف صوتِ کوتاہ)

دلکشِ عشاق ہے جوں کَہرُ بَا
خاکِ شہرِ مصطفٰے صد مرحبَا
سونگھنے کو روز خوشبوئے رسول
صبح دم آئے یہاں بادِ صبا

◆◆◆◆◆

ﷺ

(''ب'' الفِ معروف صوتِ طویل)

ضبط کر آواز ہونٹوں میں دبا
بول کر ایمان اپنا مت گنوا

حکم ہے ''لاترفعوا اصواتکم''
یہ سبق آداب کا دل کو پڑھا

تیری رگ رگ پر ہے لازم احترام
سانس لینا بھی یہاں پر بھول جا

زائرِ شہرِ تمنّا ہوشیار!
دھڑکنوں کو درس حرمت کا سکھا

ہے نسب صدیقیت طاہر ترا
حبِ شہ میں جان و مال اپنا لُٹا

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(''ب'' صوتِ واؤ معروف)

دلوں کے غنچوں سے پھوٹتی ہے وفا کی خوشبُو
محبتِ شاہِ دوسرا کی عطا کی خوشبُو

حدِ ریاضت سے آگے بڑھنا کہاں ہے ممکن
کہ ہے کمالِ سخن سے آگے ثنا کی خوشبُو

بہار لائی ہے مژدہ طیبہ سے حاضری کا
رچا ہوئی ہے قرار افزا فضا کی خوشبُو

ہماری دنیا ہمارا دیں ہے نبی کی طاعت
اسی اطاعت میں ہے خدا کی رضا کی خوشبُو

جو شہرِ طیبہ سے سبز گنبد کو چھو کے آئی
ہے روح افزا و دلکشا اس ہوا کی خوشبُو

ہے کس بلندی پہ کعب و حسّان کا مقدّر
جو ان کو آقا نے ہے عطا کی ردا کی خوشبُو

ہوں کیوں نہ طاہرؔ دُرود خوانوں کے لب معطر
درود میں ہے حروفِ صلِّ علیٰ کی خوشبُو !

◆◆◆◆◆

صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم

قطعہ

(''ب'' صوتِ واوِ مجہول)

تخم عشقِ حضور دل میں بو!
نخلِ لطف و سرور دل میں بو!
آبیاری کر اس کی اشکوں سے
نکہتوں کا وفور دل میں بو!

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(''ب'' صوتِ یائے معروف)

لائقِ توصیف ہے ذاتِ نبی
کیوں نہ ہو لب پر مرے نعتِ نبی
صورتِ فکرِ سخن ، حرفِ ثنا
مل رہی ہے مجھ کو خیراتِ نبی

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(''ب'' صوتِ یائے مجہول)

ترے در پہ لائے دبے دبے
مرے لب ہلائے دبے دبے
ادب آشنا ہے یہ دل مرا
یہ مجھے ، رلائے دبے دبے

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(''ب'' صوتِ ہائے مختفی)

پاکستان سے ڈار اڑان ہے بھرنے کو اب طیبہ
طاہر ہم تیار ہیں حاضر ہونے کو اب طیبہ

اک دوجے کا زائر سارے خاص خیال ہیں رکھتے
خاص الخاص کی سنگت میں ہیں جانے کو اب طیبہ

طیبہ کی دھرتی کی خاطر خاص چنی پرواز
اس کے لیے تو ہمسایہ ہے ، کہنے کو ، اب طیبہ

گھر کے بندے ساتھ ہوں پھر تو فکر نہیں ہے کوئی
آل نبی ہیں رہتے آنے جانے کو اب طیبہ

رخصت کے اور استقبال کے وقت سبھی احباب
چشمِ زائر سے ہوتے ہیں تکنے کو اب طیبہ

شاعر کا ہے ویزہ اس کی میز پہ رکھا کاغذ
نعت میں لانے کو طیبہ ہے سوچنے کو اب طیبہ

بات بلاوے کی ہوتی ہے سچی بات ہے طاہر
آقا جس کو چاہیں کہ دیں آنے کو اب طیبہ

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(''ب'' صوتِ الفِ معروف انفی)

زمینِ فکر تھی مثلِ بیاباں
بنایا شاہ نے اس کو خیاباں
مٹائیں ظلمتیں انوارِ حق سے
دلوں کو کر دیا آقا نے تاباں

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(''ب'' صوتِ واؤ معروف انفی)

امّتِ مرحوم کا حالِ زَبُوں
نہ کہوں تجھ سے تو پھر کس سے کہوں
یا رسول اللہ اس پر ہو کرم
نام کو بھی اب نہیں حاصل سکوں

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(''ب''صوتِ واوٴ مجہول انفی)

بھیجوں پاک درود نبی پر لاکھوں اربوں کھربوں
عبداللہ اور آمنہ بی پر لاکھوں اربوں کھربوں
ازواجِ سرکار کو پہنچے دل سے مرا سلام
ان کی آلِ پاک سبھی پر لاکھوں اربوں کھربوں

◆◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(''ب''صوتِ یائے معروف انفی)

رکھی ہم نے خاکِ طیبہ پر جبیں
جو ہے نقشِ پائے آقا کی امیں
آسماں کو ہے ستارے بانٹتی
نورِ آقا سے فروزاں سر زمیں

◆◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قطعہ

(''ب''صوتِ یائے مجہول النفی)

درآتی ہیں مصرعے بن کر مدحت میں ترکیبیں
نعتیں کہنے کی دیتی ہیں نت نئی ترغیبیں
جینے کا ہے ڈھنگ سکھاتا آپ کا نوری اسوہ
سیرت پر سرکار کی طاہر قرباں صد تہذیبیں

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قطعہ

(بھ ساکن)

میری نظر میں دائم ہر نعت کار ہے شبھ
آیا جو لب پہ اس کے وہ شاہکار ہے شبھ
ہر وصف گر کے دل کو کرتا ہے جو فروزاں
طاہر شعاعِ مدحت کا تار تار ہے شبھ

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(''بھ'' موقوف)

جب سے وقفِ ثنا گری ہے جیبھ
سر بسر چاشنی ہوئی ہے جیبھ

پاسِ آداب کو بآبِ درود
بہر مدحت مری دھلی ہے جیبھ

اس میں بھر روشنائی جذبوں کی
کیوں قلم کی رکی رکی ہے جیبھ

ہو کے محوِ تلاوتِ قرآں
ان کی توصیف کر رہی ہے جیبھ

کیوں نہ افضل ہو سارے اعضا سے
آلۂ نعت جب بنی ہے جیبھ

مرحبا قیل و قالِ آقا سے
نسبتِ نور پا چکی ہے جیبھ

طاہرؔ اخلاقِ شاہِ والا سے
سارے آداب سیکھتی ہے جیبھ

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

رباعی

(''بھ'' الف معروف صوتِ کوتاہ)

ہو قبر میں گر برپا مدحت کی سبھا
پر نور ہو جائے گی مری گور گبھا
جب کام لحد میں آتی ہے مدحت
یہ صنف مجھے اور نہ کیوں جائے گی بھا

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(''بھ'' الف معروف صوتِ طویل)

اے حضوری کی تمنّا دل لبھا
پوری ہو گی کب مجھے اتنا بتا
شوق ہے دل میں کہ پیشِ مصطفٰے
میں سجاؤں نعت کاروں کی سبھا

◆◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(''بھ'' صوتِ واؤ معروف)

کیا کسی نے ان سا دیکھا ہے کبُھو
دیکھنا کیا ان سا سوچا ہے کبُھو
صورت و سیرت میں یکتا ہیں نبی
دہر نے پایا نہ ان سا ہے کبُھو

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قطعہ

(''بھ'' صوتِ واوِ مجہول)

نعت کار کو ہے پاٹھ بھو(ا)
حب شعار کو ہے پاٹھ بھو
سرزمینِ شہرِ مصطفٰے
زر نگار کو ہے پاٹھ بھو

◆◆◆◆◆

ا۔ وید پڑھنے کی جگہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قطعہ

(''بھ'' صوتِ یائے معروف)

التجا ہے حضور میری بھی
ہو شفاعت ضرور میری بھی
خوفِ عصیاں بہت ستاتا ہے
ہو مصیبت یہ دور میری بھی

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(''بھ'' صوتِ یائے مجہول)

عجیب ٹیس سی حسرت کی میرے دل میں چُبھے
کبھی جو ہجرِ مدینہ کا تیر دل میں کھبے
مراد و مدعا طیبہ ہے نعت کا میری
لبھائے جو مرے لفظوں کو وہ ہنر کو لبھے

◆◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(''بھ'' صوتِ یائے لین)

ہے یہی صاحبِ ایمان کی پہچاں کہ ہے نر بَھے
ہے یہی صاحبِ ایمان کا ایماں کہ ہے نر بَھے
سر کسی غیر کے آگے نہ جھکے اس کا کبھی
اس کی خودداری کے یہ خاص ہے شایاں کہ ہے نر بَھے

◆◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(''بھ'' صوتِ واوِ لین انفی)

غبارِ راہِ طیبہ سے سجی بَھوں
مری خورشید کی صورت ہوئی بَھوں

تصوّر میں لگا جب ملتزم سے
تو خود محرابِ کعبہ بن گئی بَھوں

مشرف لمسِ جنّت سے ہوئی یہ
تری دہلیز سے جب سے لگی بَھوں

لیے ہیں اس سے بوسے میں نے کیا کیا
خوشا دیوارِ کعبہ سے ملی بَھوں

خوشا مہکے ہیں خوشبوئے حرم سے
مرا ماتھا ، مری پلکیں ، مری بَھوں

ہوئی لمسِ حرم سے جب سے واقف
ہے اب تک وجد میں طاہرؔ مری بَھوں

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

رباعی

(''بھ'' صوتِ یائے مجہول انفی)

ہوں گی جب محفوظ نہ سچوں کی جیبھیں
ہو جاتی ہیں بند بڑوں کی جیبھیں
لیکن شہ کی آل نے دکھلایا ہے
رکتی ہیں تو بس جھوٹوں کی جیبھیں

◆◆◆◆◆

''پ'' اور ''پھ'' کی اقسام

صوتی وصوری لحاظ سے ''پ'' اور ''پھ'' حروفِ صحیح ہیں۔ان کی بنیادی طور پر دو قسمیں ہیں: مفرد اور مرکب۔اس حصے کی ۲۱ (اکیس) نعتوں میں ان کی اصوات سے تبدیل ہونے والی مختلف صورتوں کو ردیفی حروف کے طور پر موزوں کیا گیا ہے:

۱۔ پ ساکن

۲۔ پ موقوف

۳۔ ''پ'' الفِ معروف صوتِ کوتاہ

۴۔ ''پ'' الفِ معروف صوتِ طویل

۵۔ ''پ'' صوتِ واوَ معروف

۶۔ ''پ'' صوتِ واوَ معروف مشدّد

۷۔ ''پ'' صوتِ واوَ مجہول

۸۔ ''پ'' صوتِ واوَ لین

۹۔ ''پ'' صوتِ یائے معروف

۱۰۔ ''پ'' صوتِ یائے مجہول

۱۱۔ ''پ'' صوتِ یائے لین

۱۲۔ ''پ'' صوتِ الف معروف انفی

۱۳۔ ''پ'' صوتِ واوَ معروف انفی

۱۴۔ ''پ'' صوتِ یائے معروف انفی

۱۵۔ ''پ'' صوتِ یائے مجہول انفی

۱۶۔ ''پھ'' ساکن

۱۷۔ ''بھ'' موقوف

۱۸۔ ''پھ'' صوتِ الف معروف

۱۹۔ ''پھ'' صوتِ یائے معروف

۲۰۔ ''پھ'' صوتِ الفِ معروف انفی

۲۱۔ ''پھ'' صوتِ واوَ معروف انفی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(''پ'' ساکن)

بہرِ آداب ہے کلام میں چپ
میں تحیُّر کے ہوں مقام میں چپ

جھک گئی ہے جبیں سلامی کو
ہونٹ لیکن ہیں احترام میں چپ

فرشِ باب السلام سے لے کر
تا مواجہ لگی خرام میں چپ

دل تو دل تھا صریرِ خامہ بھی
ہو گیا ان کے احترام میں چپ

نعت میں بات ان سے ہوتی ہے
رہتے گرچہ ہیں ہم عوام میں چپ

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(''پ''موقوف)

مصطفےٰ صلِ علیٰ ہیں سیّدہ زہرا کے باپ
ہیں شفیعِ حشر حضرت شافعہ زہرا کے باپ

نازِ فرش وعرش وکرسی ، صاحبِ معراج ہیں
افتخارِ حوّا ، رشکِ آسیہ زہرا کے باپ

خُلق میں قرآں کی ہیں تجسیم ، مبدا دین کے
صادقہ ، مخدومہ ، نجیبہ ، فاطمہ زہرا کے باپ

ہیں امینِ مکہ و طیبہ شہِ کون و مکاں
قبلہء تطہیر و کوثر ، طیّبہ زہرا کے باپ

کرنے والے ہیں دلوں کو تزکیے سے نور نور
کوکبِ دُری ، زکیّہ طاہرہ زہرا کے باپ

آپ تفسیرِ حسیں ہیں احسنِ تقویم کی
عالمہ ، ام الائمہ ، صالحہ زہرا کے باپ

ہیں قریشی ، ہاشمی ، رحمت لقب ، خیرالوریٰ
امِ سبطینِ نبی ، خیرالنسا زہرا کے باپ

محرمِ اسرارِ کُن ہیں جلوۂ نورِ ازل
نوریہ ، ولیہ ، سلیمہ ، ساجدہ زہرا کے باپ

محسنِ انسانیت ہیں وجہِ تخلیقِ جہاں
اے خوشا طاہر صبیحہ ، سعدیہ زہرا کے باپ

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قطعہ

(''پ'' الفِ معروف صوتِ کوتاہ)

کیا حسیں رہنما ہے نقشِ پا
نور کا اک دیا ہے نقشِ پا
آگہی آپ کے قدم چومے
منزلوں کا پتا ہے نقشِ پا

◆◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قطعہ

(''پ'' الفِ معروف صوتِ طویل)

خود چھپا جب عیب نہ پایا چھپا
میرا عصیاں نے دیا جب سر جھکا
آپ کی چشمِ کرم نے دیکھ کر
خاکِ ذلّت سے لیا مجھ کو اٹھا

◆◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(''پ'' صوتِ واؤ معروف)

آپ کی نسل چلی بیٹی سے
آپ نہیں مردوں کے باپُو
آپ کی حرمت پر شیدا تھے
میری مادر ، میرے باپُو

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(''پ'' صوتِ واؤ معروف مشدّد)

کشتیِ فن کی نعت ہے چپُّو
صوتِ مدحت کی بات ہے چپُّو

کیا کہوں زیست کے سمندر میں
آگہی کا ثبات ہے چپُّو

اس طرح نعت میرے دل میں ہے
جیسے کشتی کے ساتھ ہے چپُّو

طیبہ والا مرا کھویّا ہے
واقفِ واردات ہے چپُّو

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(’’پ‘‘ صوتِ واوٗ مجہول)

شہرِ طیبہ کا راستہ ماپو
ان کے روضے کا فاصلہ ماپو
راستے فاصلے ہیں کیوں مانع
ان کی ہستی سے رابطہ ماپو

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(’’پ‘‘ صوتِ واوٗ لین)

کیا ضیاؤں سے پھوٹتی ہے پَو
کیا شعاؤں سے پھوٹتی ہے پَو
ان کی ہستی ہے مصدرِ انوار
ان کے پاؤں سے پھوٹتی ہے پَو

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

("پ" صوتِ یائے معروف)

شہرِ سرکار کا تو پانی پی
بھول جائے گا آبِ زمزم بھی
آبِ کوثر کے ہیں مزے اس میں
پیاس محشر کی اس سے ہے بجھتی

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

("پ" صوتِ یائے مجہول)

وزن لفظوں کے سر بہ سر ناپے
رستے صد بار طیبہ کے ماپے
حب خیالات میں مزیّن کی
پھر دواوین نعت کے چھاپے

◆◆◆◆◆

ﷺ

قطعہ

(''پ''صوتِ یائے لین)

غم سہے دوریوں کے پَے در پَے
کتنی مجبوریوں کے پَے در پَے
دیجے للہ اپنے طاہر کو
حکم منظوریوں کے پَے در پَے

◆◆◆◆◆

ﷺ

قطعہ

(''پ''صوتِ الف معروف انفی)

میری فردِ عمل پہ ہے چسپاں
میں ہوں اپنے نبی کا مدحت خواں
بالیقیں نعتِ شاہ کے الفاظ
ہوں گے شافع مرے سرِ میزاں

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(''پ'' صوتِ واؤ معروف انفی)

کب تلک ہجرِ طیبہ میں تڑپُوں
حاضری کے لیے دعا گو ہوں
عرض دل کی حضور سن لیجے
کب تلک دشت ہجر کے ماپُوں

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(''پ'' صوتِ یائے معروف انفی)

سانسیں حبِ حضور کو سونپیں
دھڑکنیں ان کے نور کو سونپیں
سوچیں مجھ کو ملیں جو سیرت سے
ہم نے اپنے شعور کو سونپیں

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قطعہ

(''پ'' صوتِ یائے مجہول انفی)

سر تا پا ہم خوف سے کانپیں
اپنے کس کس عیب کو ڈھانپیں
سامنے آقا کی ہے چوکھٹ
آنسو چھلکیں دھک دھک ہانپیں

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(پھ ساکن)

رحمت کے بادل کی پھ
زمزم بن کے برسی پھ

حکمِ کن کی آئی پھ
ان کے کرم کی پھیلی پھ

چوم کے گنبدِ خضریٰ کو
بادِ صبا کی مہکی پھ

تیرہ بختی میری چھٹی
آئی جو ان کے لطف کی پھ

فردِ عمل کی کالک کو
دھوئے حبِّ شہ کی پھ

سورج کو شرماتی ہے
ان کے رخ کی نوری پلبھ

بزمِ صحابہ میں ان کے
حسن کی ہوتی دیدنی پلبھ

طاہرؔ نعت پہ آج کی رات
ہم نے نیند کی واری پلبھ

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(پھ موقوف)

ہرگز کام نہیں ہے آتی کاریگری یا چرپھ (۱)
دنیا داری کو ہے بھاتی کاریگری یا چرپھ
ان کی عطا سے ہر زائر کو اذنِ حضوری ملتا ہے
کاریگر کی ہے رہ جاتی کاریگری یا چرپھ

۱۔ چالاکی

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(''پھ'' صوتِ الفِ معروف)

اسطوانہ سے ڈال کر 'جپھا' (۱)
رب سے مانگی گناہوں کی توبہ
نام تھا توبہ اسطوانہ کا
منبرِ شہ کا جو کہ ہے چوتھا

۱۔ بغلگیر ہونا

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قطعہ

(''پھ'' صوتِ یائے معروف)

دینِ اسلام سے مشرّف تھیں
آپ صفیہ حضور کی پھوپھی
احترام آپ کا مقدّم ہے
کیوں کہ ہوتی ہے باپ سی پھوپھی

◆◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قطعہ

(''پھ'' صوتِ الفِ معروف انفی)

دل میں حب کی جوت جگے تو مٹ جاتی ہے پھوں پھاں
اس ہستی کو دھیان لگے تو مٹ جاتی ہے پھوں پھاں
بردے آقا کے رکھتے ہیں عجز کی وافر دولت
من کے ڈھول پہ لگیں ڈگے تو مٹ جاتی ہے پھوں پھاں

◆◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(''پھ'' صوتِ واؤ معروف انفی)

غلط ہے جہاں میں ہماری اکڑ پھوں
نہ ہرگز رہے گی یہ جاری اکڑ پھوں

ہے طیبہ میں درکار بس دولتِ دل
وہاں سب عبث ہے ہماری اکڑ پھوں

◆◆◆◆◆

''ت''اور''تھ'' کی اقسام

اصوات واشکال کے لحاظ سے''ت''اور''تھ'' حروفِ صحیح ہیں۔ان کی ساکن،موقوف، متحرّک صورتوں کے علاوہ مرکب عربی''ۃ'' کی صورتیں بھی ہیں۔یہ مصمّتے طویل مصوّتے کے ساتھ ساتھ مختصر مصوّتے کی حرکات اورتنوین وتشدید جیسی حرکات کے استعمال سے مختلف النوع اصوات میں تبدیل ہوتے ہیں اور مختلف النوع شکلیں اختیار کرتے ہیں۔اردو میں عام طور پر تنوین کے استعمال کے لیے متعلقہ حرف کے آگے الف بڑھا کر اسے منوّن کیا جاتا ہے لیکن اس اصول یا روایت کا اطلاق عربی حروف پر نہیں ہوتا۔اس حصے میں تائے مدوّر''ۃ''،تائے مدوّر منوّن اورتائے نیم مدوّر منوّن کو بھی بطور ردیفی حروف شامل کیا گیا ہے اور مجموعی طور پر ۲۶ ردیفی صورتوں کو ردیفی حروف کے طور پر متعارف کرایا گیا ہے:

۱۔ ت ساکن

۲۔ ت موقوف

۳۔ ''ت''الفِ معروف صوتِ کوتاہ

۴۔ ''ت''الفِ معروف صوتِ طویل

۵۔ ''ت''صوتِ واؤ معروف

۶۔ ''ت''صوتِ واؤ مجہول مشدّد

۷۔ ''ت''صوتِ یائے معروف

۸۔ ''ت''صوتِ یائے مجہول

۹۔ ''ت'' صوتِ الفِ معروف انفی

۱۰۔ ''ت'' صوتِ واؤ معروف انفی

۱۱۔ ''ت'' صوتِ واؤ مجہول انفی

۱۲۔ ''ت'' صوتِ یائے معروف انفی

۱۳۔ ''ت'' صوتِ یائے مجہول انفی

۱۴۔ ''ت'' ہائے مختفی نیم مدوّر

۱۵۔ ''ۃ'' مدوّر عربی

۱۶۔ ''ۃ'' مدوّر عربی منوّن

۱۷۔ ''ۃ'' نیم مدوّر عربی منوّن

۱۸۔ ''تھ'' ساکن

۱۹۔ ''تھ'' موقوف

۲۰۔ ''تھ'' صوتِ الف معروف

۲۱۔ ''تھ'' صوتِ واؤ مجہول

۲۲۔ ''تھ'' صوتِ یائے معروف

۲۳۔ ''تھ'' صوتِ یائے مجہول

۲۴۔ ''تھ'' صوتِ یائے معروف انفی

۲۵۔ ''تھ'' صوتِ یائے معروف انفی

۲۶۔ ''تھ'' صوتِ یائے مجہول انفی

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(''ت'' ساکن)

دل پر مرے فلکوں نہ زمینوں کی حکومت
ہے سات سو چھپن ہی مہینوں کی حکومت

صف بستہ ملائک ہیں کھڑے سامنے ان کے
ہے چاروں طرف کعبہ نشینوں کی حکومت

کچھ اور نکھر آئے ثنا شاہ کی ، جن سے
ہے نعت میں ان تازہ زمینوں کی حکومت

ہونے کو فلسطین ہے آزاد ستم سے
مٹ جائے گی اک دن یہ لعینوں کی حکومت

از روزِ ازل ان کے غلاموں کے دلوں پر
ہے پنجتنی تخت نشینوں کی حکومت

ہے مولا علی آپ کا دربار کہ جس سے
ملتی ہے ولایت کے خزینوں کی حکومت

الفت رہے اصحاب کی یوں اپنے دلوں میں
پانی پہ ہے جس طور سفینوں کی حکومت

شیخین کے ہالے میں مہِ کون و مکاں سے
تابندہ رخوں ، خندہ جبینوں کی حکومت

ترتیب و تسلسل سے ہی دیں کے سرِ آغاز
روشن رہی تاریخ میں تینوں کی حکومت

طاہرؔ مرے سانسوں سے حدِ ارض و سما تک
ہے گنبدِ خضریٰ کے مکینوں کی حکومت

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(''ت'' موقوف)

ایسے ہے راس آیا مجھے کاروبارِ نعت
رکھتا ہوں خود کو ہر گھڑی مصروفِ کارِ نعت

میں آپ با وقار ہوا ان کی نعت سے
بڑھنا تھا مجھ سے گنگ سے کیسا وقارِ نعت

یارانِ اہلِ نعت کا جذب و خلوص ہے
حاصل ہے میرے شہر کو جو افتخارِ نعت

رکھتا ہوں منسلک میں اسے رب کی ذات سے
بنیاد میری حمد کی ہے بر مدارِ نعت

اس سے نپٹ کے آگے بڑھوں گا میں ایک دن
ہے موجزن جو حمد کا دریا کنارِ نعت

پائی فضیلت ایسی مرے شہرِ نعت نے
ایک ایک شخص شہر کا ہے تاجدارِ نعت

گھر گھر میں ہو رہی ہیں بپا اس کی مجلسیں
آئی ہوئی ہے شہر میں ایسے بہارِ نعت

ہر شعر ہے حضورؐ کی ہستی سے منسلک
ہر شعر لگ رہا ہے مجھے شاہکارِ نعت

جب سے ہوا ہوں نعت کی لذّت سے آشنا
پھل پھول سے لدی ہے مری شاخسارِ نعت

وہ ذوق وہ قرینہ مجھے اب ہوا عطا
تھی جس کی منتظر مری چشمِ شعارِ نعت

ہو کر مدینہ رو جو پڑھوں طاہر اپنی نعت
دیتا ہے داد مجھ کو مرا شہر یارِ نعت

◆◆◆◆◆

ﷺ

(''ت'' الفِ معروف صوتِ کوتاہ)

روتا ہوں کہ رونے کا سلیقہ نہیں آتا
آقا کو منانے کا قرینہ نہیں آتا

مدّت سے حضوری کی اجازت نہیں آئی
خوابوں میں بھی اب ہائے مدینہ نہیں آتا

جو حلقۂ تقدیسِ محبّت سے ہے باہر
مرنا نہیں آتا اسے جینا نہیں آتا

مائل بہ عطا آپ کی ہستی ہے ہمہ دم
ہم کو ہی گدائی کا طریقہ نہیں آتا

خود داری ہے حبِّ شہِ کونین نے بخشی
غیروں کا مرے لب پہ قصیدہ نہیں آتا

تھا معتکفِ مسجدِ سرکار مَیں جس میں
کیوں بخت میں اس جیسا مہینہ نہیں آتا

مقبولِ خدا تیری دعا کیوں نہ ہو طاہرؔ
کیا تجھ کو درودوں کا وظیفہ نہیں آتا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قطعہ

(''ت''الفِ معروف صوتِ طویل)

شہرِ طیبہ کے مجھے زائر! بتا
کیسے ہوتے ہیں وہاں حاضر بتا
کس طرح پاتے ہیں اذنِ حاضری
اے ریاضِ جنّۃ کے سائر بتا

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قطعہ

(''ت''صوتِ واوٗ معروف)

زندگی راستہ ہے منزل تُو
میری سب نیکیوں کا حاصل تُو
میرا ایمان ہو شہِ طیبہ
میری تنہائی میری محفل تُو

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(”ت“ صوتِ واوٗ مجہول)

حضوری کی خبر آئے کبھی تو
مقدر میں سحر آئے کبھی تو

کبھی تو آپؐ کے قدموں میں پہنچوں
کوئی صورت نظر آئے کبھی تو

انھیں آئینہ کہتے ہیں خدا کا
نظر وہ دیدہ ور آئے کبھی تو

ہوا جب سبز گنبد چھو کے پلٹے
مری سانسوں میں در آئے کبھی تو

کسی شب رویتِ سرکارؐ پاؤں
مری قسمت نکھر آئے کبھی تو

جو مدحت داد پائے مصطفیٰؐ سے
مرے دل میں اتر آئے کبھی تو

تمنّا ہے کہ میری کاسہ دستی
مواجہ پر نظر آئے کبھی تو

پھرے سر پر مرے وہ دستِ شفقت
یوں میری چشم بھر آئے کبھی تو

جبیں بوسہ زنِ پائے نبیؐ ہو
مری امید بر آئے کبھی تو

مرے نخلِ محبت پر بھی طاہرؔ
عطاؤں کا ثمر آئے کبھی تو

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(''ت''صوتِ واؤ مجہول مشدّد)

شاخ سے ٹوٹنے والے پتّو
رستہ سبزے والا ڈھونڈو
پودوں کی خوراک بنو تم
اس کے ریشوں میں جاں ڈالو
ہے یہ سیرتِ شہ کا پہلو
خدمتِ خلقِ خدا مت بھولو

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(''ت''صوتِ یائے معروف)

شہرِ طیبہ سے ہے ہوا آتی
نکہتِ لطفِ آقا ہے لاتی
نخلِ امیّد ہوتا ہے سرسبز
ان کی رحمت کی ہے گھٹا چھاتی

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(''ت''صوتِ یائے مجہول)

دعاؤں میں حروفِ مستجاب اب کیوں نہیں آتے
حرم کے، منتظر آنکھوں میں خواب اب کیوں نہیں آتے

کبھی جن سے عبادت میں تھی سرشاری مرے مولا
جو جذبے تھے سراپا انتخاب اب کیوں نہیں آتے

وہ لمحے جن سے امّت کے لہو میں چاند روشن تھے
وہ لے کے زندگی کی آب و تاب اب کیوں نہیں آتے

مجاہد لوٹتے ہیں گھر کو کیوں افسردہ افسردہ
مصافِ زندگی سے کامیاب اب کیوں نہیں آتے

ہمارا خوں نہیں کیوں کھولتا اب طبلِ دشمن پر
لہو میں موجہ ہائے اضطراب اب کیوں نہیں آتے

احد کے تذکرے ملتے نہیں اب کیوں کتابوں میں
نصابوں میں عزیمت کے وہ باب اب کیوں نہیں آتے

تھی ملّت جن سے زندہ اور تھی کشور کشا امّت
ہمارے خوابوں میں وہ انقلاب اب کیوں نہیں آتے

ہوں طاہرؔ میں اداس اب نعت فرماؤں کے حلقے میں
نظر تائب سے وہ عزّت مآب اب کیوں نہیں آتے

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قطعہ

(''ت'' صوتِ الفِ معروف انفی)

مہکے زمیں پر گلستاں
اترا زمیں پر آسماں
جب آپ آئے دہر میں
عالم بنا باغِ جناں

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قطعہ

(''ت''صوتِ واؤمعروف النفی)

لفظوں کو میں کیسے برتُوں؟
کیسے تولوں کیسے بولوں؟
نعت میں ان کی حیثیت کو
کیسے دیکھوں ، کیسے پرکھوں؟

❖❖❖❖❖

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قطعہ

(''ت''صوتِ واؤمجہول النفی)

مواجہ پر دعائیں کیں دبے دانتوں
حضورِ شہ صدائیں کیں دبے دانتوں
ادب ملحوظِ خاطر تھا میں کیا کرتا
نبی سے التجائیں کیں دبے دانتوں

❖❖❖❖❖

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(''ت'' صوتِ یائے معروف انفی)

یادیں طیبہ کی دل میں ہیں رہتیِں
وہ مری دھڑکنوں میں ہیں بستیِں
ممکنہ حاضری کی صورت گر
اکثر اوقات ہیں یہ بن جاتیِں

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(''ت'' صوتِ یائے مجہول انفی)

ہوتی رحمت کی ہیں جو برساتیں
ان کے صدقے ہیں اس کی بہتاتیں
عجوہ ، مبروم ، سکری ، سقلاوی
شہرِ طیبہ کی ہیں یہ سوغاتیں

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(''ت'' ہائے مختفی نیم مدوّر)

مضامین پائیں شگفتہ شگفتہ
کہیں جب ثنائیں شگفتہ شگفتہ

شگفتہ شگفتہ ہے ماحولِ طیبہ
معطر فضائیں شگفتہ شگفتہ

سرور و سکوں جان و دل کو ہیں دیتی
وہاں کی ہوائیں شگفتہ شگفتہ

ہیں مقبول ہوتی مواجہ کے آگے
کریں جو دعائیں شگفتہ شگفتہ

ہے خوش بخت ماں باپ کی جس نے پائیں
مخیّر دعائیں شگفتہ شگفتہ

سلام ان کو بھیجیں درود ان کو بھیجیں
محبت نبھائیں شگفتہ شگفتہ

قصیدہ نگارانِ شہ کو بلائیں
محافل سجائیں شگفتہ شگفتہ

جو لائیں مدینے سے مبروم و عجوہ
وہ کھائیں کھلائیں شگفتہ شگفتہ

تقاضا ہے حبِ نبی کا یہ طاہرؔ
نبھائیں وفائیں شگفتہ شگفتہ

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(''ۃ'' مدوّر عربی)

دینِ حق کا رکنِ اعظم ہے زکوٰۃ
حکمِ خلاّقِ دو عالم ہے زکوٰۃ

بخل و خود غرضی کی خاتم بے شبہ
زر سے کرتی رغبتیں کم ہے زکوٰۃ

اس کی نسبت عہدِ شاہِ دیں سے ہے
مستحق پاتا جو پیہم ہے زکوٰۃ

جو ملیں آقا کے صدقے نعمتیں
ان میں کرتی برکتیں ضم ہے زکوٰۃ

ہے یتیموں ، بے کسوں کی چارہ گر
مفلسوں کو رکھتی خرّم ہے زکوٰۃ

ہے محبت کے لیے وجہِ نمو
نفرتوں کو کرتی مدھم ہے زکوٰۃ

داد دیتا ہے نبی کے دین کو
جس کی طاہرؔ بنتی ہمدم ہے زکوٰۃ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قطعہ

(''ۃ'' مدوّر عربی منوّن)

لبوں پہ ان کی نعت ہے ارادۃً
خرد بھی دل کے ساتھ ہے ارادۃً
ظہور سارا نسبتِ نبی سے ہے
نبی کی شش جہات ہے ارادۃً

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قطعہ

(''ۃ'' نیم مدوّر عربی منوّن)

پائے لمحے حاضری کے دفعتہً
اشک چشمِ تر سے چھلکے دفعتہً
دل کے کہنے پر میں چھوتا جالیاں
پر ادب نے ہاتھ روکے دفعتہً

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(''تھ'' ساکن)

یہی سچ ہے حبِ نبی ہے پرارتھ(۱)
ہر اک اہلِ ایمان کی ہے پرارتھ
رہے ''ینفع النّاس'' ہر دم نظر میں
یہی ہے یہی ہے یہی ہے پرارتھ

◆◆◆◆◆

۱۔ نفع

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(''تھ'' موقوف)

ہے باغ باغ دل مرا ان کی ثنا کے ساتھ
جیسے ہوں گُل بہار بداماں صبا کے ساتھ

شیخین کے نصیب پہ ہوں جان و دل نثار
پائی جگہ ہے تربتِ خیرالوریٰ کے ساتھ

زیرِ لوائے حمد ہیں مدحت گراں خوشا
اجرِ جذیلِ مدحِ شہِ انبیا کے ساتھ

سوؤں تو ہو درود مرے زیبِ لب سدا
جاگوں تو تر زبان ہو صلِّ علیٰ کے ساتھ

ہم سے گناہ گار بھی جنت میں واعظا!
جائیں گے لطفِ شافع روزِ جزا کے ساتھ

ہے شان عاشقانِ پیمبر کی دیدنی
جیتے انا کے ساتھ ہیں مرتے انا کے ساتھ

طاہر ثنا سراؤں کی قبریں بھی مرحبا
چمکیں گی خوب جلوۂ شمعِ ثنا کے ساتھ

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

("تھ" صوتِ الف معروف)

کل رات گئے ثنا میں گم تھا
خاموش فضا میں تنہا تنہا

ہر سمت سکوں فزا تھا ماحول
مضمون عجیب دل میں اترا

ہے نام نبی کا جس سخن میں
قرطاس پہ نور بن کے پھیلا

یہ نام ہے مرسلیں میں ممتاز
یہ نام ہے انبیا میں یکتا

ہے ذات نبی کی سب سے افضل
ہے بات نبی کی سب سے اعلیٰ

تفصیل یقین کی یہی ہے
ایماں کا یہی ہے بس خلاصہ

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

رباعی

(''تھ'' صوتِ الف معروف)

اصحاب کا تھا معمول اور مقصد تھا
کہ عشق انھیں آقا سے بے حد تھا
ہر وقت نظر میں ان کی آقا تھے
تسکین کا حاصل بس وہ اجود تھا

◆◆◆◆◆

ﷺ

قطعہ

("تھ" صوتِ واوِ مجہول)

بنٹو بولی بولنے والی سوتھو(۱)
دیں کیا ان تک بھی پہنچا ہے سوچو
فرض ہے یہ بھی ہر اک اہلِ دیں کا
دیں کی دعوت سب تک لے کر پہنچو

۱۔ایک قوم جس کی آبادی ۵ لاکھ ہے

◆◆◆◆◆

ﷺ

رباعی

("تھ" صوتِ یائے معروف)

اصحابِ سرکار کی کیا قسمت تھی
جن کو حاصل آقا کی صحبت تھی
چہرۂ آقا قرآں جیسا تھا
قرآں کو پڑھنا ان کی عادت تھی

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رباعی

(''تھ'' صوتِ یائے مجہول)

سرکار کے دیدار سے باثروت تھے
اصحاب شہِ دین کے خوش قسمت تھے
دنیا کا تھا غم کوئی نہ خَوفِ محشر
تھا بخت کہ وہ حاملِینِ قربت تھے

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قطعہ

(''تھ'' صوتِ یائے معروف انفی)

درِ نبی پہ جو گزریں وہ کیسی گھڑیاں تھیں
فَضائے خلدِ تمنّا سے آشنائیاں تھیں
تھے مہر و ماہ خجل ان کا سامنا کرتے
مدینہ پاک کی طاہر وہ نوری گلیاں تھیں

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(''تھ'' صوتِ یائے مجہول انفی)

ممکنہ ہیں جس قدر پرمارتھیں(۱)
شاہ کی ہیں سر بہ سر پرمارتھیں

مہر و لطف و حلم و ایثار و وفا
ان کی ہیں پیغام بر پرمارتھیں

◆◆◆◆◆

۱۔ نیکی کا کام

ٹ اور ٹھ

اصوات و اشکال کے لحاظ سے ''ٹ'' اور ''ٹھ'' حروفِ صحیح ہیں۔ ان حروف کی ۳۲ ساکن، موقوف، مشدّد اور متحرّک صورتوں کو ردیفی حروف کے طور پر استعمال کیا گیا ہے:

۱۔ ''ٹ'' ساکن
۲۔ ''ٹ'' موقوف
۳۔ ''ٹ'' الفِ معروف صوتِ کوتاہ
۴۔ ''ٹ'' الفِ معروف صوتِ طویل
۵۔ ''ٹ'' صوتِ واؤ معروف
۶۔ ''ٹ'' صوتِ واؤ مجہول
۷۔ ''ٹ'' صوتِ یائے معروف
۸۔ ''ٹ'' یائے معروف مشدّد
۹۔ ''ٹ'' صوتِ یائے مجہول
۱۰۔ ''ٹ'' صوتِ یائے مجہول مشدّد
۱۱۔ ''ٹ'' صوتِ واؤ معروف انفی
۱۲۔ ''ٹ'' صوتِ واؤ مجہول انفی
۱۳۔ ''ٹ'' صوتِ یائے معروف انفی
۱۴۔ ''ٹ'' صوتِ یائے مجہول انفی

۱۵۔ ''ٹ''صوتِ ہائے مختفی

۱۶۔ ''ٹھ''ساکن

۱۷۔ ''ٹھ''موقوف

۱۸۔ ''ٹھ''الف معروف صوتِ کوتاہ

۱۹۔ ''ٹھ''الف معروف صوتِ طویل

۲۰۔ ''ٹھ''الف معروف صوتِ مشدّ د

۲۱۔ ''ٹھ''صوتِ واوَ مجہول

۲۲۔ ''ٹھ''صوتِ واوَ مجہول مشدّ د

۲۳۔ ''ٹھ''یائے معروف

۲۴۔ ''ٹھ''یائے معروف صوتِ مشدّ د

۲۵۔ ''ٹھ''صوتِ یائے مجہول

۲۶۔ ''ٹھ''یائے مجہول صوتِ مشدّ د

۲۷۔ ''ٹھ''واوَ مجہول صوتِ انفی

۲۸۔ ''ٹھ''واوَ مجہول صوتِ انفی مشدّ د

۲۹۔ ''ٹھ''یائے معروف صوتِ انفی

۳۰۔ ''ٹھ''یائے معروف صوتِ انفی مشدّ د

۳۱۔ ''ٹھ''یائے مجہول صوتِ انفی

۳۲۔ ''ٹھ''یائے مجہول صوتِ انفی مشدّ د

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

("ٹ" ساکن)

خلدِ مدینہ کے زائر کی چاپ ہے چپ خاموش آہٹ
ان کی چوکھٹ پر حاضر کی چاپ ہے چپ خاموش آہٹ

قُربِ روضہ و گنبدِ خضریٰ ، دیواروں میناروں میں
بسنے والے ہر طائر کی چاپ ہے چپ خاموش آہٹ

پاک سنہری جالی ، مواجہ کے پُر نور مناظر کے
صاحبِ قسمت ہر ناظر کی چاپ ہے چپ خاموش آہٹ

اُن کے لمسِ پائے مقدّس سے طیبہ فردوس بنا
جنّتِ ارضی کے سائر کی چاپ ہے چپ خاموش آہٹ

بہرِ سلامِ سرورِ دیں جو نوری ہزاروں آتے ہیں
نورِ پیمبر کے باصر کی چاپ ہے چپ خاموش آہٹ

قرب و جوارِ بَیتُ المَقدِس کے مقہوروں کی ہو مدد
چارہ گری سے ہر قاصر کی چاپ ہے چپ خاموش آہٹ

دل کی دھڑکن، سانس کی لے خاموش ہے ان کے مواجہ پر
سرورِ عالم کے شاعر کی چاپ ہے چپ خاموش آہٹ

گنبدِ خضریٰ کے سائے میں نعت پیمبر لکھتے ہوئے
حاملِ عشق و ادب طاہرؔ کی چاپ ہے چپ خاموش آہٹ

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(''ٹ'' موقوف)

کہنی ہے نعت عہد یہ دل سے ہوا اٹوٹ
طاہر اگرچہ سانس کی ڈوری بھی جائے ٹوٹ
مدحت درودِ پاک کی صورت میں کر کے پیش
جائیں محاسبے سے بروزِ حساب چھوٹ

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(''ٹ'' الفِ معروف صوتِ کوتاہ)

کیا بتاؤں کہ مدینے سے میں کیسے پلٹا
جاں سے پلٹا ہوں وہاں سے نہ میں دل سے پلٹا
ان کی چوکھٹ سے تو اٹھنا تھا جہاں سے اٹھنا
جیسے دنیا سے ہو پلٹا کوئی ایسے پلٹا

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قطعہ

(''ٹ'' الفِ معروف صوتِ طویل)

تو مری آنکھوں سے یہ ظلمات کے پردے ہٹا
ہے دبیز و تیرہ ایسی رات کے پردے ہٹا

خاکِ طیبہ کو سجا میرے دلِ ویراں میں اور
میری مشکل صورتِ حالات کے پردے ہٹا

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(''ٹ'' صوتِ واؤ معروف)

جو تھا لوگوں کی نظروں میں نکھٹو
کیا کارِ ثنا نے اس کو کھٹو

کرم کر یوں میں آیا پاس تیرے
گناہوں کا لیے کاندھے پہ گٹّو

کیے جاتا ہے یہ طیبہ کی گردان
بجا ہے گر اسے کہیے گا لٹّو

غزل جس کو مقدّم ہے ثنا سے
ہے طاہرؔ ایسا شاعر چیڑ غٹو

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(''ٹ'' صوتِ واوٗ مجہول)

نظر سے نوری نظّارے لپیٹو
بہارِ گنبدِ خضریٰ سمیٹو
میں تم کو چومنے آؤں گا اک دن
دیارِ پاک کے نورانی گیٹو
اٹھو پڑھتے ہوئے صلِّ علیٰ تم
ثنا کرتے ہوئے بستر پہ لیٹو

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(''ٹ'' صوتِ یائے معروف)

تارِ امّیدِ حضوری نہیں ہر گز ٹوٹی
عادتِ حسنِ تمنا نہیں اپنی چھوٹی
ہو گی جنّت کی نعم سے بھی وہ پاکیزہ تر
اہلِ طیبہ کی جو ہم کھائیں گے روٹی جوٹھی

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(''ٹ'' یائے معروف مشدّد)

کیا بتاؤں کہ مدینے کی ہے کیسی مٹّی
چشمِ عاشق میں ہے وہ عرش کے جیسی مٹّی
اس کے ذرّوں میں یواقیت و جواہر ہی نہیں
روکشِ خلدِ تمنّا ہے اویسی مٹّی

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(''ٹ'' صوتِ یائے مجہول)

دوریِ خلدِ مدینہ کی جفائیں کاٹے
کشتۂ رنجِ جہاں کتنی سزائیں کاٹے
بخشیے اذنِ حضوری مرے آقا مجھ کو
ہجر کا مارا کہاں تک یہ بلائیں کاٹے

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(''ٹ'' صوتِ یائے مجہول مشدّد)

عشقِ احمد کے جو گردن میں ہیں ڈالے پٹّے
حق سے انعام ہوئے ہیں یہ نرالے پٹّے
نسل در نسل یہ اعزاز ہے پایا ہم نے
ہوں گے محشر میں بھی یہ دیکھنے والے پٹّے

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(''ٹ'' صوتِ واؤ معروف انفی)

کیسے دن دوری کے کاٹوں
ہے یہ الجھن کیسے کاٹوں
عمر تریسٹھ کے عرصے کو
آقا پاس تمھارے کاٹوں

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(''ٹ'' صوتِ واؤ مجہول انفی)

پاس تمھارے بیٹھوں گھنٹوں
روز دعائیں مانگوں گھنٹوں
آوے گا کب مجھے بلاوا
تنہائی میں سوچوں گھنٹوں

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(''ٹ'' صوتِ یائے معروف انفی)

دنیا داری کی سب طاہر
آسیں اور امیدیں ٹوٹیں
شکرِ مولا شہ کی حب میں
دنیا کی سب فکریں چھوٹیں

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قطعہ

("ٹ" صوتِ یائے مجہول انفی)

سانسوں کے بندھن نہ ٹوٹیں
جب تک ان کے پاس نہ پہنچیں
آخری ایک دعا ہے مولا
آخری لمحے ان کو دیکھیں

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رباعی

("ٹ" صوتِ ہائے مختفی)

ان کی مدحت نے بخشا عمر پٹہ
ذکرِ سیرت نے بخشا عمر پٹہ
توصیف ان کی جس نے بھی کی ہے رقم
اُس کو قسمت نے بخشا عمر پٹہ

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(''ٹھ'' ساکن)

کارِ خیر انجام کو اُٹھ
دیں کے استحکام کو اُٹھ
جس سے راضی ہوں سرکار
طاہر ایسے کام کو اُٹھ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(''ٹھ'' موقوف)

روضۂ شاہ کے دھیان میں بیٹھ
ان کی رحمت کے سائبان میں بیٹھ

لے حضوری کے حاضری میں مزے
ان کے انوار کے جہان میں بیٹھ

سن پرندوں کو نعت پڑھتے ہوئے
مدحت آثار گلستان میں بیٹھ

سرورِ دیں کے عشق میں گم رہ
حسنِ امکان کے مکان میں بیٹھ

حبِ احمد سے دل معنبر کر
آلِ احمد کے بوستان میں بیٹھ

بیٹھ اپنے بڑوں کی صحبت میں
سیکھ اقدار خاندان میں بیٹھ

رکھ نہ اندیشۂ سقر طاہرؔ
شافعِ حشر کی امان میں بیٹھ

ﷺ

رباعی

(''ٹھ'' الف معروف صوتِ کوتاہ)

جب عزم مدینے کا لیے دل اٹھا
ہر ایک قدم جانبِ منزل اٹھا
حائل نہ رہی ایک بھی مشکل رہ میں
ڈر دل سے مرے تا حدِ فاصل اٹھا

◆◆◆◆◆

ﷺ

رباعی

(''ٹھ'' الف معروف صوتِ طویل)

ہے خاک مدینے کی یہ پلکوں سے اٹھا
رکھ اس پہ جبیں آنکھ کے حلقوں سے اٹھا
سرکار کے قدموں سے یہ مس یافتہ ہے
یہ نور ہے پُتلی کا سو آنکھوں سے اٹھا

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قطعہ

(''ٹھ'' الف معروف صوتِ مشدّد)

صدا سے اپنی کب اپنے جگانے سے اُٹّھا
خدا کا شکر میں اس کے بلانے سے اٹّھا
میں کب کا سویا پڑا تھا سریرِ غفلت پر
میں نام لے کے خدا کا زمانے سے اٹّھا

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قطعہ

(''ٹھ'' صوتِ واؤ مجہول)

میری آنکھوں کے تارے جلد اٹھو
لے کے رب کے سہارے جلد اٹھو
کہہ رہا ہوں یہ اپنے دل کو میں
خوابِ غفلت سے پیارے جلد اٹھو

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(''ٹھ'' صوتِ واؤ مجہول مشدّد)

قافلے جاتے ہیں حج کو اٹّھو
ہاتھ ان لوگوں کے پکڑو اٹّھو
اپنی منزل کو کہیں کھو مت دینا
اٹّھو اے نیند کے مارو اٹّھو

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

رباعی

(''ٹھ'' یائے معروف)

سرکار کی دہلیز سے کب آنکھ اٹھی
معمور ہوئی نور سے جب آنکھ اٹھی
آداب کی حامل تھی بہت پاک زمیں
تشکیر کے اشکوں کے سبب آنکھ اٹھی

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(''ڑھ'' یائے معروف صوتِ مشدّد)

تری دہلیز سے جب جاں اُڑّھی
لیے سو رنگِ بہاراں اُڑّھی
کتنی خوش خوش وہ یہاں آئی تھی
ہو کے کیسے وہ پریشاں اُڑّھی

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

رباعی

(''ٹھ'' صوتِ یائے مجہول)

تنہا تھے شہ، عرب کے جب صحرا سے اٹھے
تحریک یوں دین کی وہ لے کے اٹھے
جینے کا نیا ڈھنگ دیا دنیا کو
غیروں کو وہ سینے سے لگانے اٹھے

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

رباعی

(''ٹھ'' یائے مجہول صوتِ مشدّد)

دیں پھیلانے محبوبِ رب اُٹّھے
تھے آپ اکیلے ہی تنہا جب اٹّھے
جب آپ نے دین کی دی دعوت تو پھر
اصحاب حضور کے خوشا سب اٹّھے

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

رباعی

(''ٹھ'' واوِ مجہول صوتِ انفی)

کاش آقا کے میں قدموں میں بیٹھوں
پھر نہ ہر گز مرتے دم تک اٹھوں
دل کی خواہش پوری کر دے مولا
تجھ سے میں امّیدِ واثق رکھوں

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

رباعی

(''ٹھ'' واوِ مجہول صوتِ انفی مشدّد)

نامِ رب لے کر مدحت کو اُٹّھوں
تکمیلِ ربطِ نسبت کو اُٹّھوں
میں شاعر ہوں نعتِ شہ کا طاہر
اُٹھوں اظہارِ الفت کو اُٹّھوں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

("ٹھ" یائے معروف صوتِ انفی)

مواجہ پاک کی جانب ذرا جو نظریں اٹھیں
تو دل میں کتنی تمنّائیں،آرزوئیں اٹھیں

درِ حضور سے دل تو اٹھانا تھا مشکل
جبینِ شوق اٹھی ہم سے اور نہ آنکھیں اٹھیں

نہ جانے کیسے دھکیلے گئے وہاں سے ہم
ہزار بار تھیں اس سمت پھر نگاہیں اٹھیں

دعا کو ہاتھ بڑھائے صدائیں کیں لاکھوں
درِ حضور کی جانب ہماری بانہیں اٹھیں

وہ لمحے جاں پہ ہماری تھے جاں کنی جیسے
پلٹتے وقت ہزاروں ہی دل سے آہیں اٹھیں

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(''ٹھ'' یائے معروف صوتِ انفی مشدّد)

عمامہ باندھا جو سر پر غبارِ طیبہ کا
تو پیشوائی کو طیبہ کی راہیں ہیں اُٹّھیں
جو پیش آئی ہمیں زیست میں کوئی مشکل
مواجہ پاک کی جانب نگاہیں ہیں اُٹّھیں

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(''ٹھ'' یائے مجہول صوتِ انفی)

نہ جبہہ سائی رکے اور نہ آنکھیں در سے اٹھیں
دل و جگر کی تمنّا ہے سیر ہو کے اٹھیں
تقاضا اپنی جگہ ہے پلٹ کے آنے کا
درِ حضور سے طاہر ہم ایسے کیسے اٹھیں

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(''ٹھ'' یائے مجہول صوتِ انفی مشدّد)

خیر کے بن کر طالب اٹّھیں
دیں کو کرنے غالب اٹّھیں
مشکل وقت میں ہاتھ یہ دونوں
طاہر ان کی جانب اٹّھیں

''ث'' کی اقسام

اصوات واشکال کے لحاظ سے ''ث'' حرفِ صحیح ہے۔اس حرف کی ۰۷ (سات) ساکن ،موقوف ،مشدّ د اور متحرّک صورتوں کو ردیفی حروف کے طور پر استعمال کیا گیا ہے:

۱۔ ''ث'' ساکن

۲۔ ''ث'' موقوف

۳۔ ''ث'' الفِ معروف

۴۔ ''ث'' واؤ مجہول

۵۔ ''ث'' یائے معروف

۶۔ ''ث'' یائے مجہول

۷۔ ''ث'' ہائے مختفی

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(''ث'' ساکن)

ہے مدحتِ دربارِ نبی میرا توارث
اقلیمِ سخن کی ہے شہی میرا توارث

ہُوں مے کشِ مے خانۂ طیبہ میں ازل سے
کیا خوب ہے یہ بادہ کشی میرا توارث

صدیق کی سرکار کے شجرے سے ہے نسبت
تطبیق اسی کی ہے چھٹی میرا توارث

اسلوبِ ثنا ان کا ہے وجدان پہ طاری
حسان کی ہے نعت گری میرا توارث

جس پر کھلے اسرارِ ولائے شہِ کونین
اس باپ کی ہے دیدہ وری میرا توارث

لب پر ہے درودوں کا وظیفہ مرے ہر دم
یوں آپ کی ہے لطف گری میرا توارث

طاہرؔ ہے یہ تسلیم کہ دربار پہ ان کے
ہے عزّتِ جاروب کشی میرا توارث

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(''ث''موقوف)

جگ میں آپ خدا کی رحمت بن کے ہوئے مبعوث
اور مدینہ پاک کی جنّت بن کے ہوئے مبعوث

لے کر ہیں تہذیب و تمدّن آپ جہاں میں آئے
آپ سراپا مہر مروت بن کے ہوئے مبعوث

عصیاں کاروں کو دوزخ سے آپ بچانے آئے
ہم ایسوں کی آپ شفاعت بن کے ہوئے مبعوث

''الف'' سے''س'' تلک ہے قرآں آپ کے ذکر کا رافع
اپنے ذکر کی آپ وہ رفعت بن کے ہوئے مبعوث

حامد اور محمود وہ احمد پیارے محمد طاہرؔ
سر تا سر وہ لائقِ مدحت بن کے ہوئے مبعوث

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رباعی

(''ث'' الفِ معروف)

جو اہلِ محبّت ہیں وفا کے ورثا
ہیں عشق کے ، الفت کے ، ولا کے ورثا
حسّان کے رکھتے ہیں قبیلے سے نَسَب
ہم نعتِ پیمبر کے ، ثنا کے ورثا

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قطعہ

(''ث'' واوِ مجہول)

دل سے تمھیں سلام محبّت کے وارثو
میں آپ کا غلام محبّت کے وارثو
مدحت گرانِ سرورِ عالم کی خیر ہو
جیتے رہو مدام محبّت کے وارثو

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(''ث'' یائے معروف)

عاشق ہیں سرکار کے ہم جدّی ، پُشتی ، موروثی
وارث یارِ غار کے ہم جدّی ، پُشتی ، موروثی
نام پہ سرورِ عالم کے طاہرؔ اپنا تن من دھن
خوش ہوتے ہیں وار کے ہم جدّی ، پُشتی ، موروثی

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(''ث'' یائے مجہول)

پیش آئے ان کو جتنے حادثے
آلِ سرور نے جو دیکھے سانحے
امتحاں جو ان کا قدرت نے لیا
ہیں عجب ربِّ علیٰ کے فیصلے

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(''ث'' ہائے مختفی)

ہماری زندگانی کا اثاثہ
مکانی لا مکانی کا اثاثہ
رسولِ پاک کی ہستی ہے طاہرؔ
خدا کی کن فکانی کا اثاثہ

’’ج‘‘ اور ’’جھ‘‘ کی اقسام

اصوات واشکال کے لحاظ سے ’’ج‘‘ حرفِ صحیح ہے۔اس کی بنیادی طور پر دو قسمیں ہیں مفرد اور مرکب۔ یہ مصمّتہ طویل مصوّتے کے ساتھ ساتھ مختصر مصوّتے کی حرکات ،ساکن، موقوف،تشدید اور ہائے مختفی جیسی علامات کے استعمال سے مختلف النوع اصوات میں تبدیل ہوتا ہے۔اس حصے کی ۲۸ نعتوں میں ’’ج‘‘ کی اصوات کی تحریری صورتوں کو ردیفی حرف کے طور پر موزوں کیا گیا ہے:

۱۔ ج ساکن

۲۔ ج موقوف

۳۔ ج نیم مشدّد

۴۔ ’’ج‘‘ الفِ معروف صوتِ کوتاہ

۵۔ ’’ج‘‘ الفِ معروف صوتِ طویل

۶۔ ’’ج‘‘ واوِ معروف

۷۔ ’’ج‘‘ واوِ مجہول

۸۔ ’’ج‘‘ یائے معروف

۹۔ ’’ج‘‘ یائے مجہول

۱۰۔ ’’ج‘‘ یائے لین

۱۱۔ ''ج'' الفِ معروف انفی

۱۲۔ ''ج'' واوَ معروف انفی

۱۳۔ ''ج'' واوَ مجہول انفی

۱۴۔ ''ج'' یائے معروف انفی

۱۵۔ ''ج'' یائے مجہول انفی

۱۶۔ ''ج'' ہائے مختفی صوتِ فتحہ

۱۷۔ ''ج'' ہائے مختفی نیم مدوّر صوتِ کسر

۱۸۔ ''ج'' ہائے مختفی نیم مدوّر صوتِ ضمّہ

۱۹۔ جھ ساکن

۲۰۔ جھ موقوف

۲۱۔ ''جھ'' الف معروف صوتِ کوتاہ

۲۲۔ ''جھ'' الف معروف صوتِ طویل

۲۳۔ ''جھ'' صوتِ واوَ مجہول

۲۴۔ ''جھ'' صوتِ یائے معروف

۲۵۔ ''جھ'' صوتِ یائے مجہول

۲۶۔ ''جھ'' صوتِ واوَ معروف انفی

۲۷۔ ''جھ'' صوتِ یائے معروف انفی

۲۸۔ ''جھ'' صوتِ یائے مجہول

ﷺ

("ج" ساکن)

مرے مصطفیٰ سے ہے طیبہ کی سج دھج
انھی کے قدم سے ہے کعبہ کی سج دھج

جو تشبیہ جنّت کو طیبہ سے دیں ہم
تو بڑھ جائے کیسی مشبّہ کی سج دھج

غلام ان کے قدموں میں گر کر ہیں پاتے
ندامت کے اشکوں سے توبہ کی سج دھج

سزائیں جزاؤں میں تبدیل ہوں گی
سجے گی یوں شافع سے عقبیٰ کی سج دھج

جڑا ان کے نعلین کا نقش اِس پر
تو طاہرؔ بڑھی میرے جبّہ کی سج دھج

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(''ج'' موقوف)

ہستی تری معراج ہے اسوہ ترا معراج
تو صاحبِ معراج ، سراپا ترا معراج

کعبے کو ملی تجھ سے شہا! عزّت و تکریم
دیتا ہے اُسے زینتِ سجدہ ترا معراج

آمد نے تری طیب و طاہر کیا اِن کو
ہے اوج دہِ مکہ و طیبہ ترا معراج

کیوں خوف زدہ نارِ جہنم سے ہوں عاصی
دیتا ہے شفاعت کا جو مژدہ ترا معراج

اے خلد مبارک ہو تجھے عہدِ بہاراں
ہے سبزگیِ گنبدِ خضریٰ ترا معراج

وہ مسندِ یوسف ہو کہ اورنگِ سلیماں
رفعت کے تناظر میں ہے یکتا ترا معراج

اک لمعہ تجلّی کا نہ سہ پائی کلیمی
باہوش دنیٰ پر رہا شاہا! ترا معراج

سرکار کے قدموں میں جو پہنچا، کہا دل نے
ہے آج ارے عجز سراپا! ترا معراج

طاہرؔ یہ بتاتی ہے ہمیں سورۂ اسریٰ
قرآن میں ہے تیرا قصیدہ ترا معراج

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(''ج''صوتِ انفی نیم مشدد)

آل کی شان لعل ہائے پنج
حکمت و علم کا الوہی گنج

مصرعے مصرعے میں اس کے ہے اِشکنج
یہ زمینِ ثنا بڑی ہے شنج

عالمِ جن و انس کو شاہا!
آپ کے شہر نے دیا فرہنج

ہجرِ طیبہ کے درد کی ہے گواہ
بسترِ جاں کی ایک ایک تُرُنج

خندہ روئی سے میں قبول کروں
راہِ طیبہ میں جو بھی پاؤں رنج

دل کے قرطاس پر ثنا اترے
یاوری کر رہا ہو جب فرخنج

کارِ بیکار جز ثنا ہے کلام
ذکرِ ناز و ادا و عشوہ و ہنج

صورتِ حالِ شعر کیا کہیے
جس میں ہر صوتِ قافیہ ہے شِکَنج

منقبت پہلے کیوں نہ لکھ پایا
دل کو اس بات کا بہت ہے رنج

پا کے جوشِ بہارِ خلدِ حضور
دل کا طائر ہوا ہے نغمہ سنج

فضلِ حق سے کھلا رہے طاہرؔ
جانبِ طیبہ زیست کا یہ غنج

◆◆◆◆◆

اِشکنج: پیچ وتاب، شنج: سخت، فرہنج: تمدّن، ترُنج: شکن، فرخنج: نصیب،
ہنج: آنسو، شِکَنج: پیچ دار، غنج: ناز

ﷺ

قطعہ

(''ج'' الفِ معروف صوتِ کوتاہ)

جب عرب میں آمدِ سرکار کا ڈنکا بجا
آپ کے اخلاق اور کردار کا ڈنکا بجا
ابن آدم کو ہوئی پہچان اپنے اوج کی
ہر طرف انسانیت سے پیار کا ڈنکا بجا

◆◆◆◆◆

ﷺ

قطعہ

(''ج'' الفِ معروف صوتِ طویل)

حاجی واپس آ رہے ہیں گھر کے بام و در سجا
زائروں کے راستے میں گل نہیں آنکھیں بچھا
ان کی آنکھوں میں مدینے کے مناظر دیکھ کر
اپنی آنکھوں میں حضوری کا تصوّر لے کے آ

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قطعہ

(''ج'' واؤ معروف)

جیسے صحرا میں ہو بہتی آب جُو
جیسے پیاسوں کو ہے ملتی آب جُو
تلخیِ ایّام میں سرکار کی
ہے حلاوت کی مہکتی آب جُو

◆◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قطعہ

(''ج'' واؤ مجہول)

رحمت کے دریا کی موجو
میری جانب بھی تو دیکھو
اجلانے کو میری قسمت
میری بھی امداد کو پہنچو

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(''ج'' یائے معروف)

بعد مدّت کے شبِ تار سجی
خلوتوں کو تھی جو درکار سجی
روکشِ خلد ہوا سینہ مرا
دل میں ہے محفلِ سرکار سجی

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(''ج'' یائے مجہول)

اہلِ محبّت کے ہیں درجے
جتنے جنّت کے ہیں درجے
نعت ، مناقب ، حمد ، سلام
سارے رحمت کے ہیں درجے

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قطعہ

(''ج'' یائے لین)

ہندو بھی جپ رہے ہیں رسولِ خدا کی جَے
ہونٹوں پہ ہے سکھوں کے بھی صلِّ علیٰ کی جَے
مشغولِ ذکرِ صلِّ وسلّم ہے دل مرا
جن و بشر کے لب پہ ہے طاہرؔ ثنا کی جَے

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قطعہ

(''ج'' الفِ معروف انفی)

مشغولِ کارِ ذکرِ رسالت ہے میری جاں
توصیفِ شاہِ دیں کی ریاضت ہے میری جاں
بعد اس کے ایک سانس بھی اس کو محال ہے
اعلانِ حفظِ ختمِ نبوّت ہے میری جاں

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(''ج'' واؤ معروف انفی)

قدم بڑھ رہے ہیں مدینے کو جُوں جُوں
ہے مہمیز لگتی مرے دل کو تُوں تُوں
زباں ہی نہیں وقفِ توصیفِ آقا
ہے محوِ ثنائے نبی میرا لُوں لُوں

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(''ج'' واؤ مجہول انفی)

کون ایسا ہے رحمت کا جو مینہ برسائے چھاجوں
کھینچ دکھائے پچھّم سے جو بادل تیرے باجوں
بازارِ طائف کے سنگ زنوں کو کیا معاف
دشمن نے بھی پائی بخشش آقا ترے مزاجوں

◆◆◆◆◆

صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم

قطعہ

(''ج'' یائے معروف انفی)

دھنیں عشق کی دھڑکنوں میں بجیں
ثنائیں نبی کی لبوں پر سجیں
بمدحِ پیمبر ہوئیں جب فدا
زبانیں ہوا و ہوس کو تجیں

◆◆◆◆◆

صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم

قطعہ

(''ج'' یائے مجہول انفی)

ان کے غلاموں کی ہیں طاہرؔ عالم عالم موجیں
شاہ نے اپنی امّت کو ہیں بخشیں پیہم موجیں
رنج و بلا کا رد ہے اس میں روح و جاں کی تسکیں
بانٹ رہا ہے ذکر درودِ صلِّ وسلّم موجیں

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(''ج'' ہائے مختفی صوتِ فتحہ)

دل کی زباں ہیں پیشِ مواجہ
اشک رواں ہیں پیشِ مواجہ
ساری دعائیں اور صدائیں
راحتِ جاں ہیں پیشِ مواجہ

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(''ج'' ہائے مختفی نیم مدوّر صوتِ کسر)

ہوں گے جب شاہِ امم میری طرف متوجِہ
ہوں گے پھر لطف و کرم میری طرف متوجِہ
ہے درود آپ کا الطاف کا مصدر طاہرؔ
جس نے کی خلد بہم میری طرف متوجِہ

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(''ج'' ہائے مختفی نیم مدوّر صوتِ ضمّہ)

کافی نہیں نظر بھر ، سوئے حرم توجُہ
ہر دم رہے اُدھر کو ، ہر ہر قدم توجُہ

مت دیکھ سرسری تو ، ان جالیوں کی جانب
سوئے مواجہ رکھیو ، تم دم بدم توجُہ

دریوزہ گر ہیں طیبہ کے ہم یہی ہے کافی
سوئے جہاں کریں گے ، پل بھر نہ ہم توجُہ

ہیں زندگی کا حاصل ، اس شہر کے مناظر
رہتی ہے سوئے طیبہ ہی بیش و کم توجُہ

سمجھوں گا زندگی نے ، پائی ہے کامیابی
وردِ درود پر ہی ، گر ہو بہم توجُہ

نقشِ قدم میں ان کے ، دن رات محو ہو دل
ہر سوچ سے ہے مجھ کو ، یہ محترم توجُہ

جلوے ترے میں دیکھوں ، اٹھے نظر جدھر بھی
میری طرف ذرا ہو ، راہِ کرم توجُہ

بے فائدہ جہانِ فانی میں ایک پل بھی
کیوں دیں گے سوئے دام و دینار ہم توجُہ

رحمت تو ان کی پھیلی ہے چارسو جہاں میں
طاہرؔ ہمیں نے کی ہے اس سمت کم توجُہ

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(جھ ساکن)

جس کو آیا نبی کا نام سمجھ
رب کا آیا اسے کلام سمجھ

زندگی ان کے نام کرنی ہے
ان کی نسبت کا احترام سمجھ

رحمتِ عالمیں ہے ان کو کہا
کیا ہے رب نے دیا پیام سمجھ

خیر خواہی نبی کی سنّت ہے
خیر کے کون سے ہیں کام سمجھ

حسنِ انجام تیرے ہاتھ میں ہے
کیسے کرنا ہے انتظام سمجھ

وجہِ تخلیقِ کائنات ہیں آپ
رتبۂ سیّدِ الانام سمجھ

مل گئی اس کو بالیقیں جنت
جو گیا آپ کا پیام سمجھ

طاہرؔ آقا کی نعتیں کہتا جا
تجھ کو ہونا ہے نیک نام سمجھ

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قطعہ

(''جھ'' موقوف)

اشکِ ندامت آنکھ سے ٹپکا دل کا اترا بوجھ
خالص توبہ سے اترا عصیاں کا سارا بوجھ
رب نے طاہرؔ پاک نبی کے صدقے کیا معاف
ورنہ اٹھا سکتا تھا کب تک غم کا مارا بوجھ

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رباعی

(''جھ'' الف معروف صوتِ کوتاہ)

جو شخص ترے عشق کا مطلب سمجھا
وہ زیست کو در اصل ہے اغلب سمجھا
منزل کی رسائی کا ہے رستہ یہ ہی
اس راہ کو تھا بوذر و مصعب سمجھا

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(''جھ'' الف معروف صوتِ طویل)

کیسے اذنِ حضوری پاتے ہیں مجھ کو سمجھا
ان کے در پر کیسے جاتے ہیں مجھ کو سمجھا
زائرِ طیبہ کیسے ہوتی ہیں مقبول دعائیں
بگڑی اپنی کیسے بناتے ہیں مجھ کو سمجھا

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(''جھ'' صوتِ واؤ مجہول)

حبِ نبی سے اہلِ ایماں کی ہے عزّت سمجھو
دیں کی حمیت تحفیظِ ناموسِ رسالت سمجھو
روزِ محشر کام آئے گی میزاں پر یہ طاہرؔ
اسی کو اپنی فردِ عمل کی زیب و زینت سمجھو

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

رباعی

(''جھ''صوتِ یائے معروف)

امشب نئی ترکیبِ عبادت سوجھی
مدحت پئے تقریبِ زیارت سوجھی
اظہارِ عقیدت کو پسِ ذکرِ درود
افکار کو قرآں کی تلاوت سوجھی

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(''جھ''صوتِ یائے مجہول)

ہم سدا نعت کو اظہارِ محبت سمجھے
ان کی ہر بات کو اظہارِ محبت سمجھے
جلوۂ ذات کو اظہارِ محبت سمجھے
جملہ آیات کو اظہارِ محبت سمجھے

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رباعی

(''جھ'' صوتِ واؤ معروف انفی)

ان کو اپنے دل کا قبلہ سمجھوں
ان کا روضہ دل کا کعبہ سمجھوں

کعبہ رب کا گھر ہے لیکن طاہرؔ
اس کو بھی میں کملی والا سمجھوں

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(''جھ'' صوتِ یائے معروف انفی)

ثنا کی صورتیں ہم نے ہیں آیتیں سمجھیں
تلاوت آیتیں کیں جب تو مدحتیں سمجھیں

بہار و سبزہ و باغ و گلاب دیکھے تو
نبی کے گنبدِ خضریٰ کی صورتیں سمجھیں

کرم جب آپ کا دیکھا تمام امّت پر
خدائے پاک کی ہم نے ہیں رحمتیں سمجھیں

گھٹائیں حبس کے موسم میں جس گھڑی اٹھیں
عطائے سرورِ عالم کی طلعتیں سمجھیں

کیا جو رات گئے ذکرِ شاہِ دیں طاہرؔ
بدلتی جلووں میں کیسے ہیں خلوتیں سمجھیں

ﷺ

(''جھ'' صوتِ یائے مجہول)

عطائے ربِّ عالم کو عطائے مصطفیٰ سمجھیں
عطا جو آپ کرتے ہیں اسے رب کی عطا سمجھیں

محبت مصطفیٰ کی ہے محبت رب تعالیٰ کی
رضا جو مصطفیٰ کی ہے اسے رب کی رضا سمجھیں

میں ہوں عصیاں گزیدہ ایک بار آقا بچا لیجے
مرا حرفِ دعا سمجھیں خدا را مدّعا سمجھیں

مرا ماضی ہے ، کوئی حال ہے اور نہ ہی مستقبل
مگر ممکن ہے گر آقا مجھے کرنا کھرا سمجھیں

بالآخر جھک گیا ہے سبز گنبد کی طرف طاہرؔ
بس اک دو دن میں ہو جائے گا وہ بالکل ہرا سمجھیں

◆◆◆◆◆

''چ''اور''چھ''کی اقسام

اصوات واشکال کے لحاظ سے''چ'' حرفِ صحیح ہے۔اس کی بنیادی طور پر دو قسمیں ہیں مفرد اور مرکب۔ یہ مصمّتہ طویل مصوّتے کے ساتھ ساتھ مختصر مصوّتے کی حرکات ،ساکن، موقوف،تشدید اور ہائے مختفی جیسی علامات کے استعمال سے مختلف النوع اصوات میں تبدیل ہوتا ہے۔اس حصے کی ۲۱ نعتوں میں''چ''اور''چھ''کی اصوات کی تحریری صورتوں کو ردیفی حرف کے طور پر موزوں کیا گیا ہے:

۱۔ چ ساکن

۲۔ چ موقوف

۳۔ چ موقوف صوتِ انفی

۴۔ ''چ''الفِ معروف صوتِ کوتاہ

۵۔ ''چ''الفِ معروف صوتِ طویل

۶۔ ''چ''واوٴ مجہول

۷۔ ''چ''یائے معروف

۸۔ ''چ''مشدّد یائے معروف

۹۔ ''چ'' یائے مجہول

۱۰۔ ''چ'' مشدّ د یائے مجہول

۱۱۔ ''چھ'' ساکن

۱۲۔ ''چھ'' موقوف

۱۳۔ ''چھ'' الفِ معروف

۱۴۔ ''چھ'' مشدّ د الفِ معروف

۱۵۔ ''چھ'' واؤ معروف

۱۶۔ ''چھ'' واؤ مجہول

۱۷۔ ''چھ'' یائے معروف

۱۸۔ ''چھ'' یائے مجہول

۱۹۔ ''چھ'' واؤ معروف صوتِ انفی

۲۰۔ ''چھ'' یائے مجہول صوتِ انفی

۲۱۔ ''چھ'' یائے معروف صوتِ انفی

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(''چ'' ساکن)

وہ ہیں رحمت یہی ہے پورا سچ
ہم کو سجتا نہیں ہے آدھا سچ

وہ بڑے ہیں خدا کے بعد مجھے
ہے یہی ایک سیدھا سادہ سچ

جھوٹ بنیاد ہے گناہوں کی
ہے گناہوں سے روک لیتا سچ

''لعنَتُ اللہ'' ہے کاذبوں کے لیے
خلد اس کا ہے جس نے بولا سچ

جھوٹ بہتان سے مبرّا ہیں
ان کے اصحاب ہیں سراپا سچ

ان کا اسوہ ہے اس قدر سچا
جیسے قرآں کا ہے صحیفہ سچ

ان کی رفعت کی حد نہیں طاہرؔ
''ورفعنا'' کا ہے تقاضا سچ

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(''چ'' موقوف)

ذکرِ سرکار مدحتوں کے بیچ
ہے ہنر اپنا رحمتوں کے بیچ

ہے تعصّب نہ ہے کوئی تفریق
سرورِ دیں کے دوستوں کے بیچ

ان کے پہلو میں دیکھیے شیخین
ہیں سکوں بخش قربتوں کے بیچ

ڈھونڈیے کون کون شامل ہے
دین داروں کی نفرتوں کے بیچ

کیا تھا اصحاب کا مقدّر، تھیں
رحمتیں ان کی صحبتوں کے بیچ

باغِ جنّت ہے دائیں ، بائیں بقیع
ان کا روضہ ہے جنّتوں کے بیچ

ظہر میں اور عشا میں ہوتے ہیں
فرض مقبول سنّتوں کے بیچ

ایک ممدوح کا تعلق ہے
جملہ نعتوں کے ناعتوں کے بیچ

اِس لیے صبح دم مبارک ہے
نورِ آقا ہے طلعتوں کے بیچ

نورِ صدّیق جلوہ گر ہے خوشا
میرے شجرے کی نسبتوں کے بیچ

ان کے گھر اور ان کے منبر کے
آج طاہرؔ ہے حیرتوں کے بیچ

ﷺ

قطعہ

(''چ'' موقوف صوتِ انفی)

رحمت مرے حضور کی دیتی ہے کیسی جانچ
آنے نہ دے جو حشر میں بھی عاشقوں پہ آنچ
یکتا علی کی ذات ہے چار اور پانچ میں
ہیں تین ان سے چار ہوئے چار ان سے پانچ

◆◆◆◆◆

ﷺ

قطعہ

(''چ'' الفِ معروف صوتِ کوتاہ)

اے خوشا حرصِ زمانہ سے بچا
کثرتِ طولِ تمنّا سے بچا
سیرتِ حسنِ رسالت کے طفیل
دل مرا شورشِ دنیا سے بچا

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(''چ'' الفِ معروف صوتِ طویل)

حنائے تخیّل ثنا میں رچا
ثنائے شہِ دوسرا میں رچا
رچا لحن میں لہجہ حسّان کا
زباں کو تو صلِّ علیٰ میں رچا

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(''چ'' واوَ مجہول)

کیا وفا کا ہے تقاضا سوچو
کیا تقاضا ہے رضا کا سوچو
دعویٰء عشقِ نبی ہے تو بجا
کیا عمل بھی ہے ذرا سا سوچو

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(''چ'' یائے معروف)

جب نمی آنکھ کی جذبوں میں دعاؤں میں رچی
کوئی حسرت نہ بچی کوئی بھی حاجت نہ بچی
اس قدر مجھ کو غنا بخشا مرے آقا نے
حبِ دنیا کی نہ پھر آگ مرے دل میں مچی

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(''چ'' یائے معروف مشدّد)

جس کے دل میں ہے بسی حبِ رسالت سچّی
حاصل اس کو ہے دو عالم میں سکینت سچّی
ربِ عالم کی رضا کا ہے وسیلہ سچّا
کیجے اللہ کے محبوب سے الفت سچّی

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(''چ'' یائے مجہول)

وہ ہیں خوش بخت جو دنیا کی محبّت سے بچے
خواہشوں سے وہ گلا گھونٹتی حسرت سے بچے
لَو لگائی ہے خوشا جب سے ترے روضے سے
حبس انگیز ضرورت کی اذیّت سے بچے

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(''چ'' یائے مجہول مشدّد)

وہ ہیں قول و فعل میں اپنے سچّے سُچّے
عاشق ہیں سرکار کے سارے سچّے سُچّے
کرتے نہیں ہیں صرف زباں سے وہ تبلیغ
خلق کے ہیں انداز وہ رکھتے سچّے سُچّے

◆◆◆◆◆

ﷺ

(''چھ'' ساکن)

ہم کو سرکار سے ملا سب کچھ
ان کے دربار سے ملا سب کچھ

بار بار ان کا ذکرِ خیر کیا
حسنِ تکرار سے ملا سب کچھ

مٹ گئیں ظلمتیں زمانے کی
ان کے انوار سے ملا سب کچھ

خون گردش میں عشقِ شہ سے ہے
دل کے سالار سے ملا سب کچھ

حرمتِ دیں کو شاہِ کربل کے
ایک انکار سے ملا سب کچھ

سچ تو یہ ہے تجھے اے طاہرِ نعت
غار کے یار سے ملا سب کچھ

ثانی اثنین اذ ھما فی الغار
ایسے اذکار سے ملا سب کچھ

حبِ سرکار ، نسبتِ صدیق
ثور کے غار سے ملا سب کچھ

حیدر ، عثمان اور عمر ، صدّیق
طاہرؔ ان چار سے ملا سب کچھ

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(''چھ'' موقوف)

قرآں سے طاہرؔ مفہومِ مدحت پوچھ
ان کی نعت کی حامل آیت آیت پوچھ
اس میں عکس ہے ان کی صورت سیرت کا
واصف ہے سرکار کی اک اک سورت پوچھ

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(''چھ'' الف معروف)

سر پہ جب گنبدِ خضریٰ کا گیا سایہ چھا
ہم پہ فردوس کا جیسے تھا گیا سایہ چھا
سایۂ گنبدِ خضریٰ میں ہے سایہ ان کا
بن کے سرکار کا وہ سایہ گیا سایہ چھا

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رباعی

("چھ" الف معروف مشدّد)

صدّیق صداقت کے افق پر اچھا
فاروق عدالت کے افق پر اچھا
عثمان سخاوت میں ہے یکتا طاہرؔ
حیدر ہے شجاعت کے افق پر اچھا

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قطعہ

("چھ" الف معروف مشدّد)

آپ نے سمجھا جسے اچھّا ہے اچھّا اچھّا
ہو نہیں سکتا کوئی اس کے علاوہ اچھّا
ایک معیار یہی ان کے محبّوں کا ہے
پورا اس پر جو بھی اترا وہ ہمیشہ اچھّا

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

رباعی

(''چھو'' واؤ معروف)

مت ان ہاتھوں سے روضے کی جالی چھو
گیلی آنکھوں سے روضے کی جالی چھو
یہ حسنِ آداب سکھاتی ہے ہم کو
احسن جذبوں سے روضے کی جالی چھو

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

رباعی

(''چھو'' واؤ مجہول)

طیبہ میں بسنے والوں سے پوچھو
جنّت میں رہنے والوں سے پوچھو
ان کے لمسِ پا کی لذّت کیا ہے
ذرے بن جانے والوں سے پوچھو

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

رباعی

(''چھ'' یائے معروف)

بات اک میں نے جو سنگِ اسود کی پوچھی
بوسہ دینے کے اجرِ بے حد کی پوچھی
ثبت اس پر ہے لمس ان کے ہونٹوں کا
یہ تھی بات اک جو مقصد کی پوچھی

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

رباعی

(''چھ'' یائے مجہول مشدّد)

اچھی نعتیں لکھنے والے اچھے
اچھی نعتیں پڑھنے والے اچھے
سننے والوں میں آقا شامل ہیں
سب سے ہیں یوں سننے والے اچھے

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

رباعی

(’’چھ‘‘ واوٴ معروف صوتِ انفی)

پھولوں سے نکہت کا مصدر پوچھوں
سبزے سے رنگت کا مصدر پوچھوں

روضے کے گنبد کے جانب جھک جائے
جس سے بھی رفعت کا مصدر پوچھوں

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(''چھ'' یائے معروف صوتِ انفی)

ہم نے حرم کی باتیں پوچھیں
ان کے کرم کی باتیں پوچھیں

زائرِ شہرِ نبی جب آیا
اس سے ارم کی باتیں پوچھیں

خاکِ مدینہ پر آقا کے
نقشِ قدم کی باتیں پوچھیں

ان کے روضے پر جو کی تھیں
شاہِ امم کی باتیں پوچھیں

طاہرؔ زائر کیسے بنے گا
آنکھ یہ نم کی، باتیں پوچھیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(''چھ'' یائے مجہول صوتِ انفی)

قربت میں کیا مزہ ہے شیخین سے یہ پوچھیں
کیسا ہے ان کا بوسہ سِبطین سے یہ پوچھیں

آتی ہے آنکھ کیسے انوار کے جلو میں
چومی ہے جس نے جالی اُس نین سے یہ پوچھیں

روحِ بلال جانے ، کیا لذّتِ وفا ہے
اُس حاملِ عطائے دارین سے یہ پوچھیں

رزقِ شفاعت آقا کیا ہم کو بھی ملے گا
سب امّتیں شفیعِ کونین سے یہ پوچھیں

کیا گفتگو تھی طاہرؔ محبوب اور محبّ میں
کون و مکاں مقامِ قوسین سے یہ پوچھیں

''ح''اور اس کی اقسام

اسے ہائے حطّی کہا جاتا ہے۔اصوات واشکال کے لحاظ سے ''ح'' حرفِ صحیح ہے۔اس کی بنیادی طور پر صرف ایک قسم ہےلیکن یہ مصمّتہ طویل مصوّتے کے ساتھ ساتھ مختصر مصوّتے کی حرکات کے استعمال اورعروضی قواعد سے مختلف النوع اصوات میں تبدیل ہوتا ہے۔اس حصے کی چودہ (۱۴) نعتوں میں ''ح'' کی اصوات کو ردیفی حرف کی صورت میں موزوں کیا گیا ہے:

۱۔ ''ح'' بنام حِا/ حے

۲۔ ''ح''ساکن

۳۔ ''ح''موقوف

۴۔ ''ح''موقوف کوتاہ

۵۔ ''ح'' صوتِ ضمّہ

۶۔ ''ح''صوتِ الفِ معروف

۷۔ ''ح'' صوتِ الفِ معروف بصورتِ کھڑی زبر

۸۔ ”ح“ صوتِ واوِ مجہول

۹۔ ”ح“ صوتِ یائے معروف

۱۰۔ ”ح“ صوتِ یائے مجہول

۱۱۔ ”ح“ صوتِ الفِ معروف انفی

۱۲۔ ”ح“ صوتِ واوِ معروف انفی

۱۳۔ ”ح“ صوتِ یائے مجہول انفی

۱۴۔ ”ح“ صوتِ ہائے مختفی

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(''ح'' بنامِ حا/ حے)

احمد اور محمد میں جو حمد کی آئی ح
جملہ حروفِ تہجی میں سے اس لیے بھائی ح

کتنے ہی مضمون سجھائے لے کر ہالے میں
کلکِ ثنا کو جانبِ مدحت کھینچ کے لائی ح

ابراہیم بھی اچھے ہیں پر کون محمد سا
ہاجرہ سے بڑھ کر ہے تیری حلیمہ دائی ح

کربل کی جب لکھی کہانی حرف ہوئے رنگین
حر کے اور حسین کے خوں نے ہے چمکائی ح

میم سے مس ہے یوں جیسے تھے حسن حسین نبی سے
حسن حسین کے ناموں نے ہے کیا مہکائی ح

اس سے جڑا ہوا ہے دائم ''اقرا'' کا پیغام
ہر اک حرف سے بڑھ کر بھائی مجھ کو حرائی ح

سدا بہار محبت اس کی ، سدا سہاگن حسن
حسن سے ہو کر وابستہ ہو کیوں ہرجائی ح

شکرِ خدا کہ اس نے بخشا حسنِ کمالِ نعت
شاید اس لیے کہ میں نے ہے آپ کمائی ح

اس کی رحمت کی آغوش ہے رہتی ہر دم وا
مجھ کو پسند حطیم کی طاہرؔ اس لیے آئی ح

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

("ح" ساکن)

کہنی ہے نعت حضرتِ حسّان کی طرح
اردو ادب پہ اک بڑے احسان کی طرح

فصلِ بہار و گلشن و خوشبو ، گلاب و رنگ
ہر اک ہے ان میں نعت کے امکان کی طرح

اس کے بغیر زندگی ہے اپنی ناتمام
حبِّ رسولِ پاک ہے ایمان کی طرح

احسن عمل سے خلد کا اس کو مکیں بنا
ورنہ بدن ہے روح کو زندان کی طرح

اقدار کا فروغ ہے انسانیت نواز
اخلاق میرے شہ کا ہے قرآن کی طرح

بخشا تمدّن آپ نے ، تہذیبِ بے مثال
جیتے ہیں دم سے آپ کے انسان کی طرح

ہر اک سخن ہے اس کا مجھے حاصلِ نعم
ہے نعت ان کی سورۂ رحمان کی طرح

ہیں جالیوں کے سامنے آنکھیں رکی ہوئیں
سرکارِ دو جہان کے دربان کی طرح

کھوئی ہوئی ہم عظمتیں پا سکتے ہیں اگر
ہو جینا مرنا سچے مسلمان کی طرح

طاہرؔ خلاصہ زیست کا اپنا وہ دن ہیں جب
طیبہ میں تھے حضور کے مہمان کی طرح

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(''ح'' صوتِ موقوف)

مدحِ مقصودِ شش جہات کی طرح
ڈال دی ہم نے خوب نعت کی طرح

کارِ توصیف کی ملی توفیق
رکھ دی اک خوش نظر صلوٰۃ کی طرح

اس میں شامل کیا حضور کا لطف
رکھی حق نے جو کائنات کی طرح

عید کی طرح ہے عطا ان کی
ان کی رحمت شبِ برات کی طرح

بے نواؤں کی خیر خواہی کو
ڈالی سرکار نے زکوٰۃ کی طرح

معتبر پیروی سے ان کی ہے
صوم کی طرح اور صلوٰۃ کی طرح

بختِ بیدار پر ہوں خوش طاہرؔ
نعت پر ہے مری حیات کی طرح

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(''ح''صوتِ موقوف کوتاہ)

نسبتِ گنبدِ خضریٰ سے وقارِ گل و صبح
طیبہ رو ہونے میں مضمر ہے قرارِ گل و صبح

آخرِ شب ہیں درودوں کی تلاوت کرتے
طلعتِ نعتِ پیمبر ہے نگارِ گل و صبح

اپنے منصب سے ہیں انصاف ہمیشہ کرتے
نور و نکہت کی روانی ہے شعارِ گل و صبح

سبزہ ہو، چاند کہ سورج ہیں یہ طیبہ کے رہین
زیرِ احساں ہے اسی کے ہی بہارِ گل و صبح

روشنی تیرہ شبی میں ہے یہیں سے ممکن
مسکنِ سرورِ عالم ہے دیارِ گل و صبح

اپنی فطرت میں ثنا کے ہیں محرّک دونوں
اس لیے منظرِ فطرت ہے نثارِ گل و صبح

اس کے ماحول میں توفیقِ ثنا پائی ہے
طاہرؔ نعت ہوا شکر گزارِ گل و صبح

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(''ح'' صوتِ ضمّہ)

کل رات مرے خواب میں زمزم کا ترشح
ہوتا رہا اعصاب میں زمزم کا ترشح

کتنا تھا عجب یاد میں کوثر کی ، لگا خوب
فردوس کے تالاب میں زمزم کا ترشح

کاش ایسے سدا ہوتا رہے ، یادِ حرم میں
دل قریۂ شاداب میں زمزم کا ترشح

ہونٹوں پہ تھے الفاظِ درود، آنکھوں میں نم تھا
دیکھا شبِ مہتاب میں زمزم کا ترشح

عصیاں سے معافی کی علامت اسے جانو
میرے دلِ آب آب میں زمزم کا ترشح

جلتی ہوئی سوچوں میں تکا گنبدِ خضریٰ
پایا دلِ بے تاب میں زمزم کا ترشح

پل شکر کا ہے آج جو طاہرؔ کو میسّر
مدحت کے ہے ابواب میں زمزم کا ترشح

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

رباعی

(''ح'' صوتِ الفِ معروف)

تحریمِ مکّہ ہیں شاہِ بطحا
سردارِ طیبہ ہیں شاہِ بطحا
کرتے ہیں گلزار جو صحراؤں کو
وہ شاہِ بطحا ہیں شاہِ بطحا

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(''ح'' صوتِ الفِ معروف بالا)

پیکر ترا شمس الضحیٰ
چہرہ ترا بدرالدجی
واللیل ہیں گیسو ترے
یا مصطفیٰ صلِ علیٰ

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قطعہ

(''ذ'' واوِ مجہول)

مرے حضور کے اے خوش سلیقہ مدّاحو!
جزائے خیر کا پاؤ گے مژدہ مدّاحو!
رضا نوید ہے کارِ ثنا مرے پیارو
سجاؤ حسنِ عقیدت سے نامہ مدّاحو

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رباعی

(''ح'' صوتِ یائے معروف)

کہتے ہیں جس کو شوقِ سیّاحی
وہ ہے پاؤں کا طوقِ سیّاحی
دنیا کے شہروں سے ہوتے ہوتے
لے آیا طیبہ ذوقِ سیّاحی

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

رباعی

(''ح''صوتِ یائے مجہول)

ان کے در پر گزرے جتنے لمحے
جنّت میں وہ گزرے سارے لمحے
ہر لمحہ تھا سیلِ رحمت جیسا
کم آتے ہیں بخت میں ایسے لمحے

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

رباعی

(''ح''صوتِ الفِ معروف انفی)

زندگی ہے امتحاں در امتحاں
مشکلوں کے راہ میں ہیں ہفت خواں
طیبہ کی منزل ہے جو انسان کی
روح رکھتی ہے ہمیشہ شادماں

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

رباعی

(''ح'' صوتِ واؤ معروف انفی)

رستے میں ہیں سو مدحت کے جیحوں
لکھنا بھی چاہوں تو کیسے لکھوں
آقا کی نعتیں لکھنا ہے مشکل
شاہِ طیبہ کی مدحت کے مضموں

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

رباعی

(''ح'' صوتِ یائے مجہول انفی)

نعتوں کی ہیں یہ تسبیحی طرحیں
ان کے شاعر کو ہیں بھاتی طرحیں
مشکل کو یہ آسانی میں بدلیں
تسبیحی ہیں یا ترجیحی طرحیں

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قطعہ

(''ح'' صوتِ ہائے مختفی)

بدر کے سب غازیوں کو فاتحہ
ہے خلوصِ دل سے سو سو فاتحہ

دل سے کیجے ان سبھوں کا احترام
یاد کیجے پڑھیے رو رو فاتحہ

''خ'' اور اس کی اقسام

اصوات واشکال کے لحاظ سے ''خ'' حرفِ صحیح ہے۔اس کی بنیادی طور پر ایک ہی قسم ہے لیکن متحرک ،ساکن،موقوف،انفی اور ہائے مختفی اصوات کی حامل ہے۔اس حصے کی ۱۲ (بارہ) نعتوں میں ''خ'' کومختلف النوع ردیفی حروف کی صورت میں موزوں کیا گیا ہے:

۱۔ ''خ'' ساکن
۲۔ ''خ'' موقوف
۳۔ ''خ'' الفِ معروف
۴۔ ''خ'' واوِ معروف
۵۔ ''خ'' واوِ مجہول
۶۔ ''خ'' یائے معروف
۷۔ ''خ'' یائے مجہول
۸۔ ''خ'' الفِ معروف انفی
۹۔ ''خ'' واوِ معروف انفی
۱۰۔ ''خ'' یائے معروف انفی
۱۱۔ ''خ'' یائے مجہول انفی
۱۲۔ ''خ'' ہائے مختفی

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(''خ'' ساکن)

محوِ مدحت ہوا جب کلکِ ثنا کار کا رُخ
اس کی تحسیں کو جھکا خلد کے گلزار کا رخ

دیکھ کر امّتِ مرحوم کے غم خوار کا رخ
رشکِ فردوس ہوا طالعِ بیدار کا رخ

پیشوا سارے رسولوں کا وہ سب نبیوں کا
سوئے سدرہ رہا جس روشنی رفتار کا رخ

عرش کے دل میں اٹھا بوسۂ نعلین کا شوق
عرش کی سمت ہوا جب شہِ ابرار کا رخ

اے خوشا آپ کے سجدوں سے بسا صحنِ حرم
اب بھی کعبے کی طرف ہے مری سرکار کا رخ

منکشف مجھ پہ ہوا گنبدِ اخضر کا کرم
جب جھکا میری طرف شاخِ ثمر بار کا رخ

کعبے کی سمت وہ جھکتے تھے نمازوں کے لیے
ورنہ تھا قبلۂ اصحاب درِ یار کا رخ

حق نے بخشی ہے کشش کتنی مواجہ! تجھ کو
کھینچ لیتا ہے توجہ ترے انوار کا رخ

عالمِ خواب میں بھی جوشِ محبت سے رہے
تیرے دربار کی جانب ترے حب دار کا رخ

مرحبا سبطِ نبیؐ کرب و بلا کی جانب
دیں کے احیا کو ہوا آپؑ کے انکار کا رخ

نقشۂ حشر بدل دے گی شفاعت ان کی
جب گنہگاروں کی جانب ہوا غمخوار کا رخ

پُل پہ چلنے میں جب اِشکال ہو، اے داورِ حشر!
رکھنا میری طرف اس قافلہ سالار کا رخ

طیبہ رو کلکِ ثنا رہتا ہے اپنا جیسے
گل کی جانب کسی بلبل کی ہو مِنقار کا رخ

دیکھتے رہتے ہیں ہم جانبِ طیبہ طاہرؔ
مرکزِ دیں کی طرف رہتا ہے دیں دار کا رخِ

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(''خ'' موقوف)

کس نے لکھی، کون لکھے گا آپ کے اسوہ کی تاریخ
اہلِ قلم کے بس میں کہاں ہے سیرتِ آقا کی تاریخ

حجرِ اَسوَد کی تنصیب نے رَوشن کر دِی اُن کی ذکا
عہدِ رسالت سے پہلے کی پڑھیے کعبہ کی تاریخ

میلادِ سرکار کی شاہد تورات و اِنجیل و زبُور
جُملہ صحائف میں ہے آمدِ سیّدِ والا کی تاریخ

مسکنِ سرورِ عالم وہ تھا صدیوں پہلے لکھا گیا
لکھی گئی ہے بعد میں گرچہ شہرِ مدینہ کی تاریخ

اُن کی غلامی نسلوں سے ہے وَرثہ میرے آبا کا
صدیقی ہُوں مجھ پہ کھلی ہے حسنِ شجرہ کی تاریخ

لکھا ہوا تھا جبہۂ عرش پہ نامِ حبیبِ داور کا
پڑھ کر آدم نے بتلائی عرشِ معلیٰ کی تاریخ

جس کے تصدّق باطل کے انکار کی جرأت پیدا ہوئی
ریگِ کربل پر ہے منقش اُس اِک سجدہ کی تاریخ

یہاں کا لمحہ وہاں کی صدیاں ہے معراج کا خاص اعجاز
ان کی رفعت کی ہے شاہد عالمِ بالا کی تاریخ

کام آئے گی حشر میں طاہرؔ سند شفاعت کی بَن کر
فردِ عمل پر کی ہے رقم جو مدحتِ آقا کی تاریخ

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(''خ'' صوتِ الفِ معروف)

چاہتا ہے جو کنزِ عُود و سخا
سیکھ اس ذات سے درود و سخا
ملتے ہیں اس کریم کے در سے
بخشِش و عفو و خیر و جود و سخا

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

رباعی

(''خ'' صوتِ واؤ معروف)

اللہ نے بخشی ہے وفا کی مجھے خُو
سکھلائے وفاداری غنا کی مجھے خُو
ایمانِ رسالت کا تقاضا ہے یہی
دیتا ہے محبّت کی ، ثنا کی مجھے خُو

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

رباعی

(’’خ‘‘ صوتِ واؤ مجہول)

گنبد کی سمت جھکنے والی شاخو
اس سے رنگت پانے والی شاخو
میرا نخلِ دل بھی شامل کر لو
فصلِ گل میں پلنے والی شاخو

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(’’خ‘‘ صوتِ یائے معروف)

بڑھ کے سارے سخیوں سے اچھا سخی
کہ ! کہیں دیکھا ، سنا ایسا سخی
بھیک دے سائل کو جو قبلِ سوال
کوئی دنیا میں نہیں ان سا سخی

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(''خ''صوتِ یائے مجہول)

وہم آلودہ ، مذبذب بے رخے
بے طرف ، بے شکل ، بے ڈھب بے رخے
نعت نے رعنائیاں بخشیں اِنھیں
لفظ پہلے تھے مرے سب بے رخے

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(''خ''صوتِ یائے مجہول)

مہکے ہیں ارض و سما میں لخلخے
گھولتے ہیں رس فضا میں میں لخلخے
کس کے آنے کی خبر ہے ہر طرف
جو ہوئے روشن ہوا میں لخلخے

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(''خ''صوتِ الفِ معروف انفی)

دل سے اٹھتا ہے دُخاں
جس کو کہتے ہیں دھواں
تجھ کو ہے معلوم کیا
ہجر طیبہ کا میاں

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(''خ''صوتِ واؤ معروف انفی)

دل ہوا جاتا ہے خُوں
ضبط کیسے میں کروں
بیتِ مقدس پر ہے ظلم
ہائے جابر کا جنوں
اب مدد کیجے شہا
بڑھ گیا سوزِ دروں

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(''خ'' صوتِ یائے معروف انفی)

ملائکہ ہیں لطفِ شاہِ دین کے مورخیں
فلک کے سب مورخیں ، زمین کے مورخیں
محرّرین و کاتبیں ، سخنور و مفسّریں
ہیں رحمتِ رسولِ مرسلین کے مورخیں

◆◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(''خ'' صوتِ یائے مجہول انفی)

نخلِ امّیدِ کرم کی شاخیں
ہیں ترے بخشش بھرم کی شاخیں
شہرِ طیبہ کی طرف جھکتی ہیں
میری ہر سعیِ قلم کی شاخیں

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

رباعی

(''خ'' صوتِ ہائے مختفی)

اصوات کی بنیاد ثنا کا نسخہ
الفاظ کی اسناد ثنا کا نسخہ

تشکیل نئی طرز میں دیوان ہوا
صد شکر ولا زاد ثنا کا نسخہ

''د''اور''دھ'' کی اقسام

اصوات واشکال کے لحاظ سے''د'' حرفِ صحیح ہے۔اس کی بنیادی طور پر دو قسمیں ہیں مفرد اور مرکب۔یہ مصمّتہ طویل مصوّتے کے ساتھ ساتھ مختصر مصوّتے کی حرکات اورتنوین وتشدید جیسی حرکات اورساکن،موقوف،انفی اور ہائے مختفی کے استعمال سے مختلف النوع اصوات میں تبدیل ہوتا ہے۔اس حصے کی ۲۵(پچیس)نعتوں میں''د''اور''دھ'' کی اصوات کو ردیفی حرف کی صورت میں موزوں کیا گیا ہے:

۱۔ د ساکن

۲۔ د موقوف

۳۔ د صوتِ انفی نیم مشدّد

۴۔ د منوّن

۵۔ ''دَ'' الفِ معروف

۶۔ ''دُ'' واؤ معروف

۷۔ ''دُ'' واؤ مجہول

۸۔ ''دِ'' یائے معروف

۹۔ ’’ڈ‘‘ یائے مجہول

۱۰۔ ’’ڈ‘‘ الفِ معروف صوتِ انفی

۱۱۔ ’’ڈ‘‘ واوٴ معروف صوتِ انفی

۱۲۔ ’’ڈ‘‘ واوٴ مجہول صوتِ انفی

۱۳۔ ’’ڈ‘‘ واوٴ لین صوتِ انفی

۱۴۔ ’’ڈ‘‘ یائے معروف صوتِ انفی

۱۵۔ ’’ڈ‘‘ یائے مجہول صوتِ انفی

۱۶۔ ’’ڈ‘‘ ہائے مختفی

۱۷۔ ’’ڈھ‘‘ ساکن

۱۸۔ ’’ڈھ‘‘ موقوف

۱۹۔ ’’ڈھ‘‘ الف معروف

۲۰۔ ’’ڈھ‘‘ واوٴ مجہول

۲۱۔ ’’ڈھ‘‘ یائے معروف

۲۲۔ ’’ڈھ‘‘ یائے مجہول

۲۳۔ ’’ڈھ‘‘ واوٴ معروف صوتِ انفی

۲۴۔ ’’ڈھ‘‘ یائے معروف صوتِ انفی

۲۵۔ ’’ڈھ‘‘ یائے مجہول صوتِ انفی

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(''دْ'' ساکن)

جو دل میں بسے گا محمد محمد
تو لب پر رہے گا محمد محمد

ملے گا سرور اس کے روح و بدن کو
جو ہر دم جپے گا محمد محمد

یہ ذکرِ معظّم رہے گا مقدّم
جو خوں میں رچے گا محمد محمد

وہی ہو گا حب دار جس کے بھی دل کا
وظیفہ بنے گا محمد محمد

یہی دل نے ٹھانی ہے طاہرؔ کہ ہر دم
کہے گا سنے گا محمد محمد

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(''د'' موقوف)

اتحادِ ملّتِ اسلامیہ تُو زندہ باد ۔شاد باد و زندہ باد
تا ابد زندہ رہے یہ مومنوں کا اتحاد۔شاد باد و زندہ باد

باہمی احساس کے رشتے رہیں زندہ سدا ۔دل سے میری ہے دعا
دیکھ کر اک دوسرے کو ہر کوئی ہو دل سے شاد۔شاد باد و زندہ باد

ہے اُخوّت کی بِنا رکھی شہِ کونین نے۔ والیِ دارین نے
پوری ہو کر ہی رہے گی میرے آقا کی مراد۔شاد باد و زندہ باد

جب مودّت کی کروں باتیں خلوصِ دل سے میں۔دوستوں سے مل کے میں
کرتا ہے جبریل بھی میری تمنّاؤں پہ صاد۔شاد باد و زندہ باد

زمزمِ حب سے دلوں کی ہر کدورت دور ہے۔سینہ نور و نور ہے
عاشقوں کے ذہن میں ہر گز نہیں کوئی فساد۔شاد باد و زندہ باد

بھائی چارے کی کریں تلقین ہم احباب میں۔محفلِ ارباب میں
پائیں گے پھر سرورِ کونین سے ہم اس کی داد۔شاد باد و زندہ باد

تنگنائے ذات سے نکلے خوشا ہم اہلِ دیں۔دوستی کے سالکیں
ہو گئے قلب و نگاہ و روح و جسم و جان شاد۔شاد باد و زندہ باد

سارے پُر امید ہیں مایوس کب ہیں ایک پل۔اہلِ دل، اہلِ دوَل
ہے سبق ''لا یخلف المیعادؑ' ہر مومن کو یاد۔شاد باد و زندہ باد

ہے مرے دل کی دعا کہ جاں کنی کے ہَول میں۔موت کے ماحول میں
سامنے آنکھوں کے ہو وہ قریۂ مینُوسواد(۱)۔شاد باد و زندہ باد

نور والوں نے دیا ہے دنیا والوں کو سبق۔گرچہ ہے کارِ ادق
اتحاد و اتحاد و اتحاد و اتحاد۔شاد باد و زندہ باد

کیوں نہ طاہرؔ اہلِ حب ان کو مبارکباد دیں۔ان کو کیوں نہ داد دیں
نور والوں نے کیا اس بزم کا ہے انعقاد۔شاد باد و زندہ باد

◆◆◆◆◆

۱۔جنّت نظیر

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(’’د‘‘ صوتِ انفی نیم مشدّد)

کر رہی ہے نعت مجھ کو سر بلند
ہوں نگاہِ قدسیاں میں ارجمند

طالبِ اذنِ حضوری ہوں کہ ہے
در پئے آزار فرقت کا گزند

ہے دلاتا رتجگا یادِ حضور
ہجر کے زنداں میں جب ہوتا ہوں بند

چھو نہیں سکتا سنہری جالیاں
ہوں قوانینِ ادب کا پائے بند

حج و عمرہ گرچہ مکہ میں کروں
دل کو طیبہ میں سکونت ہے پسند

اسوۂ سرکار ہی کی دین ہے
دل جو ہے بہرِ رفیقاں درد مند

طالبِ الطاف طاہرؔ سا غلام
پیشِ دربارِ نبی ہے عرض مند

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(''دُ'منوّن)

لب پر مرے رہے سدا صلِّ علیٰ محمدٍ
صلِّ علیٰ نبیّنا صلِّ علیٰ محمدٍ

حبِ رسول کی کلی دل میں مرے چٹک اٹھی
بچپن میں میں نے جب سنا صلِّ علیٰ محمدٍ

خواب وخیال میں کبھی جب بھی گیا مدینہ میں
دل میں مرے مہک اٹھا صلِّ علیٰ محمدٍ

خوش ہوں کہ پرورش ہوئی ماحولِ ذکرِ شاہ میں
سانسوں میں میری ہے بسا صلِّ علیٰ محمدٍ

اوزان اور معانی میں صلِّ علیٰ نبینا
ہم پایہ ہے درود کا صلِّ علیٰ محمدٍ

بزمِ ثنا میں جب پڑھی نعتِ نبی تو ہم سخن
بولے خوشی سے مرحبا صلِّ علیٰ محمدٍ

طاہرؔ میں تا دمِ قضا ان کا رہوں درود خواں
دل سے اٹھے یہی صدا صلِّ علیٰ محمدٍ

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رباعی

(''ذ'' الفِ معروف)

تقدیر میں دن ایسا بھی لا میرے خدا
پہچان ہو طیبہ میں مری سب سے جدا
اس خاک پہ سجدے کا نشاں بن جائے
اک ایسا بھی سجدہ ہو وہاں مجھ سے ادا

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قطعہ

(''ذ'' واؤ معروف)

تھے دست و گریباں سدا دوبدو
سروں کو اٹھائے بمثلِ مدو
عرب میں طلوعِ نبوّت ہوا
بنے داعیِ امن تھے جو عدو

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(''دُ'' واوِ مجہول)

نوری پاک صحابی دو
آقا کے امدادی دو
اب بھی ہیں ان کے پہلو میں
پاک نبی کے ساتھی دو

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(''دُ'' یائے معروف)

تعلیم ہمیں دین کی سرکار نے دی
جینے کی سمجھ دیں کی اقدار نے دی
ہر قدر کا مصدر ہے نبی کی سیرت
ہر قدر شہِ دین کے کردار نے دی

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قطعہ

("ڈ" یائے مجہول)

میری سوچوں کو مولا ندرت دے
حسنِ اظہار کی بھی قدرت دے
تیرے محبوب کی لکھوں نعتیں
اے خدا مجھ کو ایسی طاقت دے

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قطعہ

("ڈ" الفِ معروف صوتِ انفی)

پھر رہا ہوں جہاں میں سرگرداں
وسعتِ آسماں میں سرگرداں
ہے تحیّر کا ایک ہنگامہ
جو کہ ہے کن فکاں میں سرگرداں

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(''دُ'' واوِ معروف صوتِ انفی)

مال دوں ، جان و جگر دُوں
حرمتِ شاہ میں سر دُوں
کیا ہے الفت کا تقاضا
تو بتا دے مجھے گردُوں

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(''دُ'' واوِ مجہول صوتِ انفی)

بنتی ہیں آنکھیں ساون بھادوں
اشک ہیں گرتے بن بن بھادوں
شدّتِ کربِ ہجرِ مدینہ
کر دیتی ہے تن من بھادوں

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(''ؤ'' واوِ لین صوتِ انفی)

مدینے کی مجھے جب سے لگی دَوں
سدا رہتی ہے دل میں ملگجی دَوں

ہر اک جانب ولا کی روشنی ہے
اندھیری روح میں جب سے جگی دَوں

براہیمی ہے اس آتش کی نسبت
پرائی یہ نہیں ہے یہ سگی دَوں

کشید اس نے کیے خال و خط و خد
ہوئی چہرہ نما بے چہرگی دَوں

رہِ طیبہ کی یہ برکت ہے طاہرؔ
کہ شب سے چاندنی نے ہے ٹھگی دَوں

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(''ذ'' یائے معروف صوتِ انفی)

مبتدا دین کا ہیں شاہِ دِیں
منتہا دین کا ہیں شاہِ دِیں
اوّلیں آخریں پیمبر ہیں
ضابطہ دین کا ہیں شاہِ دِیں

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(''ذ'' یائے مجہول صوتِ انفی)

مجھے زندگانی کا زادِ سفر دیں
مرے دل کو دِیں کی محبت سے بھر دیں
مری عمر شہرِ مدینہ میں گزرے
کرم اتنا مجھ پر مرے شاہ کر دیں

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(''ذ'' ہائے مختفی)

سکینت کا حامل حضوری کا مژدہ
سنے اے خدا دل حضوری کا مژدہ

اثر ہے یہ اشکوں بھری التجا کا
دعاؤں کا حاصل حضوری کا مژدہ

ہے خوابِ مدینہ کی تعبیر لایا
عطاؤں پہ مائل حضوری کا مژدہ

مجھے اذنِ رضوانِ خلدِ تمنّا
مجھے خلدِ کامل حضوری کا مژدہ

سبھی الجھنیں اس کی برکت سے سلجھیں
ہے ردِ مسائل حضوری کا مژدہ

رکھیں اس کو کیوں طاق میں اپنے گھر کے
ہے آنکھوں کے قابل حضوری کا مژدہ

مجھے یوں لگے جیسے کو کو کی رو میں
سناتی ہے کوئل حضوری کا مژدہ

غموں کے بھنور میں نظر آئے طاہرؔ
مرادوں کا ساحل حضوری کا مژدہ

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

("دھ" ساکن)

خاکِ طیبہ ہے وہ بِدھ(۱)
جس کا ہر ذرّہ نَو نِدھ(۲)
رکھی جس نے اس پہ جبیں
اس کے نَو نِدھ بارہ سِدھ(۳)

◆◆◆◆◆

۱۔ضابطہ، دستور، مقدر، حاصل جمع

۲۔خزانہ

۳۔جس کی ہر خواہش پوری ہو جائے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(''دھ'' موقوف)

ضبط کر زائر دلِ بسمل کو باندھ
ہے مواجہ سامنے اس دل کو باندھ

حبِّ شاہِ دین ہے بنیادِ دیں
دل میں حب کے جذبۂ کامل کو باندھ

لے خیالاتِ ثنا قرآن سے
نعت میں آیات کے حاصل کو باندھ

اپنے ایماں کے سفینے کو بچا
اِس سے حبِّ شاہ کے ساحل کو باندھ

راستے طیبہ کے خلد ہیں منزل تری
اپنے قدموں سے اسی منزل کو باندھ

ڈھال کر عشقِ نبی میں تن بدن
انتشار آثار آب و گِل کو باندھ

ذکر کو ان کے بنا اپنا رفیق
سوچ میں اس جوہرِ قابل کو باندھ

ضبط میں اس در پہ طاہرؔ رکھ زباں
عرض کی اس کوکتی کوئل کو باندھ

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

رباعی

(''دھ'' الف معروف)

ہے قول یہ لب پر مرے سیدھا سیدھا
آقا سے محبت ہے عقیدہ سیدھا
ایمان ہے مجمل بھی مفصّل بھی یہی
ہے جملہ عقائد کا خلاصہ سیدھا

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(''دھ'' صوتِ واؤ مجہول)

ہو کے شرمندہ بہا اشک گناہوں کو دھو
مانگ اللہ سے عصیاں کی معافی رو رو
پیش کر صدقہ پیمبر کا برائے توبہ
بخشوا فردِ عمل میں ہیں معاصی جو جو

◆◆◆◆◆

ﷺ

رباعی

(''دھ'' یائے معروف)

ہے تازہ شگفتہ سی کلی میری دھی
حورانِ جناں سے بھی بھلی میری دھی
بیٹا ہے جو برکت تو ہے بیٹی رحمت
ہے لطف کے سانچے میں ڈھلی میری دھی

◆◆◆◆◆

ﷺ

رباعی

(''دھ'' یائے مجہول)

دیں کے آدھے ہیں دنیا کے آدھے
جانے کیوں ہم ہیں سب آدھے آدھے
شاہِ دیں پہ ایماں رکھنے والو!
اہلِ ایماں کب ہیں ہوتے آدھے

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(''دھ'' یائے مجہول)

بہرِ توصیفِ شہِ دیں باندھے
حق کے اقوال و فرامیں باندھے
لے کے امدادِ احادیثِ حضور
ہم نے نعتوں کے مضامیں باندھے

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

رباعی

(''دھ'' واؤ معروف صوتِ انفی)

حرفوں کو پہلے لفظوں میں باندھوں
پھر ان لفظوں کو مصرعوں میں باندھوں
ڈھالوں ان مصرعوں کو حبِ شہ میں
یوں جذبوں کو میں نعتوں میں باندھوں

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(''دھ'' یائے معروف صوتِ انفی)

فردِ عمل میں نعتیں باندِھیں
لطفِ نبی کی باتیں باندِھیں

طیبہ جا کر سوئے نہ تھے ہم
دن کے ساتھ تھیں راتیں باندِھیں

عجوہ ، امبر ، سکری ، کلمہ
تھیلے میں سوغاتیں باندھیں

گنبدِ اخضر اور جالی کی
آنکھوں میں سب جھاتیں باندھیں

طاہرؔ ہم نے عشق کمایا
ہونٹوں پر صلواتیں باندھیں

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(''دھ'' یائے مجہول صوتِ انفی)

ہاتھوں پہ دعاؤں کو ہم کرکے رقم باندھیں
یوں رحمتِ عالم سے امّیدِ کرم باندھیں

نامے پہ مقدّر کے توصیف لکھیں ان کی
انوارِ عطا باندھیں ، اسبابِ ارم باندھیں

پھر ہیچ دکھائی دیں شاہوں کی کلاہیں بھی
دستار میں جب ان کا ہم نقشِ قدم باندھیں

اکھڑی ہوئی سانسوں کا ، بکھری ہوئی نبضوں کا
ہم صلِّ علیٰ پڑھ کر شیرازہ بہم باندھیں

ہے حرفِ غلط طاہرؔ ،خائف ہوں وہ دشمن سے
جو قوّتِ ایماں سے طوفانِ عدم باندھیں

''ڈ''اور''ڈھ''کی اقسام

اصوات واشکال کے لحاظ سے''ڈ''اور''ڈھ''حرفِ صحیح ہے۔اس کی بنیادی طور پر دوقسمیں ہیں مفرد اورمرکب۔یہ مصمّتہ طویل مصوّتے کے ساتھ ساتھ مختصر مصوّتے کی حرکات اورتنوین وتشدید جیسی حرکات اورساکن و موقوف کے استعمال سے مختلف النوع اصوات میں تبدیل ہوتا ہے۔اس حصے کی ۱۵(پندرہ)نعتوں میں''ڈ''اور''ڈھ''کی اصوات کوردیفی حرف کی صورت میں موزوں کیا گیاہے:

۱۔ ڈ ساکن

۲۔ ڈ موقوف

۳۔ ڈ صوتِ انفی نیم مشدّد

۴۔ ''ڈ'' صوتِ الفِ معروف

۵۔ ''ڈ'' صوتِ واوَ مجہول

۶۔ ''ڈ'' صوتِ یائے معروف

۷۔ ''ڈ'' صوتِ یائے مجہول

۸۔ ''ڈ'' صوتِ واوَ مجہول انفی

۹۔ ”ڈ“ صوتِ ہائے مختفی

۱۰۔ ڈھ ساکن

۱۱۔ ڈھ الفِ معروف

۱۲۔ ”ڈھ“ واوِ مجہول

۱۳۔ ”ڈھ“ یائے معروف

۱۴۔ ”ڈھ“ یائے لین

۱۵۔ ”ڈھ“ واوِ مجہول انفی

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(''ڈ'' ساکن)

آپ کی آمد سے پہلے تھا عالم ایک کبَڈ
آپ آئے تو پا گئے حکمت احمق اور اجڈ

آپ آئے تو تلخیِ دوراں دور خدا نے کی
حبس کے موسم میں رحمت کے آئے ابر امڈ

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(''ڈ'' موقوف)

ان کے احساناتِ عالی روح وقلب و جاں میں ڈھونڈ
خیریت کا سکھ کا مصدر درد کے درماں میں ڈھونڈ

صاحبِ قرآن سے ہے علم بھی عرفان بھی
عزّتیں ڈھونڈ علم میں اور رفعتیں عرفاں میں ڈھونڈ

ڈھونڈ قیل و قال میں ان کے جمال آرائیاں
نکہتِ کردار کو اس خیر خو انساں میں ڈھونڈ

تو اگر دینی حمیّت کا ہے ورثہ کھو چکا
قیمتی میراث اپنی قوّتِ ایماں میں ڈھونڈ

خوئے بندہ پروری کو سرورِ کونین کی
سیرتِ اطہر میں ڈھونڈ اور صورتِ خنداں میں ڈھونڈ

حاصلِ ابلاغِ جس کی حکمتِ تبلیغ ہو
وہ مبلّغ بعدِ آقا حضرتِ انساں میں ڈھونڈ

حیرتیں ہی حیرتیں ہیں زائروں کے سامنے
منظرِ نورِ مواجہ چشمکِ حیراں میں ڈھونڈ

ان کی حب میں مُستَتِر دنیا و عقبیٰ کی ہے خیر
خیریت کونین کی حبِ شہِ خوباں میں ڈھونڈ

ہے مضامینِ ثنائے شاہ کا اس میں وفور
ہر خیالِ نعت طاہرؔ مصحفِ قرآں میں ڈھونڈ

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(''ڈ'' صوتِ انفی نیم مشدّد)

عشق کی اک ضربِ کامل کا گھمنڈ
توڑتا ہے حِصنِ باطل کا گھمنڈ

یہ سبق ''الفقر و فخری'' سے ملے
بے حقیقت ہے وسائل کا گھمنڈ

حق کے بحرِ تیز رو کے سامنے
ہیچ ہے باطل کے ساحل کا گھمنڈ

رو بروئے عشقِ احمد خاک ہے
دولتِ دنیا کے حامل کا گھمنڈ

صدق کی ننھی کرن کر دے گی ڈھیر
شبستانِ کِذبِ کامل کا گھمنڈ

تفرقہ پرور ہو جن کا انعقاد
ہے سراب ایسی محافل کا گھمنڈ

ہے ولائے مصطفےٰ پر منحصر
لائقِ تحسیں مرے دل کا گھمنڈ

علم کے سیلِ رواں کے سامنے
کب ٹھہر سکتا ہے جاہل کا گھمنڈ

بھر کے جھولی مصطفےٰ کا دستِ خیر
رہنے دے طاہرؔ سے سائل کا گھمنڈ

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قطعہ

(''ڈ'' صوتِ الفِ معروف)

بس اسی روز مرا ہو گا کلیجہ ٹھنڈا
جب فلسطین میں لہرائے گا دیں کا جھنڈا
ہو گی جب چشمِ کرم اس پہ مرے آقا کی
ہر فلسطینی نظر آنے لگے کا بنڈا(ا)

◆◆◆◆◆

ا۔چٹان

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رباعی

(''ڈ'' صوتِ واوِ مجہول)

احساس کے جذبات کہاں ہیں ڈھونڈو
جو خوب تھے حالات کہاں ہیں ڈھونڈو
اسلام کے بانی کی اخوّت ہے کہاں
وہ خیر کے دن رات کہاں ہیں ڈھونڈو

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

رباعی

(''ڑ'' صوتِ یائے معروف)

معراج کی شب گھر کی کھلی تھی کنڈی
تھی عرش کے اسوار نے کھولی کنڈی
اعجاز ہے واں جانا ، ٹھہرنا ، آنا
ایقان کے ہاتھوں سے ہے کھلتی کنڈی

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

رباعی

(''ڑ'' صوتِ یائے معروف)

ہو تیز ہزار ہا ہوس کی منڈی
پوشاک ہو قلب کی حیا کی بنڈی
پُرشور گناہ کے نگر کے اندر
نِت دیں کی، آنکھ میں رہے پگڈنڈی

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رباعی

(''ڈ'' صوتِ یائے مجہول)

ناکام ہوئے سب کے ہی سب ہتھکنڈے
اس عقل نے ڈالے مری رہ میں کنڈے
ہو عشق تو پاتا ہے مسافر منزل
لہراتے ہیں عشّاقِ نبی کے جھنڈے

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رباعی

(''ڈ'' صوتِ واؤ مجہول انفی)

حاضر ہونے کی راہیں میں ڈھونڈوں
رستے طیبہ کے میں سب سے پوچھوں
گر آقا کا نقشِ پا مل جائے
سو سو بار اس کو آنکھوں سے چوموں

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(''ڈھ'' ہائے مختفی)

عالم میں سوائی اڈہ
ہے دل کی بھلائی اڈہ

دکھلائے رہِ طیبہ مجھے
جدّے کا ہوائی اڈہ

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(ڈھ ساکن)

بیل بخشش کی جو چڑھی ہے منڈھ
شانِ رحمت کی دیدنی ہے منڈھ

نعت کہتا ہے جو حضوری میں
اس کی تخلیق کی ہوئی ہے منڈھ

سبز گنبد کو روبرو پا کر
میری آنکھوں میں کیا سجی ہے منڈھ

بخشواتے ہیں عاصیوں کو آپ
اس شفاعت کی دیدنی ہے منڈھ

نقشِ پائے حضور کو چوما
ان کے زائر کی کیا بڑھی ہے منڈھ

ان کے در کے گداؤں کو ہر دم
خوش نصیبی کی ڈھونڈتی ہے منڈھ

ہم ہیں شاعر حضور کے طاہرؔ
شعر گوئی کی بس یہی ہے منڈھ

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

رباعی

("ڈھ" الف معروف)

پہلے اپنی خواہش کا مندر ڈھا
نفسِ امّارہ اندر باہر ڈھا
اپنی مَیں کو مار، تُو میں ہو جا گم
ظاہر کی حدِ فاصل یکسر ڈھا

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

رباعی

("ڈھ" الف معروف)

دیوار و در سبھی قفس کے تو ڈھا
اہرامِ گناہ کے نفس کے تو ڈھا
نِت ہاتھ میں غزنوی کا تیشہ رکھ
بت خانے حرص کے ہوس کے تو ڈھا

◆◆◆◆◆

ﷺ

رباعی

("ڈھ" واوِ مجہول)

کہسار گناہ کے نہ خود پر یوں ڈھو
آ بیٹھ حطیم کی فضا میں اور رو
احساس ، خیال میں گناہ کا تو رکھ
مت اپنی موت سے دلا غافل ہو

◆◆◆◆◆

ﷺ

رباعی

("ڈھ" یائے معروف)

لائے ہیں مرے یار پھلوں کی کنڈھی
ہے خوب طرح دار پھلوں کی کنڈھی
مسجد میں نبی کی ہوں میں حاضر مرے ساتھ
کرتی ہے ذکر یار پھلوں کی کنڈھی

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

رباعی

(''ڈھ'' یائے لین)

کمزور ہوں جاؤں نہ کہیں موت سے ڈَھے
ماقبلِ قضا میری دعا رب سے ہے
دیدار مجھے شاہ کا ہو جائے نصیب
اور راہ عدم کی بھی ہو آسانی سے طے

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

رباعی

(''ڈھ'' یائے لین)

اشرار فتور کے بھی جائیں گے ڈَھے
افکار نفور کے بھی جائیں گے ڈَھے
تعبیر ہم اس خواب کی دیکھیں گے ضرور
امصار غرور کے بھی جائیں گے ڈَھے

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

رباعی

(''ڈھ'' واوِ مجہول صوتِ انفی)

چودہ سو سالوں کے خوش خُو مڈھوں
لکھ وصف مدینے کے دلا تو مڈھوں

جب نام تھا یثرب کا مدینہ رکھا
آئی تھی شہِ دین کی خوشبو مڈھوں

◆◆◆◆◆

''ذ'' اور اس کی اقسام

اصوات واشکال کے لحاظ سے''ذ'' حرفِ صحیح ہے۔اس کی بنیادی طور پر ایک ہی قسم ہے جسے ساکن اور موقوف کی صورت میں ۹ (نو) نعتوں میں موزوں کیا گیا ہے:

۱۔ ذ ساکن

۲۔ ذ موقوف

۳۔ ''ذ'' صوتِ الفِ معروف

۴۔ ''ذ'' صوتِ واوَ مجہول

۵۔ ''ذ'' صوتِ یائے معروف

۶۔ ''ذ'' صوتِ یائے مجہول

۷۔ ''ذ'' صوتِ الفِ معروف انفی

۸۔ ''ذ'' صوتِ یائے معروف انفی

۹۔ ''ذ'' صوتِ ہائے مختفی

ﷺ

(''ذ'' ساکن)

مدحت کا ان کی سیرت ہے ماخذ
اور ان کی نوری صورت ہے ماخذ

قرآں ہے اوصافِ شہ کا مصدر
مدحت کا ہر اک آیت ہے ماخذ

قرآں ہے اس سچائی کا شاہد
ہر اچھائی کا سیرت ہے ماخذ

یہ جو دیوان اصوات پہ آیا ہے
اس میٹھے پھل کا محنت ہے ماخذ

حق یہ ہے، کہ ایماں کے حاصل کا
میرے آقا کی الفت ہے ماخذ

فعلِ احسن بھی رد ہو سکتا ہے
سارے عملوں کی نیّت ہے ماخذ

ہر اک عالم کی تخلیق کا طاہرؔ
شاہِ عالم کی خِلقت ہے ماخذ

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(''ذ'' موقوف)

فکرِ مدحت ہے آقا کی سیرت سے ماخوذ
حسنِ مدحت بھی ہے ان کی صورت سے ماخوذ
فکرِ مدحت، حسنِ مدحت دونوں ہی لاریب
قرآں کی ہیں ہر سورت ہر آیت سے ماخوذ

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(''ذ'' صوتِ الفِ معروف)

ہے مدحت ہنر کی سخن کی غذا
یہی ہے مرے علم و فن کی غذا
نہ خوراک ہو جب کبھی دستیاب
ہو مدحت مرے تن بدن کی غذا

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(''ذ'' صوتِ واوٴ مجہول)

کروں جب میں مدحت رقم کاغذو
تو ہو مجھ پہ اتنا کرم کاغذو
پہنچنا بہ سرعت اسے لے کے ساتھ
بہ دربارِ شاہِ امم کاغذو

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(''ذ'' صوتِ یائے معروف)

راتوں کو جب میں سوتا ہوں استاذی
مظہر مدحت کا ہوتا ہوں استاذی
دیکھنے والا میری حب کا شاہد ہو
نقشہٴ نامِ نبی ہوتا ہوں استاذی

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(''ذ''صوتِ یائے مجہول)

کرے گا رب مواخذے
ہمارے سب مواخذے

ثنائیں کام آئیں گی
کہ ہوں گے جب مواخذے

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(''ذ'' صوتِ الفِ معروف انفی)

کیف سے مسحور ہے سن کر مدینے کی اذاں
دل مرا مسرور ہے سن کر مدینے کی اذاں

یاد آقا کی دلاتی ہے مؤذِّن کی صدا
پھیلتا جب نور ہے سن کر مدینے کی اذاں

نغمگی ہے پھیلتی جس سے فضا میں ہر طرف
کعبہ بھی پر نور ہے سن کر مدینے کی اذاں

حاضری کا لطف میرے قلب جاں پر چھا گیا
روح بھی مسرور ہے سن کر مدینے کی اذاں

طاہرؔ اک دو ثانیے میں مسجدِ آقا تمام
خلق سے معمور ہے سن کر مدینے کی اذاں

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(''ذ'' صوتِ یائے معروف انفی)

پہنا جذبات نے جامۂ کاغذیں
حب خیالات نے جامۂ کاغذیں
محترم ہم ہوئے، جب سے بخشا ہمیں
آپ کی نعت نے جامۂ کاغذیں

◆◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(''ذ'' صوتِ ہائے مختفی)

بپا ہیں صحنِ کعبہ میں محافلِ تلامذہ
حرم کی سمت ہے لگا ہوا دلِ تلامذہ
حرم کی سمت دیکھیں یا ثنا کہیں حضور کی
ثنا گری میں ہے یہی تو مشکلِ تلامذہ

◆◆◆◆◆◆

''ر'' اور ''رھ'' کی اقسام

اصوات واشکال کے لحاظ سے ''ر'' حرفِ صحیح ہے۔اس کی بنیادی طور پر دو قسمیں ہیں مفرد اور مرکب۔اس حصے کی ۱۶ (سولہ) نعتوں میں ''ر'' اور ''رھ'' کی ساکن، موقوف اور متحرک اصوات کو ردیفی حرف کی صورت میں موزوں کیا گیا ہے:

۱۔ ر ساکن

۲۔ ''ر'' موقوف

۳۔ ''ر'' الفِ معروف صوتِ کوتاہ

۴۔ ''ر'' الفِ معروف صوتِ طویل

۵۔ ''ر'' واوَ معروف

۶۔ ''ر'' واوَ مجہول

۷۔ ''ر'' یائے معروف

۸۔ ''ر'' یائے مجہول

۹۔ ''ر'' الفِ معروف صوتِ انفی

۱۰۔ ''ر'' واوَ معروف صوتِ انفی

۱۱۔ ''ڑ'' واوِ مجہول صوتِ انفی

۱۲۔ ''ڑ'' یائے معروف صوتِ انفی

۱۳۔ ''ڑ'' یائے مجہول صوتِ انفی

۱۴۔ ''ڑ'' ہائے مختفی

۱۵۔ ''ڑھ'' ساکن

۱۶۔ ''ڑھ'' یائے معروف

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(''ر'' ساکن)

مرے مصطفےٰ ہیں کرم کا سمندر
پلٹتا ہے جس سے رخِ بادِ صر صر

یہاں بھی پلائیں وہ زم زم کے ساغر
نوازیں دمِ حشر بھی جامِ کوثر

ہے صلِّ علیٰ جس کا ہر دم وظیفہ
اسی نے جگایا ہے اپنا مقدّر

اڑا کر ہوا مجھ کو لائی مدینے
وگرنہ پڑا تھا میں بے حال و بے پر

نہیں ان کی رحمت تو پھر اور کیا ہے
کہ مامورِ مدحت ہے مجھ سا فروتر

جو ہو ضو فگن اس میں حبِ شہِ دیں
تو پھر کیوں ہو آئینہ دل کا مکدّر

جو طاہرؔ ہو دل مسکنِ شاہِ خوباں
تو ہے ہجر و وصلِ مدینہ برابر

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(’’ر‘‘" موقوف)

ترغیبِ حمدِ رب کو ہے میرے نبی کا شہر
تمدیحِ شاہِ دیں کی ہے صورت گری کا شہر

ترویجِ اتباعِ محمد کی درس گاہ
تحریکِ عشقِ شاہ کی روئیدگی کا شہر

توفیقِ پارسائی کی توثیق کا امیں
تصدیقِ تزکیہ کی ہے رخشندگی کا شہر

تہذیب ہے اسی سے، تمدّن اسی سے ہے
تکریمِ انس و جاں کو ہے یہ آگہی کا شہر

تقریبِ ارتقائے تعلّم کا مہتمم
تحصیلِ درسِ خلد کو ہے روشنی کا شہر

تمجید کا سبب ہے خلائق کو اس کی گود
توقیرِ بندگی کی ہے تابندگی کا شہر

تدبیرِ قرب و معرفتِ ذاتِ کبریا
تعمیرِ بے خودی سے ہے پیوستگی کا شہر

توفیرِ شوقِ اذنِ حضوری کا ہے بھرم
تعبیرِ خوابِ دید کی فرخندگی کا شہر

تحدیدِ جبر بھی یہی، تحصیلِ قدر بھی
تکلیفِ معصیت کی ہے چارہ گری کا شہر

تطہیرِ دل کی رغبتِ طاہرؔ لیے ہوئے
وہ دیکھ سامنے ہے مدینہ نبی کا شہر

◆◆◆◆◆

ﷺ

قطعہ

("رٖ" الفِ معروف صوتِ کوتاہ)

جب ہے محبوب مقتدا میرا
سجدہ مقبول ہے سدا میرا
قبلہ رو جب ہوا مرا آقا
آپ قبلہ وہ بن گیا میرا

◆◆◆◆◆◆

ﷺ

قطعہ

("رٖ" الفِ معروف صوتِ طویل)

نفس کا تگڑا پہلوان ہرا
ہے یہ ایماں کا امتحان ہرا
جذبۂ عشق لا بروئے کار
سارے فتنوں کو میری جان! ہرا

◆◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(''رُ'' واوٴ معروف)

ہے مواجہ رُوبَرُو
دل کی دنیا رُوبَرُو

آنکھ اُٹھتی ہی نہیں
جب ہے قبلہ رُوبَرُو

ہو گیا ہوں بے زباں
گنگ لہجہ رُوبَرُو

ہے اجالا کر رہا
نور ہالہ رُوبَرُو

بہ رہا ہے آنکھ سے
ایک دریا رُوبَرُو

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(''ر'' صوتِ واؤ مجہول)

بر ہے آئی مراد جب، مت رو
حسنِ تقدیر پر دلا خوش ہو

اور کیا چاہیے خدا سے تجھے
پیش دربارِ مصطفےٰ میں ہو

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(''ر'' یائے معروف)

ہر وہ ساعت جو مدینے میں ہماری گزری
بانٹتی ذوقِ زرِ نعت نگاری گزری

گر درودِ شہِ والا نہیں شامل ان میں
جانیے سانس نہیں ، سینے سے آری گزری

سامنا حشر میں کس طرح کریں گے ان کا
زندگی پیرویِ شہ سے جو عاری گزری

تا دمِ مرگ رہی ان کی رضا پیشِ نظر
ان کی مرضی تھی جہاں ، جیسے ، گزاری گزری

یاد رو رو کے کیا دوریِ طیبہ میں انھیں
جو بھی شب گزری ، شبِ گریہ و زاری گزری

کرم افزونی آقاؐ نے تو حد ہی کر دی
جالیاں چھوتی جو فریاد ہماری گزری

مجھ پہ ہوتی ہے جو طاری دمِ تخلیقِ ثنا
کیفیت، تجھ پہ کبھی اے مرے قاری! گزری

عزّت افزا تھی مری فردِ عمل کی ، لاریب
زندگی جتنی سرِ نعت نگاری گزری

وائے تقدیر! ملا عہد وہ ہم کو کہ جہاں
نسل کی نسل ہی اخلاق سے عاری گزری

موت کے بعد بھی اے کاش! نہ ملتی مجھ کو
زیست جتنی بھی تری یاد سے عاری گزری

کیسے اعمال بچا پائیں گے اپنے ہم لوگ
نعت لکھنے میں نہ گر زندگی ساری گزری

شاہِ عالم کی محبت کا ہو منکر کیسے
جس کی نظروں سے ہو مشکوٰۃ و بخاری گزری

ان کے قدموں سے پلٹنے کو جو اٹھا طاہرؔ
وہ گھڑی مجھ پہ قیامت سے بھی بھاری گزری

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

("ر" یائے مجہول)

شہ کا روضہ ہے سامنے میرے
دل کا قبلہ ہے سامنے میرے

پاؤں رکھوں کہاں مدینے میں
راہِ آقا ہے سامنے میرے

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(''رُ'' الفِ معروف صوتِ انفی)

کیا خوب ہے صحبتِ دلداراں
محبوب ہے جذبۂ حب کاراں
ہیں محوِ طواف بصحنِ حرم
آقا کے حسیں پیروکاراں

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(''رُ'' واؤ معروف صوتِ انفی)

اپنے شہر، اپنے محلّے ، اپنے بستر پر مرُوں
اختیار اپنا اگر ہو کس لیے میں گھر مروں
ڈوبتی آنکھوں میں لے کر گنبدِ خضریٰ کا عکس
دے خدا گر اذن تو میں طیبہ میں جا کر مروں

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(''ر'' واوِ مجہول صوتِ انفی)

اسطوانے ہیں دین کے چاروں
حلقے حبل المتین کے چاروں
حیدر ، عثمان اور عمر ، صدیق
تارے ماہِ مبین کے چاروں

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(''ر'' یائے معروف صوتِ انفی)

محبت فزا و ولا آفریں
عقیدت نواز و وفا آفریں
مواجہ و گنبد ، قبا ، قبلتین
سبھی ہیں مناظر ثنا آفریں

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(''ں'' یائے مجہول صوتِ انفی)

اداس راتوں کی یہ لکیریں
فراق باتوں کی یہ لکیریں
جو دور طیبہ سے رکھیں مجھ کو
ہیں میرے ہاتھوں کی یہ لکیریں

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(''ں'' ہائے مختفی)

ہو کیسے ماہِ عرب گزارہ
تھا پہلے بھی سکھ سے کب گزارہ
مجھے بلا لیجئے مدینے
نہیں ہے دوری میں اب گزارہ

◆◆◆◆◆

ﷺ

قطعہ

(''رھ'' ساکن)

ابر طیبہ! مری زمین پہ ورھ
روح کی جھلسی سرزمین پہ ورھ
کر دے جل تھل کو ایک بہرِ خدا
ہر مکاں اور ہر مکین پہ ورھ

◆◆◆◆◆

ﷺ

قطعہ

(''رھ'' ساکن)

ان کے کرم سے رحمت کے اے بادل ورھ
ہرا بھرا ہو میرے دل کا جنگل ورھ
میری بے آباد زمیں کو کر زرخیز
ہر ہر جانب ایک ہو جس سے جل تھل ورھ

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

رباعی

(''رھ'' یائے معروف)

ہر ایک محبّ کے دل میں بجتی ہے ترھی
سرکار کے جو ذکر کی سجتی ہے ترھی

عشّاق کے روشن ہوں قلوب و اذہان
اس واسطے ہی سجتی دھجتی ہے ترھی

◆◆◆◆◆

''ڑ''اور ''ڑھ'' کی اقسام

اصوات واشکال کے لحاظ سے ''ڑ'' حرفِ صحیح ہے۔اس کی بنیادی طور پر دو قسمیں ہیں مفرد اور مرکب۔اس حصے کی ۱۸ نعتوں میں ''ڑ'' اور ''ڑھ'' کی ساکن،موقوف اور متحرک اصوات کو ردیفی حرف کی صورت میں موزوں کیا گیاہے:

۱۔ ''ڑ'' ساکن

۲۔ ''ڑ'' موقوف

۳۔ ''ڑ'' الفِ معروف

۴۔ ''ڑ'' واوِ مجہول

۵۔ ''ڑ'' یائے معروف

۶۔ ''ڑ'' یائے مجہول

۷۔ ''ڑ'' الفِ معروف انفی

۸۔ ''ڑ'' واوِ معروف انفی

۹۔ ''ڑ'' یائے معروف انفی

۱۰۔ ''ڑ'' یائے مجہول انفی

۱۱۔ ''ڑھ'' ساکن

۱۲۔ ''ڑھ'' موقوف

۱۳۔ ''ڑھ'' الفِ معروف

۱۴۔ ''ڑھ'' واوِ مجہول

۱۵۔ ''ڑھ'' یائے معروف

۱۶۔ ''ڑھ'' یائے مجہول

۱۷۔ ''ڑھ'' یائے معروف انفی

۱۸۔ ''ڑھ'' یائے مجہول انفی

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(”ڑ“ ساکن)

ماتھا اپنا خاکِ طیبہ پر رگڑ
داغِ عصیاں جائے گا پھر اس سے جھڑ

عشق نے ان کے سکھائی عاجزی
دور کر دی دل سے سب کی سب اکڑ

دور جس سے ظلمتیں ہوں حرص کی
نفس امّارہ سے ایسی جنگ لڑ

رکھ محبّانِ نبی سے دوستی
مت کسی اہلِ عقیدت سے بگڑ

ہوگئی مقبول طاہرؔ حاضری
آنسوؤں کے جب بہے آنکھوں سے ہڑ

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(''ڑ'' موقوف)

رخ قلم کا مدحتوں کی سمت موڑ
یعنی ان کی رحمتوں کی سمت موڑ

زندگی میں زندگی آ جائے گی
زندگی کو سنّتوں کی سمت موڑ

معرفت درکار ہے تو قلب کو
اولیا کی صحبتوں کی سمت موڑ

رکھ جبیں اپنی حرم کی خاک پر
دل نبی کی چاہتوں کی سمت موڑ

جالیوں سے کرکے آقا کو سلام
آنکھ ان کے دوستوں کی سمت موڑ

رکھ لبوں پر دائماً صلِّ علیٰ
اور خود کو جنّتوں کی سمت موڑ

طاہرؔ اپنی نسل کی، احباب کی
صورتوں کو سیرتوں کی سمت موڑ

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(''ڑ'' موقوف)

توڑ دے جو ترے یقیں کی باڑ
ایسی کج فکر کو زمیں میں گاڑ
رہ تو اندیشوں میں یقیں طینت
کر دے مسمار وسوسوں کے پہاڑ

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قطعہ

(''ڑ'' الف معروف)

تیرا ذکر سارے اذکار سے ہے بڑا
سارے اعمال اظہار سے ہے بڑا
سب سے اچھا بیاں تیرا ''بعد از خدا''
مجھ کو یہ سارے افکار سے ہے بڑا

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قطعہ

(''ڑ'' صوتِ واؤ مجہول)

اے دل و جاں نہ معصیت پہ اڑو
مت ہوا و ہوس کے پاؤں پڑو
تھام کر دامنِ شہِ کونین
نفسِ امّارہ کے خلاف لڑو

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قطعہ

(''ڑ'' صوتِ یائے معروف)

دہر بھر کے کمالات سے ہے بڑی
ذات تیری ہر اک ذات سے ہے بڑی
مجھ کو ملتا ہے تیری ثنا میں سکوں
بات تیری ہر اک بات سے ہے بڑی

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قطعہ

(''ڑ'' صوتِ یائے مجہول)

آئے آلام جب مرے آڑے
میرے آقا نے سن لیے ہاڑے
ان کے الطاف نے بحمداللہ
میرے دامن سے غم سبھی جھاڑے

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قطعہ

(''ڑ'' الف معروف انفی)

ہاتھ میں التجاؤں کو جوڑاں
پوری کرتے ہیں وہ سخی لوڑاں
ہر دو عالم میں وہ ہیں چارہ گر
منھ نہ ہرگز ادھر سے میں موڑاں

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قطعہ

(''ڑ'' صوتِ واؤ معروف انفی)

سوئے طیبہ بیان کو موڑُوں
ذکرِ سیرت سے رابطہ جوڑوں
ان کی رحمت کے لاکھ ہیں موضوع
میں کسے پکڑوں اور کسے چھوڑوں

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(''ڑ'' صوتِ یائے معروف انفی)

باتیں ذکرِ حضور کی چھیڑیں
ان کے نوری ظہور کی چھیڑیں
یار حلقہ بنا کے مل بیٹھے
تاریں سب نے شعور کی چھیڑیں

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(''ڑ'' صوتِ یائے مجہول انفی)

دل میں پھیلائیں مت ریا کی جڑیں
مت کسی قضیۂ انا پہ اڑیں
رہیے یادِ حضور سے سرشار
اس سے پہلے کہ رنج پیچھے پڑیں

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قطعہ

(''ڑ'' صوتِ یائے مجہول انفی)

ذکر و اذکارِ مصطفیٰ چھیڑیں
گفتگوئے شہِ ہدیٰ چھیڑیں

آئیں محفل میں آپ کی بیٹھیں
اور پھر نغمۂ ثنا چھیڑیں

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(ڑھ ساکن)

پاسِ ادب سے پیشِ مواجہ درود پڑھ
بن کر رسولِ پاک کا بردہ درود پڑھ

قبل از دعا درود کا کر اہتمامِ خاص
بعد از دعا نبی پہ ہمیشہ درود پڑھ

درکار ہے جو ربِ علا کی عطائے خاص
اس رحمتِ جہاں پہ زیادہ درود پڑھ

''صلّوا علیہ'' حکم ہے پروردگار کا
ہر دم بروئے سیّدِ والا درود پڑھ

جملہ عبادتوں میں ہے بے مثل یہ عمل
ہر طور یہ وظیفہ ہے یکتا درود پڑھ

دل کی مراد پائے گا حق سے بلا سوال
ہر لمحہ اٹھتے بیٹھتے ہر جا درود پڑھ

آغاز کر سفر کا حضوری کے لے مزے
طاہرؔ بہ راہِ طیبہ و مکہ درود پڑھ

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قطعہ

(''ڑھ'' موقوف)

انجمن چھوڑ خود پہ خلوت اوڑھ
دل پہ شاہِ زمن کی الفت اوڑھ
حرف! جنّت نصیب ہونے کو
اپنے تن پر ردائے مدحت اوڑھ

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

رباعی

("ڑھ" الف معروف)

جس نے بھی محبت سے ہے قرآن پڑھا
سرکار پہ اس شخص کا ایمان بڑھا
پُر جوش ہوا جذبۂ توصیفِ حضور
تو خلد کے زینے پہ وہ خوش بخت چڑھا

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

رباعی

("ڑھ" واؤ مجہول)

قرآن کی پہلے تو کچھ آیات پڑھو
مطلوب اگر تم کو ہیں برکات پڑھو
درکار ہے گر نقدِ سکینت دل کو
مہتابِ نبوّت کی حسیں نعت پڑھو

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(یائے معروف صوتِ ڑھ)

ہو کے جب پیشِ رب نماز پڑھی
سنّتِ شہ میں سب نماز پڑھی
جان و دل میں سکینتیں پھیلیں
ہم نے جب با ادب نماز پڑھی

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

رباعی

(''ڑھ'' یائے مجہول)

مدحت کا ہوا رنگ عجب رات بڑھے
پر جوش عقیدت بھرے جذبات بڑھے
الطاف کی برسات کے منظر تھے عجیب
جب آپ کی رحمت کے کمالات بڑھے

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(''ڑھ'' یائے معروف صوتِ انفی)

ہم نے جب سے ہیں مدینے کی فضائیں اوڑِھیں
ایسا لگتا ہے کہ جنّت کی ہوائیں اوڑِھیں

طرح ڈالی نئی اصوات کی جب نعتوں میں
بہرِ تقدیس ردائف نے ثنائیں اوڑِھیں

دستِ شفقت ہے سدا باپ نے سر پہ رکھا
لے کے آغوش میں ماں نے ہیں دعائیں اوڑِھیں

سبز گنبد نے بہاروں کو فراوانی دی
سوکھے اشجار نے پھولوں کی قبائیں اوڑِھیں

اب ہیں قاقم کے نہ سنجاب کے طالب طاہرؔ
ہم نے احرام کی صورت ہیں ردائیں اوڑِھیں

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(''ڑھ'' یائے مجہول انفی)

ولائے سیّدِؐ لولاک اوڑھیں
دلا شہرِ نبیؐ کی خاک اوڑھیں

ستارے ، چاند ، سورج ، کہکشائیں
تری کرنیں سرِ افلاک اوڑھیں

مواجہ پر تخیُّل لے کے جائیں
ردائے رفعتِ ادراک اوڑھیں

شفیعِ مذنبیں کے امّتی ہیں
کفن کیوں ہو کے ہم غم ناک اوڑھیں

شکستہ جاں فلسطیں پر کرم ہو
لباسِ امن سینہ چاک اوڑھیں

عطا ان کی بہ الفاظِ ثنا ہو
تو یہ تقدیس کی پوشاک اوڑھیں

جو جاڑا معصیت کا آڑے آئے
مدینے کے خس و خاشاک اوڑھیں

مہک جس میں درودوں کی ہو طاہرؔ
سدا ایسی فضائے پاک اوڑھیں

''ز'' اور ''ژ''

بحوالہ عنوانِ بالا، اصوات و اشکال کے لحاظ سے دونوں حروفِ صحیح/ مصمّتے ہیں۔اس لیے اس حصے میں ہر ردیفی حرف کی ساکن، موقوف اور متحرک اصوات میں ۱۴ (چودہ) نعتیں موزوں کی گئی ہیں:

۱۔ ''ز'' ساکن

۲۔ ''ز'' موقوف

۳۔ ''ز'' الفِ معروف

۴۔ ''ز'' واوٴ معروف

۵۔ ''ز'' واوٴ مجہول

۶۔ ''ز'' یائے معروف

۷۔ ''ز'' یائے مجہول

۸۔ ''ز'' الفِ معروف انفی

۹۔ ''ز'' واوٴ معروف انفی

۱۰۔ ''ز'' یائے معروف انفی

۱۱۔ ''ز'' یائے مجہول انفی

۱۲۔ ''ز'' ہائے مختفی

۱۳۔ ژ ساکن

۱۴۔ ژ موقوف

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(''ز'' ساکن)

رسولِ خدا ہیں محبت کا مرکز
رسالت ہے ان کی عقیدت کا مرکز

خدا کا حرم ہے شریعت کا مرکز
مدینہ ہمیں ہے طریقت کا مرکز

کسے رتبہ شیخین جیسا ہو حاصل
جنھیں مل چکا ہے سکینت کا مرکز

دلِ عاشقاں ہے صداقت کا مظہر
عدالت، سخاوت، شجاعت کا مرکز

اے طاہرؔ تو صدّیقیت کا امیں ہے
گھرانہ ہے تیرا صداقت کا مرکز

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(''ز'' موقوف)

دل کو ہے صاحبِ قرآن عزیز
کیوں نہ ہو مصحفِ رحمٰن عزیز

کیوں کرے حرصِ متاعِ دنیا
جس کو ہو دولتِ ایمان عزیز

پختہ ایمان ہے اس کا لاریب
رکھے آقا کو جو ہر آن عزیز

عشق میں ڈوب کر جو نعت کہے
مجھ کو ایسا ہے ثنا خوان عزیز

مجھ کو دے نعت کے افکار نئے
اس سبب سے بھی ہے قرآن عزیز

ہیں نئی طرز کی نعتیں اس میں
ہے محبوں کو یہ دیوان عزیز

درس طاہرؔ ہے یہ آقا کا ہمیں
رکھے انسان کو انسان عزیز

ﷺ

قطعہ

(''ز'' صوتِ الفِ معروف)

دلِ میں رکھوں میں کیوں خوفِ روزِ جزا
شافعِ مذنبیں جب ہیں مشکل کشا
نعت گو آپ کا نسل در نسل ہوں
ہے سبھی میری فردِ عمل میں ثنا

◆◆◆◆◆

ﷺ

قطعہ

(''ز'' صوتِ واؤ معروف)

دنیا میں بھی نبی کی ہے رحمت کی آرزو
عقبیٰ میں بھی ہے ان کی شفاعت کی آرزو
ہے دوسرا میں شاہ کی امداد دستگیر
بس ہے انھی کے لطف و عنایت کی آرزو

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(''ز'' صوتِ واؤ مجہول)

ارے سلاطیں کی بارگاہوں سے بے نیازو!
محبتِ شاہِ دیں کی دولت سے سرفرازو
تجلّیوں کی ہماہمی میں ہو محو لیکن
ہمارے دل کو بھی اپنے فیضان سے نوازو

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(''ز'' صوتِ یائے معروف)

ہے حُسنِ شجاعت کا ہر اک بدر کا غازی
رکھتا ہے ورا رتبہ ہر اک بدر کا غازی
حامل ہیں سبھی بدر کے اصحاب رضا کے
یوں شان میں ہے یکتا ہر اک بدر کا غازی

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(''ز'' صوتِ یائے مجہول)

ہمیں عطا ہوئے ہیں ان کی مدحتوں کے معجزے
زمینِ نعتِ مصطفےٰ کی رفعتوں کے معجزے

محبّتوں کا آپ کی سخن سخن میں ہے ظہور
سخن سخن سے ہیں عیاں محبّتوں کے معجزے

جہاں جہاں میں منعقد ہیں محفلیں حضور کی
جہاں جہاں میں ہیں نبی کی عظمتوں کے معجزے

نظر نواز منزلیں نیاز مند پر کُھلیں
ہیں دسترس میں خلوتوں کے جلوتوں کے معجزے

عطائے اشکِ التجا و آہِ دردِ عشق ہیں
فصاحتوں کے معجزے، بلاغتوں کے معجزے

ہماری روح کی غذا ہے بس درودِ مصطفٰے
درودِ مصطفٰے سے ہیں سکینتوں کے معجزے

کشائشِ خوشی ہے نقشِ کفشِ پائے شاہ سے
اسی گُلِ مراد سے ہیں نکہتوں کے معجزے

ہماری فکرِ منتشر کو بخشا حسنِ امتزاج
ہنر کو بخشے آپ نے ہیں صنعتوں کے معجزے

کفیلِ مفلساں ہیں وہ، سبیلِ بے کساں ہیں وہ
پکار دل سے ان کو دیکھ نصرتوں کے معجزے

ہو طاہرؔ ان کے نام پر فدا یہ کیوں نہ زندگی
نثار ذاتِ شاہ پر ہیں حرمتوں کے معجزے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

("ز" صوتِ الفِ معروف انفی)

درخشاں درخشاں فروزاں فروزاں
درِ شاہِ شاہاں فروزاں فروزاں
حضوری میں فرحاں فروزاں فروزاں
مرا دل ہے خنداں فروزاں فروزاں
ہیں طیبہ میں انوار ان کے فراواں
فراواں فراواں فروزاں فروزاں
مری جانِ جاناں وہ جانانِ جاناں
ہیں جانانِ جاناں فروزاں فروزاں
عنایات ان کی ہیں دونوں جہاں میں
دلوں کے ہیں ارماں فروزاں فروزاں
مناظر میں حسنِ کمال آپ کا ہے
مظاہر ہیں ذیشاں فروزاں فروزاں
رقم کر رہے ہو جو طاہرؔ ثنائیں
ہر اک ہے سخنداں فروزاں فروزاں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قطعہ

(''ز''صوتِ واؤ معروف انفی)

وصف ہیں آپ کے جب حدِ بیاں سے بھی فزوں
حقِ توصیف ادا پھر میں بھلا کیسے کروں
سانس کے ساتھ درودوں کی جڑیں تسبیحیں
جس سے تسکیں میں ہے صد شکر مرا جذبِ دروں

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قطعہ

(''ز''صوتِ یائے معروف انفی)

پار جالی کے اگر جاں ہو مری گوشہ گزیں
میں یہ سمجھوں گا ہوئی روح مری خلد نشیں
خواہشیں دل کی عجب موڑ پہ آ پہنچی ہیں
کیسی سرکارِ دو عالم سے ہیں امیّدیں لگیں

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(''ز'' صوتِ یائے مجہول انفی)

دل کو مرے اخلاص کی دولت سے نوازیں
ایثار سے احساسِ مروّت سے نوازیں
پنجے ہیں رگِ جاں میں گڑے بوالہوسی کے
سرکار مجھے اپنی محبّت سے نوازیں

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(''ز'' صوتِ ہائے مختفی)

شہرِ طیبہ کے نظاروں کا مزہ
ہر طرف ہے خلد زاروں کا مزہ
سبز گنبد نے ہے بخشی سبزگی
ہے خزاؤں میں بہاروں کا مزہ

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(''ز'' ہائے مختفی مدوّر)

آئیں جو خیالات شگفتہ تر و تازہ
ہم لکھیں نئی نعت شگفتہ تر و تازہ

سرکار کا ہر قول بہشت ایسا نیا ہے
سرکار کی ہر بات شگفتہ تر و تازہ

کیا روشنیاں خاک پہ اتری ہیں بہشتی
ہے دن سی وہاں رات شگفتہ تر و تازہ

ہوتی ہے مری اہلِ مدینہ سے مسلسل
ہر بار ملاقات شگفتہ تر و تازہ

تفہیم مدینے میں ہے کچھ اور طرح کی
لگتی ہیں سب آیات شگفتہ تر و تازہ

پوری ہو اُسی لمحے مدینے میں جو آئے
ہونٹوں پہ مناجات شگفتہ تر و تازہ

جب لوٹ کے آتا ہوں مدینے سے، ہے لگتی
خود اپنی مجھے ذات شگفتہ تر و تازہ

یہ جو ہے مری حضرتِ صدیق سے نسبت
دائم ہے مرے ساتھ شگفتہ تر و تازہ

جب سے کیے مَس بابِ نبوّت سے ہیں طاہرؔ
رہتے ہیں مرے ہاتھ شگفتہ تر و تازہ

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(ژ ساکن)

نعت کا منصب پیشِ نظر ہے لفظ پریشاں کژمژ
کیسے وصف بیاں ہوں ان کے عقل ہے غلطاں کژمژ

علم و عرفاں کے معراج کی متقاضی ہے مدحت
وجداں کے ہے باب پہ تالا سوچ ہے حیراں کژ مژ

لکنت ہے در آئی زباں میں گنگ ہوا ہے لہجہ
دستِ دعا ہے پیشِ مواجہ لرزاں لرزاں کژ مژ

محشر میں ہم عصیاں کاروں کے ہیں آپ ہی شافع
ہے فردِ اعمال ہماری پیشِ میزاں کژ مژ

طاہرؔ کیسے خاکِ طیّب پر رکھیں ہم پاؤں
جاں تو ہے مسرور ولیکن دل ہے ترساں کژ مژ

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(ژ موقوف)

بخت آور عجب انداز سے ہے مدحتِ باژ
بخشتی ہے جو مجھے نازشِ صد قسمتِ باژ

ہفت افلاک ہیں محتاج ترے صبح و مسا
ہے محیط ان کو بھی سرکار تری رحمتِ باژ

چاند دو لخت ہوا ایک اشارے پہ ترے
باعثِ رَجعتِ خورشید تری قدرتِ باژ

نسلِ صدیق میں ہونے سے مرا مان بڑھا
تا دمِ حشر میسّر رہے یہ نسبتِ باژ

حشر کی دھوپ بھی ہو جائے گی سب بے تاثیر
شافعِ حشر سے پائیں گے جو ہم خلعتِ باژ

حیرتی رہ گئے جبریلؑ و براق و رف رف
بخش دی ربِّ علا نے جو تجھے رفعتِ باژ

ہو گی طاہرؔ جو ترے سر پہ ثنا کی دستار
منکشف ہوگی سرِ حشر تری شوکتِ باژ

''س'' کی اقسام

بحوالہ عنوانِ بالا، اصوات و اشکال کے لحاظ سے ''س حرفِ صحیح ہے۔اس لیے اس حصے میں حرف کی ساکن، موقوف اور متحرک اصوات میں ۱۷(سترہ) نعتیں موزوں کی گئی ہیں:

۱۔　س ساکن

۲۔　س موقوف

۳۔　''س'' اسمِ حرفِ صحیح صوتِ عربی

۴۔　''س'' الفِ معروف صوتِ کوتاہ

۵۔　''س'' الفِ معروف صوتِ طویل

۶۔　''س'' واوَ معروف

۷۔　''س'' واوَ مجہول

۸۔　''س'' واوَ لین

۹۔　''س'' یائے معروف

۱۰۔　''س'' یائے مجہول

۱۱۔　''س'' الفِ معروف انفی

۱۲۔　''س'' واوَ معروف انفی

۱۳۔ ’’س‘‘ واوِ مجہول انفی

۱۴۔ ’’س‘‘ واوِ لین انفی

۱۵۔ ’’س‘‘ یائے معروف انفی

۱۶۔ ’’س‘‘ یائے مجہول انفی

۱۷۔ ’’س‘‘ ہائے مختفی

ﷺ

(س ساکن)

دردِ دل کو سمجھے آنکھ سے برسے حس
جذبے رکھے کون سی باصرہ جیسے حس

خوابوں کی تعبیریں ڈھونڈتی رہتی ہے
قربِ نبی کو میری اک اک ترسے حس

نورِ نبی کو اک اک شے میں ڈھونڈتی ہے
حیلے ڈھونڈ رہی ہے کیسے کیسے حس

ان کے نام کو چومیں آنکھیں ،ہونٹ مرے
کتنی تسکیں پائے انگوٹھوں سے حس

جس مٹی میں ان کا پسینہ شامل ہے
اس کی بھینی خوشبوؤں کو ترسے حس

ان کی نعت پہ کان لگائے بیٹھی ہے
محویت کے عالم میں ہے کب سے حس

جس کو کہا وجدان امام غزالی نے
نقدِ ثنا سے بھر دیتی ہے کیسے حس

میٹھے پھل سلمان کے گلشن کے کھا کر
طاہرؔ ان کی نسبت کا رس چوسے حس

◆◆◆◆◆

ﷺ

(س موقوف)

جسے نصیب بلائے درِ حضور کے پاس
بہارِ خلد وہ پائے درِ حضور کے پاس

ہوں بیٹھا سر کو جھکائے درِ حضور کے پاس
مزے ہیں زیست کے آئے درِ حضور کے پاس

دعائیں پوری، یہاں التجائیں پوری ہوں
کرم کے خوب ہیں سائے درِ حضور کے پاس

ندامت اس کو کہیں یا وفورِ شوق کہیں
جب آنکھ اشک بہائے درِ حضور کے پاس

کریں مرورِ زمانہ جسے تہی داماں
وہ اپنی جھولی بڑھائے درِ حضور کے پاس

بغور دیکھیے تفسیرِ آیۂ جاؤک
خدا کا حکم بلائے درِ حضور کے پاس

کسی کی بات تو کیا حاضری میں اپنا ہی
وجود بھولتا جائے درِ حضور کے پاس

وہ رکھے ذہن میں ''لا ترفعوا'' کی حکمت بھی
صدا جو ہونٹوں پہ لائے درِ حضور کے پاس

وہ دور رہ کے بھی طاہرؔ وہیں پہ ہوتا ہے
جو آنکھیں چھوڑ کے آئے درِ حضور کے پاس

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

رباعی

("س" اسمِ حرفِ صحیح صوتِ عربی)

قرآن پکارتا انھیں ہے "یٰس"
اک اور مقام پہ ہے کہتا "طٰس"
یٰس کی طٰس کی برکت تو دیکھ
نقطے کے بغیر بولتی ہے یہ "س"

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

رباعی

("س" الفِ معروف صوتِ کوتاہ)

ہر لمحہ ہے سیلِ رحمت جیسا
طیبہ کا ماحول ہے جنّت جیسا
روضہ ، جالی ، پاک مواجہ ، بالیں
ہر گوشہ ہے عرش کی حرمت جیسا

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(''س'' الفِ معروف صوتِ کوتاہ)

جب ان کی رحمت کا ہے سہارا تو غم ہو کیسا
خیال آقا کو ہے ہمارا تو غم ہو کیسا

وہ لاج رکھتے ہیں مفلسوں اور بے کسوں کی
ہے لطفِ سرکار پر گزارا تو غم ہو کیسا

وہ میرا ممدوح مدحتیں ہے قبول کرتا
اسے محبت سے ہے پکارا تو غم ہو کیسا

وہ بپھرے قلزم میں موجِ رحمت ابھار دیں گے
دکھائیں کشتی کو وہ کنارا تو غم ہو کیسا

مداوا ہر غم کا کرنے والے مدینے والے
ہیں کرتے بیچاروں کا ہیں چارا تو غم ہو کیسا

نبی کا روضہ،مواجہ ان کا، وہ سبز گنبد
نظر میں ہے جب یہ سب نظارا تو غم ہو کیسا

ہو امّتی ان کا اور ذلّت میں دن گزارے
نہیں ہے سرکار کو گوارا تو غم ہو کیسا

وہی ہیں مرہم ،طبیب وہ ہیں، مسیحا وہ ہیں
بدن بریدہ ہوا ہمارا تو غم ہو کیسا

مسبب اعلیٰ ترین ہے تو فزوں سبب ہے
وہ ہے ہمارا وہ ہے تمھارا تو غم ہو کیسا

سکینتِ دل ہے ان کے دم سے،ہوں دور غم سے
وہی ہیں فرحت کا استعارہ تو غم ہو کیسا

ہم ان کے طاہر ازل سے لے کر ابد تلک ہیں
وہی تحفّظ ہیں جب ہمارا تو غم ہو کیسا

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(''س'' الفِ معروف صوتِ کوتاہ)

کون ہو گا حسیں بہ روئے زمیں
شاہکارِ خدائے عالم سا
کون ہو گا جلیسِ عرشِ بریں
شاہکارِ خدائے عالم سا

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(''س'' الفِ معروف صوتِ طویل)

پہلے افکار میں تہذیب مدینے کی بسا
اپنے ادراک کو آداب کا حامل تو بنا
لفظ تحریر میں لانے کے لیے چُن موتی
پھر قرینے میں ڈھلی نعت کو اظہار میں لا

◆◆◆◆◆

ﷺ

قطعہ

("س" صوتِ واؤ معروف)

کہکشائیں ، چاند ، تارے چار سُو
خاکِ طیبہ کے ہیں ذرّے چار سُو
رات کے آنچل کو چشمِ دل سے دیکھ
نوری موتی اس پہ بکھرے چار سُو

◆◆◆◆◆

ﷺ

قطعہ

("س" صوتِ واؤ مجہول)

ان کی رحمت کے بادلو برسو
حسنِ فطرت کے بادلو برسو
دل کی دھرتی کے تپتے سینے پر
میری قسمت کے بادلو برسو

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قطعہ

(''س'' صوتِ واوِ لین)

دھڑکنوں میں درود ہیں سَو سَو
رحمتوں کے ورود ہیں سَو سَو
بے قراری میں سوئے شہرِ نبی
دل میں تڑپے سجود ہیں سَو سَو

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قطعہ

(''س'' صوتِ یائے معروف)

دور ہوتی ہے وہیں سے مفلسی
خیر پاتی ہے وہیں سے بے کسی
سر درِ سرکار پر رکھ کے تو دیکھ
بس میں آ جاتی ہے کیسے بے بسی

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(''س'' صوتِ یائے مجہول)

جب سخن میں نہیں آقا کی ثنا تو کیسے
ہو ہنر لائقِ الطافِ خدا تو کیسے
جو نہ متوجہ ہوئے ان کی طرف دنیا میں
ہوں سرِ حشر وہ حق دارِ جزا تو کیسے

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(''س'' صوتِ الفِ معروف انفی)

آشنا زیست سے ہوا انساں
روحِ آدم میں ڈھل گیا انساں
آپ کی طلعتِ نبوّت سے
ہو گیا حق سے آشنا انساں

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

رباعی

(''س'' صوتِ واؤ معروف انفی)

طیبہ آ کر جنّت کو کیوں ترسوں
جنّت جیسی فرحت پا کر سوچوں
ہوتے ہیں سب دل کے ارماں پورے
فوراً ملتا ہے جو بھی میں چاہوں

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(''س'' صوتِ واؤ مجہول انفی)

امّیدِ حضوری لیے کل پرسوں اترسوں
مانگی ہیں مدینے کی دعائیں میں نے برسوں
حاضر جو ہوا آپ کے قدموں میں ہوں طاہؔر
غم زیست کے سب دور ہوئے مجھ سے ہیں کوسوں

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

("س" صوتِ واؤلین انفی)

رکھتا ہوں میں ان سے محبت اللہ کی سَوں
دل کو ہے بس ان سے رغبت اللہ کی سَوں
طاہرؔ صدّیقیت میرا ورثہ ہے
فخر کا باعث ہے یہ نسبت اللہ کی سَوں

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

("س" صوتِ یائے معروف انفی)

سرورِ انبیا کا نطقِ حسیں
روحِ وحیِ خدا کا نطقِ حسیں
ہے زباں آپ کی خدا کی زباں
اے خوشا مصطفٰے کا نطقِ حسیں

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(''س'' صوتِ یائے مجہول انفی)

پا کے آقا سے رہبری سانسیں
یوں کریں میری دلبری سانسیں
مجھ کو لے جائیں شہرِ طیبہ میں
زندگانی کی آخری سانسیں

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(''س'' صوتِ ہائے مختفی)

دے کے جالی کو دور سے بوسہ
نور سے آنکھ کا بھرا کاسہ
سائلِ مصطفٰے کا رہتا ہے
برکتوں سے بھرا ہوا کیسہ

◆◆◆◆◆

''ش'' کی اقسام

بحوالہ عنوانِ بالا، اصوات و اشکال کے لحاظ سے ''ش'' حرفِ صحیح ہے۔ اس لیے اس حصے میں حرف کی ساکن، موقوف اور متحرک اصوات میں ۱۳ (تیرہ) نعتیں موزوں کی گئی ہیں:

۱۔ ''ش'' ساکن

۲۔ ''ش'' موقوف

۳۔ ''ش'' الفِ معروف صوتِ کوتاہ

۴۔ ''ش'' الفِ معروف صوتِ طویل

۵۔ ''ش'' واوِ معروف

۶۔ ''ش'' واوِ مجہول

۷۔ ''ش'' یائے معروف

۸۔ ''ش'' یائے مجہول

۹۔ ''ش'' الفِ معروف انفی

۱۰۔ ''ش'' واوِ معروف انفی

۱۱۔ ''ش'' یائے معروف انفی

۱۲۔ ''ش'' یائے مجہول انفی

۱۳۔ ''ش'' ہائے مختفی

ﷺ

(ش ساکن)

دیارِ رحمت میں ہم بھی دیکھیں کرم کی بارش
کرم شعارا! کبھی تو ہم پہ بھی ہو نوازش

وگرنہ نعتِ نبی کی کاوش فقط ہے کاوش
کرم ہو ان کا تو کام آتے ہیں علم و دانش

تمنّا ہے کہ فضائے شہر نبی ہو حاصل
وہیں ہو جینا وہیں ہو مرنا یہی ہے خواہش

حضور چشمِ کرم ادھر بھی خدا را کیجے
حضور اپنے غلام کی بھی سنیں گزارش

حضور طاہرؔ کو مژدہ دیجے زیارتوں کا
حضور انوار کی اسے بھی عطا ہو تابش

◆◆◆◆◆

ﷺ

(ش موقوف)

خلدِ سرکار کی آغوش
ہے کرم زار کی آغوش

حاضری دینے والے دیکھ
کیسی ہے پیار کی آغوش

ظلمتیں کرتی ہے کافور
ان کے انوار کی آغوش

زیرِ سایہ انھی کے ہے
''کن'' کے اسرار کی آغوش

گیسوئے شاہ کی مرہون
گل کی مہکار کی آغوش

محرمِ قسمتِ صدّیق
ثور کے غار کی آغوش

طاہرؔ افکار کی مظہر
میرے اشعار کی آغوش

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

("ش" الفِ معروف صوتِ کوتاہ)

ہے طُرفہ نشّۂ طیبہ حضوری نے مجھے بخشا
دیارِ نور کے جلووں نے پوری کی ہر اک آشا
مرادِ حاضری پا کر طلب آمادہ میرا دل
یہیں پر جینے مرنے کی ہے اب رکھتا خوشا منشا

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

("ش" الفِ معروف صوتِ طویل)

ہے بخشش کی تمنّا گر، گنہ اللہ سے بخشا
بجاہِ سیّد و سرور، گنہ اللہ سے بخشا
معافی دے گا بخشن ہار تجھ کو صدقۂ آقا
دعائیں التجائیں کر، گنہ اللہ سے بخشا

◆◆◆◆◆

ﷺ

قطعہ

("ش" صوتِ واؤ معروف)

چڑیا جیسے تھے پرندے کہ شتر جیسے پَشُو
ان کی سرکار میں فریاد کیا کرتے سبھو
بے زبانوں کے بھی ہمدرد تھے میرے آقا
ان کے اخلاق میں تھی انس و ولا کی خوشبو

◆◆◆◆◆

ﷺ

قطعہ

("ش" صوتِ واؤ مجہول)

ذوقِ طیبہ رکھنے والی خواہشو!
دل میں زندہ رہنے والی خواہشو!
تیرہ راتیں جاگتی ہیں آپ سے
روشنی میں ڈھلنے والی خواہشو!

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(''ش'' صوتِ یائے معروف)

ہو گئی جو نورِ ''اقرا'' سے مسجّل خامشی
دانش افزا سرِّ ''کُن'' کی تھی مدلّل خامشی

ہے عزیزِ جاں مواجہ پر وہ اکمل خامشی
جو مچا دے تارِ سازِ دل میں ہلچل خامشی

باریاب اس کو تھا ہونا دولتِ عرفان سے
حکمت آمادہ یہاں پر تھی مکمل خامشی

جلوہ فرما تھا حرا کے غار میں نورِ ازل
جس سے ہونی تھی تفکّر زا و افضل خامشی

چار چھے پل میں بھی طاہرؔ اس جگہ پر چپ رہا
حیرت افزائے دل و جاں تھی مسلسل خامشی

شہرِ حکمت جس میں تھے سنّاٹے از روزِ ازل
صاحبِ قرآں نے توڑی وہ مقفّل خامشی

کر درود و نعت سے دل میں سکینت کا سماں
منتشر کر دے گی ورنہ اس کو پاگل خامشی

ہے ادب ملحوظ، آنسو رَو میں ہیں چپ سادھ کر
ورنہ بارش میں کہاں رکھتا ہے بادل خامشی

پھر زبانِ دل پہ جاری نعتِ آقا ہو گئی
پیشِ روضہ ہو گئی جب اس کو بوجھل خامشی

جس سے ہلچل شام تک ہے تارِ سازِ فکر میں
صبح دم وہ ہو گی کیسی اوّل اوّل خامشی

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

رباعی

("ش" صوتِ یائے مجہول)

وجدان کو الہام کے موتی بخشے
افکار کو اکرام کے موتی بخشے
اصوات میں توفیقِ ثنا دے کے مجھے
اللہ نے انعام کے موتی بخشے

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

("ش" صوتِ الفِ معروف انفی)

کیف کیا سجدہ گزاری میں ہوا ہے افشاں
خاکِ طیبہ کا سجا ہے میرے ماتھے پہ نشاں
آپ کی دید کی امیّد کا روشن ہے چراغ
تیرہ شب میں بھی کیا جس نے تخیّل رخشاں

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(''ش'' صوتِ واؤ معروف النفی)

کانوں سے گزر جاتی ہے جو کرتے ہوئے شُوں
طیبہ کی طرف جاتی ہوا دیکھ کے سوچوں
طائر ہیں جو مصروفِ طوافِ درِ آقا
اڑتے ہوئے ان کو سرِ افلاک میں دیکھوں

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(''ش'' صوتِ یائے معروف النفی)

جس سے گزرے ہیں شاہِ عرش نشیں
راستہ ہے وہ رشکِ خلدِ بریں
میزباں جن کا خود خدا ٹھہرا
مرحبا! شانِ میہمانِ حسیں

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(''ش'' صوتِ یائے مجہول انفی)

ہماری التجاؤں سے بھی پیشتر نوازشیں
حضوریوں میں شاہ کی ہیں بیشتر نوازشیں

یہ وہ نوازشیں ہیں جن کے بخت میں فنا نہیں
خوشا کہ رہنے والی ہیں ہمیش تر نوازشیں

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(''ش'' صوتِ ہائے مختفی)

تھا دل میں بسا بے شمار اندیشہ
کرتا تھا مجھے شرمسار اندیشہ

لکھنے سے ثنا سرورِ عالم کی خوشا
کافور ہوا صد ہزار اندیشہ

◆◆◆◆◆

''ص'' اور ''ض'' کی اقسام

بحوالہ عنوانِ بالا، اصوات و اشکال کے لحاظ سے تمام حروفِ صحیح/ مصمّتے ہیں۔ اس حصے میں ہر ردیفی حرف کی ساکن، موقوف اور متحرک اصوات میں ۲۰ نعتیں موزوں کی گئی ہیں جن میں ایک رباعی سورۂ قرآن ''ص'' اور ایک رباعی ''ض'' کی ردیف میں بھی ہے:

۱۔ ص ساکن

۲۔ ص موقوف

۳۔ ص اسمِ حرفِ صحیح عربی

۴۔ ص الفِ بالا

۵۔ ص الفِ معروف

۶۔ ص یائے معروف

۷۔ ص یائے مجہول

۸۔ ص الفِ معروف انفی

۹۔ ص ہائے مختفی

۱۰۔ ض ساکن

۱۱۔ ض موقوف
۱۲۔ ض اسمِ حرفِ صحیح عربی
۱۳۔ ض الفِ معروف
۱۴۔ ض واوَ معروف
۱۵۔ ض واوَ لین
۱۶۔ ض یائے معروف
۱۷۔ ض یائے مجہول
۱۸۔ ض الفِ معروف انفی
۱۹۔ ض یائے مجہول انفی
۲۰۔ ض ہائے مختفی

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(ص ساکن)

ہے یہ کہتی مجھے ہر آیۂ قرآن کی نص
دل میں رکھ سرورِ کونین کے فرمان کی نص

یوں ہے دل میں مرے شیخین کے رتبے کا رسوخ
جیسے ہے تن میں مرے خون کے دوران کی نص

لا الہ میرے عقیدے کو ہے لازم جیسے
ایسے ہے ختمِ نبوّت مرے ایمان کی نص

ہو جو ہم سائیگیِ سرور کونین نصیب
پھر ہو کس اوج پہ فردوس کے ارمان کی نص

ہو کسی سے نہ کبھی رب کی نعم کی تکذیب
دے رہی ہے یہ صدا سورۂ رحمٰن کی نص

سیرتِ صاحبِ قرآن سے حاصل ہو گی
گلشنِ علم کی شادابیِ عرفان کی نص

دشمنِ دیں نے بھی دی جس کی گواہی طاہرؔ
اے خوشا صدق و امانت کے نگہبان کی نص

◆◆◆◆◆

ﷺ

(ص موقوف)

وقت مدحت کا جب کیا مخصوص
آئی خوشبو بھری ہوا مخصوص

ذکرِ صلِّ علیٰ کے صدقے سے
ہے اثر یاب ہر دعا مخصوص

بن کے رہتے ہیں جو پیمبر کے
حق سے پاتے ہیں وہ عطا مخصوص

خالی جانے نہ دے وہ غیر کو بھی
سرورِ دیں کی ہے سخا مخصوص

پیش بیں ہے لقائے آقا کی
حب شعاروں کی ہے قضا مخصوص

ان سے پائے گی داد محنت کی
لب پہ آئی ہے جو ثنا مخصوص

اپنا منگتا کہیں وہ طاہرؔ کو
ہے مرے دل کا مدعا مخصوص

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

رباعی

(''ص'' اسمِ حرفِ صحیح صوتِ عربی)

کیا پاک اشاروں میں ہے کامل یہ ''ص''
ہے آل کی یادوں کو حمائل یہ ''ص''

اس سورۂ قرآن میں ہیں پانچ رکوع
اور ایک ہے سجدے کی بھی حامل یہ ''ص''

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(''ص'' الفِ بالا)

حریمِ دل میں فروزاں ہے مسجدِ اقصیٰ
بسانِ شمعِ شبستاں ہے مسجدِ اقصیٰ

گواہ جلوۂ ''اسریٰ بعبدہٖ'' کی ہے
دلیلِ آیۂ قرآں ہے مسجدِ اقصیٰ

نمازِ عشق ادا کی یہیں رسولوں نے
محبِ شاہِ رسولاں ہے مسجدِ اقصیٰ

تسلّط اس پہ ہے صیہونیت کا برسوں سے
ستم گری سے پریشاں ہے مسجدِ اقصیٰ

مجاہدیں کی اذانیں سنائی دیتی ہیں
وہ جن کی قوّتِ ایماں ہے مسجدِ اقصیٰ

جہاں تھا وردِ درود آج ہے وہاں بارود
اِسی ستم پہ پریشاں ہے مسجدِ اقصیٰ

حضور! آپ کے الطاف کی گھٹا برسے
حضور! شعلہ بداماں ہے مسجدِ اقصیٰ

رحیم! چشمِ کرم ، یاکریم! چشمِ کرم
زبانِ حال سے گِریاں ہے مسجدِ اقصیٰ

عطائے شاہِ زمن سے سدا رہے قائم
کہ دینِ حق کی نگہباں ہے مسجدِ اقصیٰ

فدا ہو تیرے تقدّس پہ خوں کا ہر قطرہ
دل و نظر کا تُو ارماں ہے مسجدِ اقصیٰ

اٹھو! کہ اس کی رہائی کا بندوبست کریں
اسیرِ گردشِ دوراں ہے مسجدِ اقصیٰ

نقیبِ عظمتِ رفتہ یہ پھر سے ہو طاہرؔ
کہ خاک وخون میں غلطاں ہے مسجدِ اقصیٰ

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

رباعی

(''ص'' الفِ معروف)

وصّافِ نبی کا ہے جو کامل خاصا
سیرت پہ صحابہ کی ہے عامل خاصا
ہے دہر میں بھی مستحقِ امن و سکوں
عقبیٰ میں بھی انعام کا حامل خاصا

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(''ص'' یائے معروف)

ہے مجھے فخر کہ ہوں اپنے اب و جد کا وصی
نوکری میں نے سدا سرورِ عالم کی ہے کی
نسل در نسل ہے کی ان کی غلامی میں نے
اور تعلیم یہی اپنی ہے اولاد کو دی

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رباعی

("ص" یائے مجہول)

حد سے بڑھ کر ہیں رحمت کے قصّے
رحمت آئے حب داروں کے حصّے
ان کی بیٹی کا صدقہ جو مانگے
بھر دیتے ہیں آقا اس کے کیسے

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قطعہ

("ص" الفِ معروف انفی)

دل ہے رقصاں ، جاں ہے رقصاں
میرا ہر ارماں ہے رقصاں
اذنِ حضوری کیا پایا ہے
لگتا کل جہاں ہے رقصاں

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رباعی

(''ص'' ہائے مختفی)

شاہِ طیبہ سے ہے الفت خاصہ
ان کی نسبت سے ہے نسبت خاصہ

لکھتا ہوں میں باتیں حب داری کی
قسمت میں ہے ان کی مدحت خاصہ

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(ض ساکن)

طیبہ میں جو پہنچیں مری اشکوں کی عرائض
منظور ہوئیں کتنے ہی برسوں کی عرائض

ان کے کرمِ خاص نے طیبہ میں بلایا
کام آئیں مرے میری دعاؤں کی عرائض

ہے نعت نویسی یہ مجھے عرض نویسی
لکھتا ہوں شہِ دیں کی رضاؤں کی عرائض

ماتھے پہ ہے محراب نمازوں نے بنایا
صد لائقِ تحسین ہیں سجدوں کی عرائض

طاہرؔ کو عطا کیجیے دیدار کی دولت
سنتے ہیں حضور آپ محبوں کی عرائض

◆◆◆◆◆

ﷺ

(ض موقوف)

ہے اجالے دل میں لاتا سرورِ عالم کا فیض
ظلمتوں کو ہے مٹاتا سرورِ عالم کا فیض

ہے انا قائم ہماری آپ کے الطاف سے
زندہ رہنا ہے سکھاتا سرورِ عالم کا فیض

رحمتِ آقا سے پائیں ہم مضامینِ ثنا
شعر ہر اک ہے سجھاتا سرورِ عالم کا فیض

بخش کر حسنِ شعورِ بندگی ، اللہ سے
آدمی کو ہے ملاتا سرورِ عالم کا فیض

حق و باطل کا تفرق دے کے اہلِ دین کو
پختہ ایماں ہے بناتا سرورِ عالم کا فیض

فیض ان کا ہے بِنائے زینت قلب و نظر
روح کو بھی ہے سجاتا سرورِ عالم کا فیض

در پہ ان کے ہیں سوالی آتے جاتے بے شمار
جھولیاں ہے بھرتا جاتا سرورِ عالم کا فیض

ان کا صدقہ کھا رہی ہے دہر میں خلقِ خدا
ہے کھلاتا اور پلاتا سرورِ عالم کا فیض

پارسائی کی طرف لاتی ہے حب سرکار کی
دل کو ہے طاہرؔ بناتا سرورِ عالم کا فیض

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

رباعی

(''ض'' صوتِ ضادِ عربی)

اصوات کے فن میں تھے جدا ''صاحبِ ض''
جز ان کے صحابہ میں نہ تھا ''صاحبِ ض''
تھا ''ض'' کا دونوں جبڑوں سے اظہار
فاروق سا تھا کون بھلا ''صاحبِ ض''

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

رباعی

(''ض'' صوتِ الفِ معروف)

یہ خوش خبری دیتی ہے روضے کی فضا
ہستی مرے آقا کی ہے احسانِ خدا
امّت کے لیے خلد کا در کھولتے ہیں
الطافِ درِ صاحبِ ''لولاک لما''

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

رباعی

("ض" صوتِ واؤ معروف)

ہے نعت نگاری کا آغاز وُضُو
قرآن کے قاری کا دم ساز وُضُو
آداب کا مظہر ہے اظہار یہی
ہر ایک عمل میں ہے ممتاز وُضُو

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

رباعی

("ض" صوتِ واؤ لین)

سورج میں نہاں آپ کے انوار کی ضَو
تاروں سے عیاں آپ کے انوار کی ضَو
اک ایک سخن میں ہے اجالا شہ کا
مدحت کا بیاں آپ کے انوار کی ضَو

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

رباعی

(''ض'' صوتِ یائے معروف)

اللہ کو ہر حال میں رکھنا راضی
اللہ سے ہر حال میں ہونا راضی
سرکار کی سیرت کے ہیں جتنے پہلو
ہر ایک سکھائے ہمیں رہنا راضی

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

رباعی

(''ض'' صوتِ یائے مجہول)

دنیا اور عقبیٰ کے سارے قرضے
آقا نے ہیں خوب اسارے قرضے
احسان جو آقا نے کیے ہیں ہم پر
کیسے کوئی آپ کے اتارے قرضے

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رباعی

(''ض'' الفِ معروف صوتِ انفی)

مولا سن لے میرے دل کی عرضاں
پوری کر دے طیبہ والی غرضاں

کملی والے کے در پر میں جاؤں
مٹ جائیں عاصی کی ساری مرضاں

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

رباعی

(''ض'' یائے مجہول صوتِ انفی)

آقا سنتے ہیں ہم سب کی عرضیں
سائل کی پوری ہوتی ہیں غرضیں

امّیدِ دیدار آقا! ہو پوری
قبل اس کے کہ ڈوبیں میری یہ نبضیں

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

رباعی

(''ض'' ہائے مختفی)

گو رخ ہے کعبے کو رکھتا روضہ
اس دل کو ہے قبلہ و کعبہ روضہ

اعزاز نہیں عرش کو بھی یہ حاصل
ہے فرش پہ کملی والے کا روضہ

''ط''''ظ'' کی اقسام

بحوالہ عنوانِ بالا، اصوات واشکال کے لحاظ سے تمام حروفِ صحیح/ مصمّتے ہیں۔اس حصے میں ہر ردیفی حرف کی ساکن، موقوف اور متحرک اصوات میں ۱۹ (انیس) نعتیں موزوں کی گئی ہیں:

۱۔ ''ط'' ساکن

۲۔ ''ط'' موقوف

۳۔ ''ط'' الفِ معروف

۴۔ ''ط'' واؤ مجہول

۵۔ ''ط'' یائے معروف

۶۔ ''ط'' یائے مجہول

۷۔ ''ط'' الفِ معروف انفی

۸۔ ''ط'' یائے معروف انفی

۹۔ ''ط'' ہائے مختفی

۱۰۔ ''ظ'' ساکن

۱۱۔ ''ظ'' موقوف

۱۲۔ ''ظ'' الفِ معروف

۱۳۔ ''ظ'' واوِ مجہول

۱۴۔ ''ظ'' یائے معروف

۱۵۔ ''ظ'' یائے مجہول

۱۶۔ ''ظ'' الفِ معروف انفی

۱۷۔ ''ظ'' واوِ مجہول انفی

۱۸۔ ''ظ'' یائے مجہول انفی

۱۹۔ ''ظ'' ہائے مختفی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(''ط'' ساکن)

طیبہ میں حضوری کو جو اشکوں سے لکھا خط
صد شکر کہ سرکار نے منظور کیا خط

اس ہجر کے مارے کا جو پیغام پڑھا تو
اشک آنکھ سے شبنم کی گرے بھیگ گیا خط

دعویٰ یہ غلامی کا نہیں آج سے میرا
تب سے ہوں غلام ان کا، تھا جب بھیگا مرا خط

آنکھوں سے لگاتا ہوں اسے دل میں سجاتا
ہے نقشِ قدم ان کا مجھے نور بھرا خط

مقبول نہ کیوں ہو گی تری عرض یہ طاہرؔ
جب بنتا چلا جائے ترا حرفِ دعا خط

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

("ط" موقوف)

ان کی حب سے ہے بندگی مشروط
جیسے دھڑکن سے زندگی مشروط

بارشِ ابرِ لطفِ آقا سے
ہے گلِ تر کی تازگی مشروط

لمس یابی سے کفشِ آقا کی
خلد کی ہے شگفتگی مشروط

ان کے شایانِ شان ہونے سے
ہے ثناؤں کی عمدگی مشروط

خاتم المرسلیں پہ ایماں سے
ہے عقیدے کی پختگی مشروط

ہے نبی کا فقیر بننے سے
خسروی اور خواجگی مشروط

ایک مدّت سے طاہرؔ آنکھ کی ہے
رویتِ شہ سے تشنگی مشروط

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

رباعی

(''ط'' صوتِ الفِ معروف)

جس قاسمِ نعمت کی ہے اسلام عطا
فردوس میں کوثر کے کرے جام عطا
ہو گا اسی محسن کی بدولت حاصل
اللہ کے دیدار کا انعام عطا

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

رباعی

("ط" صوتِ واوٗ مجہول)

انمول، گراں قدُر عَرَب کے خِطّو
لمسِ قدمِ شہ سے مشرّف غارو
خوش بخت ہو، جو آپ سے منسوب ہوئے
اس نسبتِ عالی پہ سدا ناز کرو

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

رباعی

("ط" صوتِ یائے معروف)

سرکار کی ہستی ہے عطائے معطی
ہے آپ کا ہر فعل رضائے معطی
امّت کے لیے آپ سراپا رحمت
کیا اس سے بڑی ہو گی جزائے معطی

◆◆◆◆◆

ﷺ

(''ط'' یائے مجہول)

یہ دو جہاں بنے ہیں شاہؐ دو جہاں کے واسطے
ہے لفظِ ''کن'' بنا خدا کے رازداں کے واسطے

ہیں ان کی حکمرانیاں زمین و آسمان پر
مسافتیں تمام ہیں یہاں وہاں کے واسطے

وہ لامکاں سے ہیں مکاں میں ایک پل میں جلوہ گر
وہ ایک پل میں ہیں مکاں سے لامکاں کے واسطے

ہے جالیوں کو آنکھ سے بھی چومنے سے روکتا
ہزار بار کر چکا ہوں پاسباں کے واسطے

فلک پہ مہر و ماہ کی چمک دمک اسی سے ہے
نبیؐ کے پاؤں کی ہے دھول کہکشاں کے واسطے

مری تمام نسلِ نو کی زندگی ثنا میں ہے
نوید ہے نجات کی یہ رفتگاں کے واسطے

درود کے فیوض سے ہوئی ہیں سہل مشکلیں
ہوا ہے ان کا لطفِ عام کارواں کے واسطے

نوازتے ہیں طاہرؔ اپنی رحمتوں سے مصطفےٰؐ
حسیں ردیف و قافیہ مرے بیاں کے واسطے

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رباعی

(''ط'' صوتِ الفِ معروف انفی)

وجداں میں ہیں الہام کے موتی غلطاں
الہام میں ہے نعت نبی کی غلطاں
ہے نعت میں اظہارِ محبّت ان سے
ہوں ان کی محبّت میں سدا ہی غلطاں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قطعہ

(''ط'' صوتِ یائے معروف انفی)

درِ مصطفٰے پر ہیں جھکتے سلاطیں
ہیں دامن بچھائے وہیں ہم سے مسکیں
زمانے کو ملتی ہے خیرات ان سے
انھی سے ہے ملتا قرار اور تسکیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رباعی

(''ط'' صوتِ ہائے مختفی)

دل کا ہے سدا شہرِ شہ سے رابطہ
مضبوط مجھے رکھتا ہے یہ واسطہ

ہر ایک قدم پر ہے ہمراہ مرے
تسکین بھرا حب کا ہے یہ ضابطہ

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(ظ ساکن)

جسے بخش دیں میرے آقا تحفُّظ
عطا اس کو ہوتا ہے رب کا تحفُّظ

مرے دل سے خوفِ قیامت مٹا ہے
مدینے میں پایا ہے ایسا تحفُّظ

عمر کی خلافت میں ساری کی ساری
تھی محسوس کرتی رعایا تحفُّظ

جزا پائیں گے مدحتوں کی یقیناً
یقیں ہے لحد میں ملے گا تحفُّظ

ہم عصیاں زدوں کو بھی دیتا ہے طاہرؔ
نبی کی شفاعت کا مژدہ تحفُّظ

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(ظ موقوف)

آپ کی نعت میں شامل الفاظ
قدرِ بے حد کے ہیں حامل الفاظ

جو محرِّک ''ورفعنا'' کے ہوں
ہیں وہی پڑھنے کے قابل الفاظ

ہو مواجہ پہ بیاں کیسے حال
جب ہیں اظہار میں حائل الفاظ

عاری جذبے سے کسی کو ہرگز
کر نہیں سکتے ہیں قائل الفاظ

رحمتوں کے ہیں علَم دار مدام
ان کے ہر نام کے حامل الفاظ

اے خوشا ذکرِ نبی کو سارے
یاد رکھتا ہے مرا دل الفاظ

شان میں ان کی بیاں کر طاہرؔ
ہوں وہ آسان کہ مشکل الفاظ

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(''ظ'' صوتِ الفِ معروف)

میں پکاروں تجھ کو کیسے حافظا(۱)
اور نہ میں تجھ کو کبھی بھی واعظا

دیکھوں طیبہ کو بھری آنکھوں کے ساتھ
یاد کرتا ہوں تجھے میں جاحظا(۲)

◆◆◆◆◆

۱۔حافظ شیرازی عباسی دور کا مصنف

۲۔جاحظ (ابھری ہوئی آنکھوں والا) یہ لقب مشہور عرب ادیب ابوعثمان عمر بن بحر کو دیا گیا تھا

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(''ظ'' صوتِ واؤ مجہول)

بہشت زارِ بہجتِ سُرُور کے محافظو
ملائکہ ، اے روضۂ حضور کے محافظو
حرم کی کر رہے ہو دیکھ بھال کتنے شوق سے
تمھیں سلام اے دیارِ نور کے محافظو

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(''ظ'' صوتِ یائے معروف)

کیا کہیے کیا ہے ملفوظی
لاحاصل لا شے ملفوظی
اپنی شاہِ دیں سے نسبت
نے مکتوبی نے ملفوظی

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قطعہ

(''ظ'' یائے مجہول)

کیسی غفلت میں بہے ہیں حافظے
بجھ گیا نور اب گہے ہیں حافظے
پڑ رہے ہیں دھندلے سیرت کے نقوش
کند ہوتے جا رہے ہیں حافظے

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قطعہ

(''ظ'' الفِ معروف انفی)

نعتوں کے ہیں خدایا لفظاں
ورد درود بنایا لفظاں
عربی فارسی ایک برابر
تم الفاظ لکھو یا لفظاں

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(''ظ'' واوِ مجہول انفی)

مصحف مصحف باتوں باتوں لفظوں لفظوں
ہونٹوں ہونٹوں آنکھوں آنکھوں لفظوں لفظوں
لکھنا چاہوں ان کی عظمت ان کا رتبہ
فقروں فقروں، حرفوں حرفوں لفظوں لفظوں

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(''ظ'' یائے مجہول انفی)

کتابِ نعت پہ حب کی دلیل تقریظیں
ہیں کلکِ نور سے وہ بے مثیل تقریظیں
خدا ہی جانتا ہے کس نے دیکھا ہے ان کو
لکھیں ثناؤں پہ جو جبرئیل تقریظیں

◆◆◆◆◆

ﷺ

قطعہ

(''ظ'' ہائے مختفی)

دل ہو ندائیہ لحظہ لحظہ
روح دعائیہ لحظہ لحظہ

میری زباں پر صلِّ علیٰ ہو
ثانیہ ثانیہ لحظہ لحظہ

◆◆◆◆◆

''ع'' اور اس کی اقسام

اصوات واشکال کے لحاظ سے ''ع'' حرفِ صحیح ہے۔اس کی بنیادی طور پر صرف ایک قسم ہے لیکن یہ مصمّتہ طویل مصوّتے کے ساتھ ساتھ مختصر مصوّتے کی حرکات کے استعمال اور عروضی قواعد سے مختلف النوع اصوات میں تبدیل ہوتا ہے۔اس حصے کی ۱۵ (پندرہ) نعتوں میں ''ع'' کی اصوات کو ردیفی حرف کی صورت میں موزوں کیا گیا ہے:

۱۔ ''ع'' ساکن صوتِ مکسور

۲۔ ''ع'' ساکن صوتِ ے/ الف

۳۔ ''ع'' ساکن صوتِ ضمّہ

۴۔ ''ع'' موقوف صوتِ اصل ہچکی دار

۵۔ ''ع'' موقوف صوتِ نیم ہچکی دار

۶۔ ''ع'' الف معروف

۷۔ ''ع'' واوَ معروف

۸۔ ''ع'' واوَ مجہول

۹۔ ''ع'' یائے معروف

۱۰۔ ''ع'' یائے مجہول

۱۱۔ ''ع'' الف معروف انفی

۱۲۔ ''ع'' واؤ معروف انفی

۱۳۔ ''ع'' یائے مجہول انفی

۱۴۔ ''ع'' ہائے مختفی

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

("ع" ساکن صوتِ مکسور)

یہی یقیں ہے خیالاتِ نعت کا طالع
کہ ہوں گے حشر کے دن مصطفےٰ مرے شافع

ہے رشکِ اوجِ فلک ، روکشِ جمالِ بہشت
جو خلدزار زمیں پر ہے آپ کا واقع

میں جس خلوص سے نعتِ رسول کہتا ہوں
اسی خلوص سے دیتا ہے داد ہر سامع

محافظت میں ہوں ذکرِ درود کی الحمد
جو ہر مرض کا مداوا ہے ، درد کا دافع

حضوریِ درِ سرکار! تیرے کیا کہنے
خوشا ! کہ تو ہے مری صبحِ بخت کی طالع

جھکا رہی ہے غلاموں کے در پہ شاہوں کو
غلامیِ شہِ کونین ہے بڑی نافع

نبی کو اوجِ دنیٰ تک رسائی دی جس نے
وہی ہے نوعِ بشر کے وقار کا رافع

ثنا کے باب میں جدّت طرازیاں طاہرؔ
بنا رہی ہیں تجھے صوتیات کا صانع

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(''ع'' ساکن صوتِ ے/ا)

بصد خلوص ، بصد احترام ہو گیا شائع
گلوں پہ گنبدِ خضریٰ کا نام ہو گیا شائع

جو پیش ہم نے کیا تھا مواجہ پاک کے آگے
محبتوں سے بھرا وہ کلام ہو گیا شائع

خوشا حضوری کی میری بھی التجا ہوئی پوری
کہ آج ویزے پہ میرا بھی نام ہو گیا شائع

سنہری جالی سے چھنتا جو میری آنکھ نے دیکھا
وہ نورِ مصحفِ دل پر تمام ہو گیا شائع

مقطعاتِ کلامِ خدا پہ جو کہا ہم نے
بشکلِ مدحتِ خیرالانام ہو گیا شائع

لکھا جو ہم نے تھا شانِ رسولِ پاک میں طاہرؔ
خدا کا شکر وہ سارا کلام ہو گیا شائع

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(''ع'' ساکن صوتِ ے/ا)

نعت وہ کر کاغذ پر شائع
جو ہے دل کے اندر شائع
خواب جو حاضری والے دیکھے
وہ بھی اب طاہرؔ کر شائع

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

("ع" ساکن صوتِ ضمّہ)

اللہ کی رحمت کی عنایت کی توقع
ہے پھر سے درِ شاہ کی رویت کی توقع

دھڑکن میں رچایا ہے درودوں کا وظیفہ
تذکارِ پیمبر کی ہے رفعت کی توقع

حق ہو نہ سکا اِن سے ادا مدح کا ، افسوس
تھی ہم کو بہت لفظوں سے مدحت کی توقع

وہ وردِ درودی کریں فردوس کے اندر
جو رکھتے ہیں سرکار کی قربت کی توقع

اپنائیں وہ صدقات و صلہ رحمی کی عادات
جو رکھتے ہیں الطاف میں وسعت کی توقع

درکار ہے تقلید ، رسولِ عربی کی
رکھتے ہیں جو خیر اور سکینت کی توقع

کام آئے گی محشر میں مدد آپ کی، اس روز
جب ہو گی نہ اپنوں سے حمایت کی توقع

دربارِ رسالت میں جو مقبول ہو طاہرؔ
وجدان سے ہے ایسی ہی مدحت کی توقع

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(''ع'' موقوف صوتِ اصل ہچکی دار)

اے خوشا جب سے کی نعت خوانی شروع
میرے رب کی ہوئی مہربانی شروع

آج رکھا جو شہرِ نبی میں قدم
ہو گئی اک نئی زندگانی شروع

مستحق ان کو ٹھہرایا دیدار کا
جب ہوئی سطوتِ ''من رانی'' شروع

رات اسریٰ کی اوجِ دنیٰ پر خوشا
مصطفٰے کی ہوئی میزبانی شروع

اِس طرف اُدنُ مِنّی کی تکرار ہے
اُس طرف ضَر بتِ ''لن ترانی'' شروع

شہرِ مکہ سے خلدِ مدینہ کی سمت
کیا کرم ہے ہوئی آنی جانی شروع

جب رگِ جاں میں خوں کی روانی ہوئی
ہو گئی مدحتوں کی روانی شروع

روسیاہی پہ دیکھا جو لطفِ نبی
تو ہوا آنا آنکھوں سے پانی شروع

چومیں گے نوری فردِ عمل کو مری
جب ہوئی نعت کی قدردانی شروع

چاند ٹوٹا مڑا سورج ان کے لیے
چرخ پر بھی ہوئی حکمرانی شروع

میرے وجداں پہ طاہرؔ ہے ان کا کرم
ہے جو تنزیلِ حسنِ معانی شروع

ﷺ

(''ع'' موقوف صوتِ اصل نیم ہچکی دار)

دل میں رخشاں رہے یہ نعت کی شمع
ہے یہی میری کائنات کی شمع

جس سے روشن زمانہ ہے سارا
ہے وہ آقا کے معجزات کی شمع

یہ اگلتی ہے روشنائیِ نعت
تو نے دیکھی مری دوات کی شمع

کہکشاؤں کے نور کی معدن
ہے نبی کی حسیں صفات کی شمع

حشر دم ہو مرے لیے روشن
لطفِ سالارِ پل صراط کی شمع

سر بسر نور ہے نبی کا نام
کب ہے دنیا میں اس کے ساتھ کی شمع

جو کتابِ ثنا ہوئی ہے رقم
ہے وہ طاہرؔ مری برات کی شمع

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(''ع'' صوتِ الفِ معروف)

رسالت کے ہے نام کی یہ دعا
ہر اک صبح ہر شام کی یہ دعا
ہو نقدِ شفاعت میسّر مجھے
ہے طاہرؔ بڑے کام کی یہ دعا

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قطعہ

(''ع'' صوتِ واؤ معروف)

کیا گیا ہوں دیارِ حضور میں مدعُو
دیارِ شاہ میں خلدِ سُرُور میں مدعُو
سنی گئی دلِ مشتاق کی ، خوشا قسمت
ہوں ان کے اذن سے فردوسِ نور میں مدعُو

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قطعہ

(''ع'' صوتِ واؤ مجہول)

نبی کے معجزاتِ جاودانی کی شعاعو
عقیدت کی محبت کی کہانی کی شعاعو
میں نعتِ مصطفےٰ کہنے کی کوشش کر رہا ہوں
مرے لفظوں کو چمکاؤ معانی کی شعاعو

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

("ع" صوتِ یائے معروف)

کون ہے جو نہیں خلد کا مدّعی
خلد کا مدّعی ہے یہاں ہر کوئی
مستحق خلد کا ہے وہی بے شبہ
مالکِ خلد سے ہے وفا جس نے کی

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

("ع" صوتِ یائے مجہول)

وسیلے ، واسطے ، چارے ، ذریعے
جہاں کے سارے کے سارے ذریعے
نبی کی نسبتِ عالی کے صدقے
میسّر ہیں ہمیں پیارے ذریعے

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

رباعی

(''ع'' صوتِ الفِ معروف انفی)

پیرِ کنعاں تھے کہ ماہِ کنعاں
سب میں دمکا نورِ شاہِ شاہاں
آپ اوّل بھی سب سے اور آخر بھی
فرش و عرش و جنّت کے ہیں سلطاں

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

رباعی

(''ع'' صوتِ واؤ معروف انفی)

ہے آج بھی مطعون جو تھا کل مطعوں
وہ روزِ جزا تک ہے مسلسل مطعوں
شبّیر کا خوں چین نہ لینے دے گا
وہ شام کا ملعون ہے پل پل مطعوں

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رباعی

(''ع'' صوتِ یائے مجہول انفی)

پہنچیں جہاں خورشیدِ رسالت کی شعاعیں
بے نور نگاہوں نے وہاں پائیں ضیائیں
تفریق مٹی دہر سے پھر رنگ و نسب کی
اک جیسی ہوئیں سب پہ پیمبر کی عطائیں

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رباعی

(''ع'' صوتِ ہائے مختفی)

اصواتِ نعت کا یہ مجموعہ
لایا ہے توصیفِ نبی مطبوعہ
حمدیں نعتیں ہیں اور مناقب اس میں
باقی ہیں صنفیں اس کو ممنوعہ

◆◆◆◆◆

''غ'' اور اس کی اقسام

اصوات و اشکال کے لحاظ سے ''غ'' حروفِ صحیح ہے اور مختلف النوع اصوات کا حامل ہے۔ اس حصے میں ''غ'' کی ساکن، موقوف اور متحرک ردیفوں میں ۱۰ (دس) نعتیں پیش کی گئی ہیں۔

۱۔ ''غ'' ساکن

۲۔ ''غ'' موقوف

۳۔ ''غ'' الف معروف

۴۔ ''غ'' واؤ مجہول

۵۔ ''غ'' یائے معروف

۶۔ ''غ'' یائے مجہول

۷۔ ''غ'' الف معروف انفی

۸۔ ''غ'' واؤ مجہول انفی

۹۔ ''غ'' یائے مجہول انفی

۱۰۔ ''غ'' ہائے مختفی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رباعی

(''غ'' ساکن)

مدحت کا لفظ اک اک پایا صائغ
ایسی قدروں سے غزلیں ہیں فارغ

صد شکر کہ میرا ہے یہ شہرِ نعت
صنفِ توصیفِ آقا میں بالغ

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(''غ'' موقوف)

شہرِ طیبہ شاہ کی رحمت کا باغ
ہے زمیں پر منکشف جنّت کا باغ

ہے محرّک عشقِ شاہِ دین کا
نور میں لپٹا ہوا فرحت کا باغ

دے رہا ہے نکہتیں وجدان کو
رفعتِ سرکار کی مدحت کا باغ

دل کی بنجر سرزمیں پر اے خوشا!
ذکرِ آقا سے کِھلا راحت کا باغ

جب بھی آتی ہے چمن میں فصلِ گل
یاد آتا ہے تری نسبت کا باغ

لب پہ جاری جب ہوا ذکرِ درود
گلشنِ جاں بن گیا برکت کا باغ

جس سے آئیں نکہتیں قرآن کی
ہے وہ طاہرؔ شاہ کی عترت کا باغ

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(''غ'' صوتِ الفِ معروف)

نعت کے الفاظ ہیں مقبول سب
لکھنے والے سے نہیں کرتے دغا
نامۂ اعمال کی رونق ہیں یہ
رکھیں گے یہ سرخرو روزِ جزا

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(''غ'' صوتِ واؤ مجہول)

زبانِ ثنا سے تمھیں کہ رہا ہوں
سنو میری شامِ ابد کے چراغو!
اجالا مری قبرِ تیرہ میں کرنا
یونہی جلتے رہنا لحد کے چراغو!

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رباعی

(''غ'' صوتِ یائے معروف)

گفتار بنا دیتی نہیں تبلیغی
باتوں سے ہیں بن جاتے کہیں! تبلیغی
ابلاغ فقط اس کا اثر رکھتا ہے
اسوہ کے ہے جو زیرِ نگیں تبلیغی

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قطعہ

(''غ'' صوتِ یائے مجہول)

دھڑکنیں محوِ ثنا رہتی ہیں
دل مرا کرتا نہیں ہے ناغے
کیجئے حکم ، شہِ کون و مکاں!
فرقتِ طیبہ اسے مت داغے

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(''غ'' صوتِ الفِ معروف انفی)

اِدھر ہے چراغاں اُدھر ہے چراغاں
جدھر دیکھتی ہے نظر، ہے چراغاں
مرے مصطفےٰ کے ہے میلاد کا دن
مرے چار سو کس قدر ہے چراغاں

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(''غ'' صوتِ واوٴ مجہول انفی)

ان کی خوشبو باغوں باغوں
ان کا اجالا شہروں شہروں
دھڑکن دھڑکن ذکر ہے ان کا
ان کی رحمت ملکوں ملکوں

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قطعہ

(''غ''صوتِ یائے مجہول انفی)

کام نہیں ہیں آتی تیغیں
ہاتھ سے ہیں گر جاتی تیغیں
آقا کے حب دار کے آگے
دیکھی ہیں خم کھاتی تیغیں

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قطعہ

(''غ''صوتِ ہائے مختفی)

ہیں بے شمار جب حدودِ رفعتِ نبی
تو ان کی شان کے بیاں میں کیا مبالغہ
کہے جو نعت ان کی خود خدائے لم یزل
ثنا گری میں ہم کو ان کی کیا مضائقہ

◆◆◆◆◆

''ف'' کی اقسام

اصوات واشکال کے لحاظ سے ''ف'' حرفِ صحیح ہے۔اس کی بنیادی طور پر ایک ہی قسم ہے۔ یہ مصمّتہ طویل مصوّتے کے ساتھ ساتھ مختصر مصوّتے کی حرکات اور تنوین وتشدید جیسی حرکات کے استعمال سے مختلف النوع اصوات میں تبدیل ہوتا ہے۔اس باب کی ۱۲ (بارہ) نعتوں میں ''ف'' کی اصوات کو ردیفی حروف کی صورت میں موزوں کیا گیا ہے:

۱۔ ''ف'' ساکن
۲۔ ''ف'' موقوف
۳۔ ''ف'' الفِ معروف
۴۔ ''ف'' الفِ معروف بالا
۵۔ ''ف'' واوِ معروف
۶۔ ''ف'' واوِ مجہول
۷۔ ''ف'' یائے معروف
۸۔ ''ف'' یائے مجہول
۹۔ ''ف'' الفِ معروف انفی
۱۰۔ ''ف'' واوِ مجہول انفی
۱۱۔ ''ف'' یائے مجہول انفی
۱۲۔ ''ف'' ہائے مختفی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

("ف" ساکن)

جب اٹھی دل کی نظر شہرِ مدینہ کی طرف
ہو گیا رو بہ سفر شہرِ مدینہ کی طرف

گنگناتا ہوا جاؤں گا میں ان کی نعتیں
بندھ گیا رختِ سفر شہرِ مدینہ کی طرف

ہے یہ ٹھانی کہ مٹانے کے لیے ظلمتِ زیست
ڈھونڈنے جاؤں سحر شہرِ مدینہ کی طرف

دل کو آداب بجا لانے کی تحریک ہوئی
جب جھکے اونچے شجر شہرِ مدینہ کی طرف

جانبِ اوجِ دنیٰ ان کا سفر ہے، جب کہ
ہے مجھے اوجِ سفر شہرِ مدینہ کی طرف

فیصل آباد سے ہو ہجرتِ طیبہ میری
کاش ہو میرا بھی گھر شہرِ مدینہ کی طرف

ان کی رحمت سے کسی روز کھلے گا طاہرؔ
میری امیّد کا در شہرِ مدینہ کی طرف

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رباعی

(''ف'' ساکن)

بخشا انھیں ہے سیّدِ والا نے شرف
ہیں آپ کے ممنون برّاق و رف رف
کونین کی ہر شے ہے رہینِ لمسِ شہ
یوں عرش بھی رکھتا ہے شہِ دیں سے شغف

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رباعی

("ف" موقوف)

آتے جاتے کل ، روز و شب کا خَوف
اندر سے مٹ جاتا ہے سب کا خَوف
انساں کے دل میں جب بس جاتا ہے
فیضانِ شاہِ دیں سے رب کا خَوف

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رباعی

("ف" موقوف)

جسم و جاں کے ہر اک ہی جَوف کا خَوف
طاہر وقتِ آخر کے طوف کا خَوف
ہے موت کا یہ خَوف تو کیا حبِّ شہ میں
معدوم ہے ہوتا مَوت کے خَوف کا خَوف

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(”ف“ صوتِ الفِ معروف)

دامنِ دل میں بھریں ہم شہِ طیبہ سے وفا
ہو نہ اک پل کو بھی مدھم شہِ طیبہ سے وفا
شاہِ طیبہ سے وفا ہے مرا ایمان و یقیں
زندگی بھر رکھیں محکم شہِ طیبہ سے وفا

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(”ف“ صوتِ الفِ معروف بالا)

ہیں مدینے کے مظاہر جلوہ ہائے مصطفیٰ
خوب اطہر اور طاہرؔ جلوہ ہائے مصطفیٰ
جلوے میرے شاہ کے بس فرش پر ہی تو نہیں
عرشِ حق پر بھی ہیں ظاہر جلوہ ہائے مصطفیٰ

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رباعی

(''ف'' صوتِ واؤ معروف)

آقا مرے دامن کا کریں چاک رفُو
لبریز ہو افکار کا کم ظرف کدو
سرکار ثناؤں سے محبت کے طفیل
آئے مرے اشعار سے حب کی خوشبو

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قطعہ

(''ف'' صوتِ واؤ مجہول)

رہائی ملے جور سے منصفو
کرو عدل اس طور سے منصفو
کرو اخذ اقدار انصاف کی
شہِ طیبہ کے دور سے منصفو

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(''ف'' صوتِ یائے معروف)

نہ ہو کوئی عمل حب کے منافی
سوا اس کے لگے سب کچھ اضافی
مرے اللہ صدقے مصطفےٰ کے
گناہوں سے ملے مجھ کو معافی

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(''ف'' صوتِ یائے مجہول)

ثناؤں کی کلیاں وفا کے شگوفے
پھلیں پھولیں میری دعا کے شگوفے
ہر اک سمت ہو نعتِ طاہرؔ کا چرچا
ہوں مقبول ایسے ولا کے شگوفے

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

رباعی

(''ف'' صوتِ الفِ معروف انفی)

چاروں جانب ہیں فتنوں کے طوفاں
یارب کتنی مشکل میں ہیں انساں
شاہِ طیبہ کی رحمت کا صدقہ
ارزاں ہو سب کی ہستی کا ساماں

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(''ف'' صوتِ واوٗ مجہول انفی)

ہے یہ راز اترا صحیفوں صحیفوں
قرا نے جو پایا صحیفوں صحیفوں
ہے سر بر آوردہ بس اک نام احمد
ہوا جس کا چرچا صحیفوں صحیفوں

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قطعہ

(''ف'' صوتِ واؤ مجہول انفی)

آپ کے پیار کی ، الفت کی ، مودت کی صفیں
پھیلتی جاتی ہیں ہر سمت محبّت کی صفیں
تازہ تر نسلیں ہوئی جاتی ہیں شامل اس میں
جیسے جیسے کہ بڑھی جاتی ہیں مدحت کی صفیں

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رباعی

(''ف'' صوتِ واؤ مجہول انفی)

ہر گاہ عرب کی ہوں عجم کی طرفیں
ہوں راست ہر اک سمت حرم کی طرفیں
اس طور دراز ہوں ثنا کے آفاق
ہوں چاروں طرف شاہِ امم کی طرفیں

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(''ف'' صوتِ ہائے مختفی)

دیں کی قدروں کا آئنہ صفّہ
قابلِ فخر ہے سدا صفّہ

علم و عرفاں کا مصدرِ اوّل
ہے وہ طیبہ کا مدرسہ صفّہ

◆◆◆◆◆

''ق'' کی اقسام

اصوات واشکال کے لحاظ سے ''ق'' حرفِ صحیح ہے۔اس کی بنیادی طور پر ایک ہی قسم ہے۔ یہ مصمّتہ طویل مصوّتے کے ساتھ ساتھ مختصر مصوّتے کی حرکات اور تنوین وتشدید جیسی حرکات کے استعمال سے مختلف النوع اصوات میں تبدیل ہوتا ہے۔اس باب کی ۹ (نو) نعتوں میں ''ق'' کی اصوات کو ردیفی حروف کی صورت میں موزوں کیا گیا ہے:

۱۔ ''ق'' ساکن
۲۔ ''ق ''موقوف
۳۔ ''ق'' اسمِ صحیح عربی
۴۔ ''ق'' الفِ معروف
۵۔ ''ق'' یائے معروف
۶۔ ''ق'' یائے مجہول
۷۔ ''ق'' الفِ معروف انفی
۸۔ ''ق'' یائے معروف انفی
۹۔ ''ق'' ہائے مختفی

ﷺ

(ق ساکن)

حسنِ ایمان ہیں آدابِ امین و صادق
شاہِ لولاک کے القابِ امین و صادق

تاابد خُلقِ پیمبر کی گواہی دے گی
مثلِ خورشید تب و تابِ امین و صادق

صادقِ ختمِ نبوّت تُو نبوّت کا امیں
مرحبا حسنِ ظفر یابِ امین و صادق

گونجتا ہو گا درودوں سے رسالت کا حرم
نعت جب کہتے تھے اصحابِ امین و صادق

آئنہ نورِ تجلّی کا تھا کیسا ان پر
جن کو تسلیم تھے القابِ امین و صادق

تیرگی میں بھی بھرم جن کا ہے اُس سے قائم
ہے ستاروں میں وہ مہتابِ امین و صادق

ہے محبت کی امیں آلِ پیمبر طاہرؔ
پیکرِ مہر ہیں احبابِ امین و صادق

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(ق موقوف)

مدحتِ شاہِؐ دوسرا ہے عشق
دل سے نکلی ہر اک صدا ہے عشق

آگہی کا ہیں آئنہ رکھتے
حق شناسا کہیں خدا ہے عشق

مجھ پہ قرآں کے ہر سخن سے کھلا
علم و عرفانِ مصطفیٰ ہے عشق

عشق سدرہ کے پار لے جائے
حیرتوں سے بھرا پڑا ہے عشق

عشق غائب بھی عشق حاضر بھی
دل کی آنکھوں سے دیکھتا ہے عشق

عشق معبود بھی ہے عابد بھی
بندگی عشق ہے انا ہے عشق

ان کے قدموں میں مجھ کو لے آیا
دل کے قبلے کا رہنما ہے عشق

عشق انصار بھی مہاجر بھی
وحدتِ حق کا رابطہ ہے عشق

دوریوں میں حضوریاں دے کر
وصل فرقت کو بخشتا ہے عشق

نعت مقبول ہے وہی طاہرؔ
جس کے اشعار میں سجا ہے عشق

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

رباعی

(''ق'' عربی، حرفِ قرآن)

ہے نام جو ''ق'' اس کا تو آغاز ہے ''ق''
کچھ خاص مضامین کا غمّاز ہے ''ق''

سرکار کی بعثت کے ہے منکر کو وعید
اس طور بھی قرآن میں ممتاز ہے ''ق''

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(''ق'' الفِ معروف)

عطا اذنِ حضوری ہو بہت بے چین ہوں آقا
مرادِ دل یہ پوری ہو بہت بے چین ہوں آقا

عطا ہو ہجرتِ طیبہ کا صدقہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
مری یہ ختم دوری ہو بہت بے چین ہوں آقا

مواجہ پر مجھے بھی آپ کی حاصل توجہ ہو
مرا بھی بخت نوری ہو بہت بے چین ہوں آقا

یہ دل کی بے قراری منتظر ہے چشمِ رحمت کی
سکوں میں بے صبوری ہو بہت بے چین ہوں آقا

کرم آقا کہ امّت ہو رہی ہے خوار عالم میں
مدد اس کی ضروری ہو بہت بے چین ہوں آقا

مرے بھی خواب میں تشریف لے آئیں شہِ خوباں
مری حسرت بھی پوری ہو بہت بے چین ہوں آقا

تری توصیف ہے آقا بِنائے عزّتِ طاہرؔ
حقیقت کی ظہوری ہو بہت بے چین ہوں آقا

◆◆◆◆◆

ﷺ

رباعی

("ق" صوتِ یائے معروف)

جب تک کہ مواجہ پہ دعا ہے باقی
دیدارِ شہِ دیں کی رجا ہے باقی
میں خاص توجہ کا ہوں سائل آقا
بس تیری عنایت کو صدا ہے باقی

◆◆◆◆◆

ﷺ

رباعی

("ق" صوتِ یائے مجہول)

دنیا میں ہے عزّت مری ان کے صدقے
اصوات میں مدحت گری ان کے صدقے
ہے داد مجھے ان کی ثنا کی ملتی
رب نے مری جھولی بھری ان کے صدقے

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

رباعی

(''ق'' صوتِ الفِ معروف انفی)

قرآں ہیں شہِ دین ، وہی ہیں فرقاں
محبوب ہیں اللہ کو شاہِ خوباں

اس شمع رسالت کا اجالا پا کر
سرکار کی ہستی پہ ہے بڑھتا ایماں

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

رباعی

(''ق'' صوتِ یائے معروف انفی)

ہے آپ کی ہستی مرا سامانِ یقیں
پختہ ہے مرا آپ سے پیمانِ یقیں

دل میں ہے مرے مہرِ رسالت کی دمک
اجلائے جو طاہرؔ مرا دامانِ یقیں

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

رباعی

(''ق'' صوتِ ہائے مختفی)

صدیق کی نسبت کا ہے ملتا صدقہ
اس اعلیٰ وراثت کا ہے ملتا صدقہ

آقا سے جو حاصل ہے رفاقت ان کو
اس پاک رفاقت کا ہے ملتا صدقہ

''ک'' اور ''کھ'' کی اقسام

اصوات واشکال کے لحاظ سے ''ک'' اور ''کھ'' حروفِ صحیح ہیں۔ یہ حروف ساکن ،موقوف اور متحرک صورتوں میں مختلف النوع اصوات کے حامل ہیں۔اس حصے کی ۲۲ (بائیس) نعتوں میں ''ک'' اور ''کھ'' کی اصوات کو ردیفی حرف کی صورت میں موزوں کیا گیا ہے:

۱۔ ''ک'' ساکن

۲۔ ''ک'' موقوف

۳۔ ''ک'' الفِ معروف

۴۔ ''ک'' واوَ معروف

۵۔ ''ک'' واوَ مجہول

۶۔ ''ک'' یائے معروف

۷۔ ''ک'' یائے مجہول

۸۔ ''ک'' الفِ معروف انفی

۹۔ ''ک'' واوَ معروف انفی

۱۰۔ ''ک'' واوَ مجہول انفی

۱۱۔ ''ک'' یائے معروف انفی

۱۲۔ ''ک'' یائے مجہول انفی

۱۳۔ ''ک'' ہائے مختفی

۱۴۔ ''کھ'' ساکن

۱۵۔ ''کھ'' موقوف

۱۶۔ ''کھ'' الفِ معروف

۱۷۔ ''کھ'' واوَ مجہول

۱۸۔ ''کھ'' یائے معروف

۱۹۔ ''کھ'' یائے مجہول

۲۰۔ ''کھ'' واوَ معروف انفی

۲۱۔ ''کھ'' یائے معروف انفی

۲۲۔ ''کھ'' یائے مجہول انفی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(''ک'' ساکن)

اس لیے ہم نے درِ شاہ پہ دی ہے دستک
دل کو محسوس ہوئی غیر کے در پر ہتّک

شہرِ سرکار کی آغوش ہی محسوس ہوئی
جب تلک خاکِ نجف پر رہی اپنی بیٹھک

اسوۂ سیّدِ عالم میں سکینت ڈھونڈی
ہم نے احساسِ محبت کی لگا کر عینک

خدمتِ روضۂ اقدس کی سعادت پا کر
کیفِ فردوس کے ذائق ہیں حرم کے سیوک

داعیِ امن ، اماں بخش پیمبر! ہو کرم
دیکھیں گے اہلِ فلسطین قیامت کب تک

ہو اگر حضرتِ قاسم سی حمیت دل میں
خاک آلود ہوا کرتا ہے کبرِ ارزق

زیبِ تن ہے اگر احرام، تو زینت کے لیے
سر پہ دستار ہو کیوں، کیسی بدن پر اجرک

سالکِ راہِ سلوک آج ہیں ہم بھی طاہرؔ
اے خوشا! مدحِ پیمبر ہے ہمارا مسلک

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

رباعی

(''ک''موقوف)

ہو نعت عطا جنوری میں مولا ایک
قسمت میں نئے سال کا ہو تحفہ ایک

تکمیل رواں سال کی نعتوں سے ہو
آقا کے تصدّق ہو عطا عرصہ ایک

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

("ک" الفِ معروف)

باعثِ عزّ و شرف پیغام پیارا آپ کا
ہے یہ اِذنِ حاضری اِنعام پیارا آپ کا

آپ سے ہے اِلتجا ربِّ علیٰ کے واسطے
ساقیِ کوثر عطا ہو جام پیارا آپ کا

خلد کا ہے نقش گر، سرکار کا طرزِ خرام
رہنما جنت کا ہے ہَر گام پیارا آپ کا

جس نے اَمن و آشتی کو دَہر میں بخشا فروغ
دِل سے ہے تسلیم وہ اِسلام پیارا آپ کا

غیر بھی زیرِ کرم ہیں سرورِ کونین کے
تا اَبد جاری ہے فیضِ عام پیارا آپ کا

چاند سورج کے لبوں پر آپ کا ہے ذکرِ خیر
نام جپتے ہیں جو صبح و شام پیارا آپ کا

پھوٹتی ہیں نکہت اَفزا دِل میں کلیاں اِس لیے
رات دِن ہے لب پہ رَوشن نام پیارا آپ کا

پائے گا مجھ اَیسا عاصی بھی دمِ محشر نجات
کیا شفاعت بخش ہے اِکرام پیارا آپ کا

جس نے یثرب کو مدینہ طیّبہ طاہرؔ کیا
ہے تقدس آفریں بسرام پیارا آپ کا

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(''ک'' واؤ معروف)

آ گیا موسم سہانا کُو بہ کُو
نغمۂ میلاد گانا کُو بہ کُو

ہے دلِ طاہرؔ کی اک یہ ہی دعا
نعت ہو خانہ بہ خانہ کُو بہ کُو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

("ک" واوٴ مجہول)

خون دیتے ہیں گلستانوں کو
رکھتے رخشاں ہیں شمع دانوں کو

لفظ سرگم میں ہم پروتے ہیں
داد ملتی ہے نعت خوانوں کو

جوش گانے پہ نعت پر خاموش
ہو گیا کیا ہے نوجوانوں کو

کیوں نہیں لگتی اچھی بزمِ ثنا
میہمانوں کو ، میزبانوں کو

جب تھی انعام میں ردا ملتی
میں ترستا ہوں ان زمانوں کو

ہیں عنادل بھی محوِ صلِّ علیٰ
ان سے الفت ہے بے زبانوں کو

ان کی سیرت سے کیجئے روشن
نور میں ڈھالیے فسانوں کو

پاسِ ناموسِ عشق ہیں رکھتے
تازہ رکھتے ہیں داستانوں کو

فیض آور ہے گنبدِ خضریٰ
خانقاہوں کو ، آستانوں کو

صرف تقویٰ بنائے عظمت ہے
اہمیت کب ہے خاندانوں کو

شہرِ طیبہ میں کھا رہے ہیں ہم
منّ و سلویٰ سمجھ کے کھانوں کو

ہے درودِ شہِ زمن طاہرؔ
کیف افزا دلوں کو ، جانوں کو

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(''ک'' یائے معروف)

ہے ان کے نور سے روشن فضا مدینے کی
زمیں ہے روکشِ اوجِ سما مدینے کی

بروز حشر یہ ہو جائے خلد میں تحلیل
فضیلت اور بڑھائے خدا مدینے کی

کہ جیسے ڈھونڈ رہا ہو وہ نقش پا ان کا
زمیں ہے یوں مرا دل دیکھتا مدینے کی

جو پوچھا چاہیے تدفین کو جگہ کیسی
تو میرے دل نے یہ فورا کہا مدینے کی

ہے مٹی طیبہ کی مرے وجود کا حصہ
رگِ حیات ہے یوں آشنا مدینے کی

مرے قریب سے زائر گزر کے جاتے رہے
میں راہ دور سے تکتا رہا مدینے کی

علیل خاطروں کو کرتی ہے عطا راحت
کہ ساری خاک ہے خاکِ شفا مدینے کی

بدل دے دوری حضوری میں جو مری یک دم
وہ بات زائرا مجھ کو سنا مدینے کی

قصیدے اس کے در و بام کے لکھوں طاہرؔ
لکھوں میں منقبتیں یوں سدا مدینے کی

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(''ک'' یائے مجہول)

مری نظروں میں رہتے ہیں نظارے سبز گنبد کے
خوشا نزدیک تر ہوں میں ہنر کے نیک مقصد کے

بدن سے جالیوں کی سمت نکلا جا رہا تھا دل
مگر مضبوط تر تھے حوصلے روحِ مقیّد کے

جو قدرِ مشترک ہیں اسمِ احمد اور محمد میں
مرے سینے میں روشن ہیں وہ تینوں حرف ابجد کے

ہیں شامل ان میں عبداللہ، عبدالمطّلب بھی جب
فدا کیوں کر نہ جائیں آلِ احمد کے اب وجد کے

زمیں پر چلتے ہوں تو چاپ جنّت میں سنے ان کی
فدا ہو جاں غلامانِ محمدؐ کے بڑے قد کے

معاصر اور موخر ہی کو نہ تھا انتظار ان کا
مقدّم بھی بہت تھے منتظر مولا کی آمد کے

جو لیں نامِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تو مکرّر بوسے دیتے ہیں
مرے خوش ذوق لب اس اسم کی میمِ مشدّد کے

یہ دل قدموں سے ان کے مجھ کو اٹھنے ہی نہیں دیتا
بجا لاؤں میں سجدے کس طرح بے میم احمد کے

عطا کرتا ہے جو لطفِ حضوری مجھ کو دوری میں
درودِ پاک کے فیضان پر سو جاں سے ہم صدقے

''محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم شمعِ محفل'' اور ''خدا خود میرِ مجلس ہے
خوشا افکار خسروؒ کے ہیں مظہر اوجِ بے حد کے

بہاریں بانوے دیکھیں ہمارے باپ نے طاہرؔ
عجب ملحوظ تھے اعداد انھیں اسمِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(''ک'' الفِ معروف صوتِ انفی)

کشادہ تر ہے جو لطفِ شہِ زمان و مکاں
تو کیوں نہ ہوں گے مرے پورے سب کے سب ارماں
یقیں ہے ساقیِ روزِ جزا کے صدقے سے
نجاتِ اخروی پائیں گے ہم سرِ میزاں

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(''ک'' واؤ معروف انفی)

ہو جسے شہرِ مدینہ میں سکوں
دیکھے کوئی اس کا بھی حالِ زبوں
بے قراری ہجر کی کب تک سہے
کب تلک روکے گا وہ اپنا جنوں

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(''ک'' واؤ مجہول النفی)

نعت ان کی سنا ملکوں ملکوں
میلاد منا ملکوں ملکوں
گاؤں گاؤں شہروں شہروں
بازار سجا ملکوں ملکوں

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(''ک'' یائے معروف النفی)

بس میں ہو تو جالیوں کے پار ہو جائے مکیں
خواہشیں ان کے تقرّب کی ہیں یوں دل میں بسیں
عمر بھر اس کی تمنّا چشمِ طاہرؔ میں رہی
ہے مجھے در شاہِ عالم کا درِ خلدِ بریں

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(''ک'' یائے مجہول النفی)

بے قرار آنسو کہاں تک آنکھ کے اندر رکیں
پُتلیوں میں جو نہ رک پائے وہ پلکوں پر رکیں!
حسرتیں کرنی ہیں پوری حاضری کی آج سب
کیسے ممکن ہے کہ جذبے جالی پہ آ کر رکیں

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(''ک'' ہائے مختفی)

آتے جاتے ہوئے سانسوں میں ہوائے مکہ
گنگناتی ہے مرے دل میں ادائے مکہ
جب سے ہم گھر کو پلٹ آئے ہیں عمرہ کر کے
آنکھ میں تیرتی رہتی ہے فضائے مکہ

◆◆◆◆◆

ﷺ

قطعہ

(''کھ'' ساکن)

اک ذرا سی دیر میں سب دور ہو جائیں گے دُکھ
پیش ان کا جب وسیلہ ہو تو مل جاتے ہیں سُکھ

اپنے دامن میں بہاریں ان کو رکھتی ہیں سدا
روضۂ اطہر کی جانب جھکتے ہیں جتنے بھی رُکھ

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

("کھ" موقوف)

ان کی ثنا میں معجزہ حمدِ خدا کا دیکھ
حمدِ خدا میں معجزہ ان کی ثنا کا دیکھ

محبوب اور مِحِبّ کے ہے جو وصل کا نشاں
آئینہ اپنی آنکھ سے اوجِ دنیٰ کا دیکھ

قرآں میں ہیں رؤف ورحیم ان کے پاک نام
ہستی میں آنحضور کی جلوہ خدا کا دیکھ

پیہم زبانِ اشک سے کر پیش مدعا
پیشِ مواجہ پھر اثر اپنی دعا کا دیکھ

ہے آبیارِ مزرعِ قسمت نبی کا لطف
دریا رسولِ پاک کے جود و سخا کا دیکھ

روزِ جزا بھی بہرِ شفاعت ہے در کھلا
زہرا حسن حسین علی مصطفیٰ کا دیکھ

سو رنگ کائنات میں اِس کے کرم کے ہیں
دل کی نظر سے معجزہ صلِّ علیٰ کا دیکھ

پلکوں کو کر سرشکِ تشکّر سے آب دار
پھر در پہ مصطفیٰ کے ثمر التجا کا دیکھ

ٹوٹے ہزار بار بھی تارِ نفس تو کیا
ٹوٹے مگر نہ عہد ، نبی سے وفا کا دیکھ

تھے مقتدی بہ مسجدِ اقصیٰ ہمہ رُسُل
طاہرؔ مقام و مرتبہ اس مقتدا کا دیکھ

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

رباعی

(”کھ“ الف معروف)

ایماں ہے سدا آپ کی رحمت پہ رکھا
سو بار غموں نے مرا ایماں پرکھا

گردوں ہے مری پختہ یقینی کا گواہ
اک بار مجھے اس نے نہ غمگیں دیکھا

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(''کھ'' واؤ مجہول)

ہے رکھتا رفعتیں کیا خاندانِ مصطفیٰ دیکھو
ملی کیا اِس گھرانے کو ہے شانِ ہل اتیٰ سوچو

مدینے کا نگر ہے گلستانِ مصطفیٰ دیکھو
گلستانِ نبی میں زائرانِ خوش لِقا مہکو

ہے اسوہ آپ کا تہذیبِ عالم گیر کا مصدر
مکمل سیرتِ شاہِ شہانِ دوسرا پرکھو

مہک نعلینِ آقا کی سدا مسرور رکھے گی
محبت سے دلوں پر ارمغانِ نقشِ پا جڑ لو

مواجہ کے تمنّائی ارے اے بے قرار ارماں
ہے کیسے عرض کرنی بر زبانِ التجا سوچو

پر و بالِ ثنا کھولو ہوائے خلدِ طیبہ میں
تخیّل گدگداؤ طائرانِ خوش نوا چہکو

تھے جب حسّان نغمہ خوان دربارِ رسالت کے
ہو گر مقدور تو ان کے زمانے کی ثنا لکھو

لہو دے کر بچایا دین کیسے ابنِ حیدر نے
دمکتی خون سے وہ داستانِ کربلا پڑھ لو

نبی کے خاص بیٹے غوثِ اعظم شاہِ جیلاں ہیں
فدا طاہر یہ میری جان جانِ اولیا پر ہو

رفیقِ مصطفٰے پہلا ، مرادِ مصطفٰے دوجا
ہرے گنبد تلے وہ دوستانِ باوفا ہیں دو

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

رباعی

(''کھ'' یائے معروف)

بنیاد ثناؤں کی رضا نے ہے رکھی
ہر نعت میں تقریب انھی کی ہے دِکھی
بے شک ہیں وہی ہند میں مدحت کے امام
ہم نے بھی ثنا ان کی امامت میں لکھی

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

رباعی

(''کھ'' یائے مجہول)

طیبہ کی حسیں شام کے منظر دیکھے
روضے کے در و بام منوّر دیکھے
انوار ہیں سرکار کے ہر اک جانب
زائر وہاں حیرت کے سمندر دیکھے

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

رباعی

(''کھ'' واوٴ معروف صوتِ انفی)

دل میں ہے مرے ، میں ترا روضہ دیکھوں
مسجد تری اور گنبدِ خضریٰ دیکھوں

اشغال جہاں بھر کے تجوں تیرے لیے
اعمال کی خاطر ترا اسوہ دیکھوں

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(''کھ'' یائے معروف انفی)

ہم نے طیبہ میں ہیں جنّت کی ادائیں دیکھیں
نورِ سرکارِ دوعالم کی ضیائیں دیکھیں

دیکھا شیخین کو قربت میں شہِ دیں کے مکیں
ایسا انعام بھی پاتی ہیں وفائیں دیکھیں

◆◆◆◆◆

ﷺ

(''کھ'' یائے مجہول النفی)

بہارِ گنبدِ خضریٰ چمن چمن دیکھیں
گلوں میں اِس کی لطافت کو موجزن دیکھیں

کرم سے اِس کے تہی کوئی بھی نہیں گوشہ
چمن لدے ہوئے پھولوں سے دیکھیں، بن دیکھیں

نبی کے نور کے مظہر ہیں مہر و ماہ و نجوم
نبی کے نور کے جلوے کرن کرن دیکھیں

گھٹا اڈتی نظر آئے شہرِ طیبہ سے
کبھی جو حبس کے موسم میں ہم گھٹن دیکھیں

ہیں رشکِ جلوۂ مہتاب اس کے سب پیوند
عمر کا حسنِ عقیدت سے پیرہن دیکھیں

پھبن بحور و قوافی کی ہے سرور افزا
ثنا میں نعتیہ اصوات کا چلن دیکھیں

ہے طرح داریِ طاہرؔ بفیضِ نعت نبی
ہنر کے داعی توجہ کریں یہ فن دیکھیں

◆◆◆◆◆

’’گ‘‘اور’’گھ‘‘کی اقسام

اصوات واشکال کے لحاظ سے’’گ‘‘اور’’گھ‘‘حروفِ صحیح ہیں۔ یہ حروف ساکن ،موقوف اورمتحرک صورتوں میں مختلف النوع اصوات کے حامل ہیں۔اس حصے کی ۲۱(اکیس)نعتوں میں’’گ‘‘اور’’گھ‘‘کی اصوات کو ردیفی حرف کی صورت میں موزوں کیا گیا ہے:

۱۔ ’’گ‘‘ ساکن

۲۔ ’’گ‘‘ موقوف

۳۔ ’’گ‘‘صوتِ نیم مشدّد

۴۔ ’’گ‘‘الفِ معروف کوتاہ

۵۔ ’’گ‘‘الفِ معروف طویل

۶۔ ’’گ‘‘واوٴ معروف

۷۔ ’’گ‘‘واوٴ مجہول

۸۔ ’’گ‘‘یائے معروف

۹۔ ’’گ‘‘یائے مجہول

۱۰۔ ’’گ‘‘الفِ معروف انفی

۱۱۔ ''گ'' واوِ معروف انفی

۱۲۔ ''گ'' یائے معروف انفی

۱۳۔ ''گ'' ہائے مختفی

۱۴۔ ''گھ'' ساکن

۱۵۔ ''گھ'' موقوف

۱۶۔ ''گھ'' الفِ معروف

۱۷۔ ''گھ'' واوِ مجہول

۱۸۔ ''گھ'' یائے معروف

۱۹۔ ''گھ'' یائے مجہول

۲۰۔ ''گھ'' واوِ معروف انفی

۲۱۔ ''گھ'' یائے مجہول انفی

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(''گ'' ساکن)

انوارِ سرکار ہیں جگ میں روشن روشن جگمگ
رحمت کے آثار ہیں جگ میں روشن روشن جگمگ

شوکت آپ کے روضے کی ہے یکتا اور یگانہ
گنبد اور مینار ہیں جگ میں روشن روشن جگمگ

صبح بداماں رات ہوئی اور ریگستاں گلزار
آقا کے انوار ہیں جگ میں روشن روشن جگمگ

خاکِ طیبہ کے ذرّے ہیں سورج چاند ستارے
کیسے جلوہ زار ہیں جگ میں روشن روشن جگمگ

ان کا در ، بالین ، مواجہ ، جالی اور قدمین
جنّت کے گلزار ہیں جگ میں روشن روشن جگمگ

صدیق و فاروق و عثماں اور حیدر کرّار
آپ کے چاروں یار ہیں جگ میں روشن روشن جگمگ

آلِ پیمبر کے چہروں سے خَلق ہے قرآں پڑھتی
طاہرؔ سب اطہار ہیں جگ میں روشن روشن جگمگ

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

رباعی

(''گ'' موقوف)

طیبہ کے مکیں بنتے ہیں خوش قسمت لوگ
آقا کی وہ پاتے ہیں سدا رحمت لوگ
خالق کے نہ ہوں کس لیے وہ شکر گزار
دنیا میں ہیں جو بہرہ ورِ جنّت لوگ

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(''گ'' صوتِ انفی نیم مشدّد)

ہوں مدحتِ رسولِ خدا کے ہزار رنگ
ڈھونڈ اہتمامِ حرفِ ثنا کے ہزار رنگ

چل تجھ کو میں دکھاؤں دیارِ حبیب میں
دیکھے نہیں جو تو نے ہوا کے ہزار رنگ

دھڑکن ہے تیز ، دم ہے کشیدہ تو آنکھ نم
رکھتا ہوں ان کے در پہ صدا کے ہزار رنگ

بحرِ عنایتِ شہِ والا ہے بے کنار
دستِ طلب ہے ایک عطا کے ہزار رنگ

یارانِ مصطفٰے کی ہو عظمت پہ جاں فدا
آنکھوں کے سامنے ہیں ولا کے ہزار رنگ

چوکھٹ ، مواجہ ، جالیاں ، بالیں ، قدومِ شاہ
ہیں خلدِ شاہکارِ خدا کے ہزار رنگ

رحمت لقب ہے ایک ہی طاہرؔ جہان میں
جس سے کہ منسلک ہیں عطا کے ہزار رنگ

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

رباعی

(''گ'' صوتِ انفی نیم مشدّد)

احمد کے محمد کے یہ تحمید کے رنگ
دیتے ہیں نئ طرزیں نئے نعت کے ڈھنگ

ہے حمد کا لفظ ان میں جو طاہرؔ شامل
جبریل بھی ہیں بہت اِس اعجاز پہ دنگ

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قطعہ

(''گ'' الف معروف صوتِ کوتاہ)

نہ رستے کی خبر ہو گی ، نہ منزل کا پتا ہو گا
مگر راہِ عدم میں عشقِ شہ کا آسرا ہوگا
نبی کے اسوۂ کامل سے جس نے خیر پائی ہے
سرِ میزاں تحمّل سے جھکا کے سر کھڑا ہو گا

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قطعہ

(''گ'' الف معروف صوتِ طویل)

حائل جو حاضری میں ہے دل سے وہ ڈر بھگا
چوکھٹ سے آنحضور کی طاہرؔ جبیں لگا
ملحوظ رکھ نگاہ میں آدابِ حاضری
وقتِ قبولیت ہے سبھی خواہشیں جگا

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(''گ'' واوٴ معروف)

جب مدحتِ رسول پہ کرتا ہوں گفتگو
تو نکہتیں درود کی ہوتی ہیں چار سو
کتنی عجیب بات ہے وقتِ نماز بھی
آتی ہے یاد ان کی جو ہوتا ہوں قبلہ رُو

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(''گ'' واوٴ مجہول)

میری نظر میں ہے وہی معقول نعت گو
مداحِ رسول میں مشغول نعت گو
حسّان کا اسی لیے ہے مرتبہ بلند
ہے بارگاہِ شاہ کا مقبول نعت گو

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(''گ'' صوتِ یائے معروف)

اگر ہو باحضور زندگی
کرے گی تب ظہور زندگی

وہ کس مقام اور کام کی
جو آپؐ سے ہے دور زندگی

کٹے نہ پیروی میں جو تری
بڑی ہے بے شعور زندگی

جو وقف ہو ترے لیے شہاؐ!
میں پاؤں وہ ضرور زندگی

میں خاک خاک ہوں ، کرم! کرم!
مری ہو نور نور زندگی

قرار پائے اور سکھی رہے
غموں سے چُور چُور زندگی

ہو مائلِ ثواب و خیر ، یہ
گنہ سے ہو نفور زندگی

ملے مدینے میں قیام اگر
مری ہو پُر سرور زندگی

تو طاہرؔ ان کی راہ چل سدا
نہ ہو نبی سے دور زندگی

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

("گ" صوتِ یائے مجہول)

کہتے ہیں اصل حیاتی جسے جب وہ ہم جینے جائیں گے
وہ کیسا سماں ہو گا طاہرؔ جب مل کے مدینے جائیں گے

احرام ولا کا باندھیں گے اللہ کی رحمت کے صدقے
ہم اوڑھ کی ان کی یادوں کے نوری پشمینے جائیں گے

جب اسمِ نبی لکھا ہو گا ہر بادباں کے اوپر ہم نے
طیبہ کی طرف ہم زائروں کے خود آپ سفینے جائیں گے

وہ خاک ہے ساری خاکِ شفا وہ سب زخموں کا مرہم ہے
مرہم سے خاکِ مدینہ کی زخموں کو سینے جائیں گے

اس گنبدِ خضریٰ کی برکت سے ہم پر وہ رحمت ہو گی
جب نوری نوری ڈیرے سے کھا کر تلبینے جائیں گے

اپنا جانا تو لازم ہے ہم آج گئے یا کل کو گئے
ہم کسی بہانے جائیں گے ہم کسی قرینے جائیں گے

وہ منظر دیدنی ہوگا وہاں جب پہلے طواف کے چکروں میں
سرکار کی سنت میں طاہرؔ ہم تان کے سینے جائیں گے

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(''گ'' الفِ معروف انفی)

بس وہی رحمت لقب ہیں والیِ بے چارگاں
حشر میں بھی ہیں وہی چارہ گرِ آشفتگاں

پیاس کی شدت کے عالم میں خدا کے فضل سے
جام دستِ ساقیِ کوثر سے پائیں تشنگاں

◆◆◆◆◆

ﷺ

قطعہ

(''گ'' واؤ معروف انفی)

سونے سے پہلے میں دعائیں ان کی دید کی مانگوں
ان کے تصوّر سے خوابوں میں رکھوں چہرۂ گلگوں
اوّل آخر پڑھ کے درودِ صلِّ وسلّم طاہرؔ
لکھوں نعتیں شاہ کی دل سے رات گئے جب جاگوں

◆◆◆◆◆◆

ﷺ

قطعہ

(''گ'' یائے معروف انفی)

کھلے گلہائے مدحت نکہتیں افکار میں جاگیں
تصاویرِ عقیدت سینکڑوں اشعار میں جاگیں
ہنر کو پر لگے پرواز کے سدرہ تلک پہنچا
ہزاروں کہکشائیں سوچ کے دربار میں جاگیں

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

("گ" ہائے مختفی)

اک تحیّر زار میں ہے وہ جگہ
ہالۂ انوار میں ہے وہ جگہ
روضۂ سرکار کے اطراف واہ
خلد کے بازار میں ہے وہ جگہ

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

("گھ" ساکن)

اک ایک مصرع نعت کا مجھ کو ملا ہے مگھ (۱)
سرکارِ دو جہان کی ہر اک ثنا ہے مگھ
ہمراہ میرے رہتی ہے ماں باپ کی دعا
مجھ کو عطا کی مثل ہی ان کی دعا ہے مگھ

۱۔تحفہ،انعام

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(''گھ''موقوف)

نعت کی محفلوں کی خوشبو سونگھ
آپ کی مدحتوں کی خوشبو سونگھ

خاکِ طیبہ! تنِ شہِ دیں سے
ساری ہی خوشبوؤں کی خوشبو سونگھ

نعمتوں میں خدائے عالم کی
آپ کی رحمتوں کی خوشبو سونگھ

کعب و حسّاں کے طرزِ مدحت میں
شاہ کے ناعتوں کی خوشبو سونگھ

سبز گنبد کی ٹھنڈی چھاؤں میں
خلد کے موسموں کی خوشبو سونگھ

رشتے احساس کے یہ ان سے ہیں
باہمی چاہتوں کی خوشبو سونگھ

ربط شیخین سے زہے قسمت
طاہرؔ ان نسبتوں کی خوشبو سونگھ

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

رباعی

(''گھ'' الف معروف)

جس پھول نے آقا کا پسینہ سونگھا
نکہت میں نہیں اس کا مقابل دیکھا
فردوس اسے اپنا بنانا چاہے
بلبل نے اسے دل میں سجا کے رکھا

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

رباعی

(''گھ'' واؤ مجہول)

تازہ پھولوں کلیوں کو گر سونگھو
یا خوش بوئے عود و عنبر سونگھو
سب سے آتی ہے آقا کی خوشبو
خوشبو کے جتنے بھی مظہر سونگھو

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رباعی

(''گھ'' یائے معروف)

عشّاق جلاتے ہیں چراغوں میں گھی
تہوار ہو میلاد نبی کا جب بھی
ہے عید سے بھی بڑھ کے یہ دن اُن کے لیے
ہیں خوب وہ سامانِ خوشی کرتے سبھی

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رباعی

(''گھ'' یائے مجہول)

اک بار مدینے کی جو مٹّی سونگھے
بے لطف ہے بعد اس کے وہ کچھ بھی سونگھے
خوشبو جو بسے روح میں جاں میں اس کی
کچھ اس سے فزوں ہو تو وہ پھر ہی سونگھے

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

رباعی

(''گھ'' واوٴ معروف انفی)

پہلے پھولوں کی خوشبو میں سونگھوں
پھر پودوں کا رنگ و روغن پرکھوں
ظاہر باطن میں ان کے میں طاہرؔ
ہریالی گنبد کی ساری دیکھوں

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

رباعی

(''گھ'' یائے مجہول انفی)

دربار میں اس خاص مہک کو سونگھیں
سرکار کے الطاف و کرم کو دیکھیں
یہ دور اُسی دور کا آئینہ ہے
احباب تصوّر یہ دلوں میں رکھیں

◆◆◆◆◆

''ل'' اور ''لھ'' کی اقسام

اصوات و اشکال کے لحاظ سے ''ل'' حرفِ صحیح ہے۔اس کی بنیادی طور پر دو قسمیں، مفرد اور مرکب ہیں۔چوں کہ ''ل'' کی مرکب صورت '' لھ'' بطور ردیفی حرف اردو میں دستیاب نہیں ہے اس لیے پنجابی زبان کے لفظ ''بلھ'' کو بھی اردو اکر نعت میں موزوں کیا گیا ہے۔اس حصے کی ۱۸ (اٹھارہ) نعتوں میں بالترتیب ل اور لھ بطور ردیفی حرف استعمال ہوئے ہیں:

۱۔ ''ل'' ساکن

۲۔ ''ل'' موقوف

۳۔ ''ل'' الفِ بالا

۴۔ ''ل'' الفِ معروف صوتِ کوتاہ

۵۔ ''ل'' الفِ معروف سوتِ طویل

۶۔ ''ل'' واوَ معروف

۷۔ ''ل'' واوَ مجہول

۸۔ ''ل'' واوَ لین

۹۔ ''ل'' یائے معروف

۱۰۔ ’’ل‘‘ یائے مجہول

۱۱۔ ’’ل‘‘ الفِ معروف صوتِ انفی

۱۲۔ ’’ل‘‘ واوَ معروف صوتِ انفی

۱۳۔ ’’ل‘‘ واوَ مجہول صوتِ انفی

۱۴۔ ’’ل‘‘ یائے معروف صوتِ انفی

۱۵۔ ’’ل‘‘ ہائے مختفی

۱۶۔ ’’لھ‘‘ ساکن

۱۷۔ ’’لھ‘‘ الفِ معروف

۱۸۔ ’’لھ‘‘ یائے مجہول

ﷺ

("ل" ساکن)

ہے وجد یاب حسیں سرمدی سرود میں دل
بہت سکوں میں ہے جب سے لگا درود میں دل

درودِ پاک سے ، صلِّ علیٰ کی برکت سے
دھڑک رہا ہے ہر اک چیز کے وجود میں دل

اسی کے فیض سے نشو و نما ہوئی جاں کی
درود سے ہوا برکت فزا نمود میں دل

درود آشنا جب سے ہوا ، ہے شاد بہت
حرم مثال ہے گلزارِ ہست و بود میں دل

رکھا ہے جب سے تصوّر میں شہ کی چوکھٹ پر
یہ لگ رہا ہے ، نہایا ہوا ہے عود میں دل

اسے سنبھالنا پڑتا ہے احتیاط کے ساتھ
وگرنہ طیبہ میں رہتا ہے کب حدود میں دل

نہیں ہیں اس میں علامات ، سُکُر کی کوئی
درود خواں ہے سدا حالتِ شہود میں دل

دھڑکتا رہتا ہے صلِّ علٰی کی لے پہ سدا
نہیں ہے ایک بھی پل کے لیے جمود میں دل

کھڑا ہوں پیشِ مواجہ ادب کے ساتھ ، مگر
ہے روزنوں میں پڑا حالتِ ورود میں دل

مدینہ رُو ہوں ، رہوں کیوں نہ گرم رَو طاہرؔ
ہے زور آزما میرے پرِ کشود میں دل

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(''ل'' موقوف)

فنا نہیں ہے جسے وہ بقا ہے نعت رسول
ازل ازال سے بے انتہا ہے نعت رسول

نکلتی حمد سے مدحت ہے ، حمد مدحت سے
جو دیکھیے تو ثنائے خدا ہے نعت رسول

ہو کوئی ہیئت اسے آبرو ہے یہ دیتی
بیانِ حسنِ شہ دوسرا ہے نعت رسول

یہ فرش نعت ہے ، عرشِ علا بھی نعت ہی ہے
جہاں سے گزرے وہ ساری خلا ہے نعت رسول

کفن پہ ہم نے ہیں زرکاریاں کیں مدحت کی
یقیں ہے قبر میں کرتی ضیا ہے نعت رسول

درود پاک کا منظوم ترجمہ کیجے
قدَر میں قدُر میں صلِّ علی ہے نعت رسول

حرارت اس سے ہے ملتی ہماری مٹی کو
ہماری زیست کی آب و ہوا ہے نعت رسول

صحابہ آپ کو تکتے تھے جس محبت سے
وہ ذوق وشوق ، وہ حب و ولا ہے نعتِ رسول

نبی کو سنتی تھیں ہو کے سدا ہمہ تن گوش
جو سوچیے اَدَبِ عائشہ ہے نعتِ رسول

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

رباعی

("ل" صوتِ الفِ معروف بالا)

ہم کو ہیں شریعت دیتے صلِّ علیٰ
ہیں خوب طریقت دیتے صلِّ علیٰ
سرکار کی ہم پر ہے کیا لطف کی حد
ہیں نورِ محبّت دیتے صلِّ علیٰ

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

("ل" صوتِ الف معروفِ بالا)

مرے لبوں پہ جو آیا درودِ صلِّ علیٰ
تو دھڑکنوں پہ بھی چھایا درودِ صلِّ علیٰ
درودِ صلِّ علیٰ ہے وظیفہ جنّت کا
ہے مجھ کو ماں نے پڑھایا درودِ صلِّ علیٰ

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(''ل'' الفِ معروف صوتِ کوتاہ)

کمالِ دینِ خدا آخری نبی سے ملا
اور اس پہ حسنِ عمل ان کی زندگی سے ملا

بلند ذات ہے اس کی ہر اک زمانے میں
بری عدالتِ دل کی جو منصفی سے ملا

عجب ہیں لوگ کہ ظاہر کی قدر کرتے ہیں
اسے نہ پوچھا کسی نے جو سادگی سے ملا

یہ سرخ و زرد نہیں ہے محرّکِ مدحت
خیالِ نعت اشارے کی سبزگی سے ملا

سکندر اہلِ نظر کی نگاہ میں وہ ہے
فقیرِ طیبہ سے طاہرؔ جو عاجزی سے ملا

◆◆◆◆◆

ﷺ

(''ل'' الف معروف صوتِ طویل، فعل امر)

الٰہی جامِ مودت ، ہوں تشنہ کام پِلا!
بنامِ آلِ نبی خلد کا طعام کھلا!

''اٹھا اور اٹھ کے قدم میں نے پاسباں کے لیے''
کہا کہ مسجدِ آقا میں مجھ کو کام دلا!

یہ التجا ہے ہوائے مدینہ سے میری
مرے لیے شجرِ لطف صبح و شام ہِلا

میں کنجِ دوری سے آؤں درِ حضوری پر
مری طرف بھی کوئی بھیج تو پیام دِلا!

گدائے بابِ نبی ہوں ، میں عام شخص نہیں
جہاں کے تاجوروں سے نہ میرا نام ملا!

میں آبِ زمزم و کوثر کا پینے والا ہوں
ہو اِن سے نسبتِ عالی جسے وہ جام پلا!

سخی کے در سے کبھی یہ صدا نہیں آتی
بریدہ جھولی تو پہلے مرے غلام سِلا!

خزاں ہے بخت پہ چھائی، یہ دل ہے پژمردہ
ہوائے طیبہ ! کرم کر ، گلابِ خام کھلا!

کہاں سے آئی ہے طاہرؔ حضوریوں کی خبر
خموش کیوں ہے مری جاں، لبِ پیام ہلا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قطعہ

(''ل'' واوٗ معروف)

آپ کی بات ہے بیانِ عُلو
آپ کی ذات ہے اذانِ عُلو
بخت میں آپ کے جو رب نے کی
کب کسی کو ملی وہ ہے شانِ عُلو

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قطعہ

(''ل'' واوٗ مجہول)

ریاضِ شہرِ مدینہ کی کلیو پھلو پھولو
گلابو خلدِ مدینہ کی خاک منھ پہ ملو
تھی جس قرینے سے یہ لمس یابِ کفشِ حضور
تم اس قرینے سے عشّاق کی ڈگر پہ چلو

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
(''ل'' واوٗ لین)

دل کی طاہرؔ شہِ عرب سے لَو
ہے بڑھاتی ہماری رب سے لَو

شکریہ ہے یہی مسبّب کا
اپنی ، مضبوط تر سبب سے لَو

بنتے جاتے ہیں سارے بگڑے کام
کام کی چیز ہے یہ رب سے لَو

''کن'' کی گہرائیوں میں جھانک کے دیکھ
لگی اس نام سے ہے کب سے لَو

ماں نے جب اسم وہ لیا، دل میں
حبِ سرکار کی ہے تب سے لَو

ہے حقیقت چراغِ احمد کی
بڑھتی ہے کثرتِ طلب سے لَو

اور بڑھتی ہے ان کی الفت کی
سلسلہ ہائے روز و شب سے لَو

پہنچی ہے میری روح تک طاہرؔ
طیبہ کے موسمِ طرب سے لَو

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(''ل'' یائے معروف)

تیرے ممنون ہیں جہاں کے ولی
تیرے مرہون ہیں خدا کے نبی
دیں کی ترویج بھی تجھی سے ہوئی
دیں کی تکمیل بھی ہے تو نے کی

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(''ل'' یائے مجہول)

جدھر بھی دیکھیں عنایتوں کے ہیں رنگ پھیلے
مرے نبی کی نوازشوں کے ہیں رنگ پھیلے

اگر وہ چاہیں تو دل پہ اتریں ارم کے منظر
جہاں میں ان کی محبتوں کے ہیں رنگ پھیلے

ہماری دنیا کے مبتدا ہیں وہ منتہا ہیں
دنیٰ تلک ان کی عظمتوں کے ہیں رنگ پھیلے

مواجہ ان کا جہاں میں رنگینیوں کا مصدر
کہ جس سے روحوں میں نکہتوں کے ہیں رنگ پھیلے

سپاس اصحاب و اہلبیتِ نبی کو جن سے
بصارتوں کے ، بصیرتوں کے ہیں رنگ پھیلے

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(''ل'' الفِ معروف النفی)

ہے شکرِ ربّی کہ مدحت کی سمت ہے میلاں
ہنر یہ نعت کا ہے صدقۂ شہِ جیلاں
مودتِ شہِ والا سے دل ہوا روشن
غلامِ آلِ پیمبر ہوں میں علی الاعلاں

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(''ل'' واوٴ معروف النفی)

اگر میں شہرِ مدینہ کے فرش کو چھو لُوں
شہِ مدینہ کے نورانی کفش کو چھو لوں
تو ممکنات میں ہوگا یہ میری قدرت کے
کہ جاؤں سدرہ سے آگے میں عرش کو چھو لُوں

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(''ل'' واوِ مجہول النفی)

حضور چشمِ کرم ہو چلا ہوں سینکڑوں میلوں
سفر کا فاصلہ کم ہو چلا ہوں سینکڑوں میلوں
مری مراد ہو پوری ، ملے مدینہ مجھے
مرا بھی بخت رقم ہو چلا ہوں سینکڑوں میلوں

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(''ل'' یائے معروف النفی)

کُھلیں خواص پہ اور سرِ عوام کُھلیں
ہیں رحمتیں شہِ دین کی تمام کُھلیں
یہ چند روزہ نہیں ، ہیں تا ابد طاہرؔ
نِعم فراواں ہیں ان کی اور مدام کُھلیں

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

رباعی

(''ل'' ہائے مختفی)

لطفِ شہ کا ہر جانب ہے ہالہ
ان کی رحمت کا غالب ہے ہالہ

ان کی ہستی کا پرتو ہے روضہ
روضے کا یوں ہر دم ثاقب ہے ہالہ

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

("لھ" صوتِ ساکن)

شہد سی شیرینی پاتے ہیں نعتِ نبی میں بُلھ
اُردو میں جو لب کہلائیں پنجابی میں بُلھ

رخصت کا جب وقت آتا ہے طیبہ کے زائر پہ
صلِّ علیٰ پڑھنے لگتے ہیں بے تابی میں بُلھ

اسمِ محمد کا پاتے ہیں جب دونوں فیضان
میم مشدّد پر ملتے ہیں طرفہ خوشی میں بُلھ

پیشِ مواجہ حیرت کا اظہار عجب ہیں کرتے
عرضِ تمنّا کر نہیں پاتے حیرانی میں بُلھ

سنگِ اسود ، خاکِ طیبہ، نوری جالی پر
طاہرؔ دل کے کام آتے ہیں ہر نیکی میں بُلھ

◆◆◆◆◆

ﷺ

رباعی

("لھ" ساکن)

لگتے ہیں خوش صوتی میں پیارے ٹُلھ
ماں کے ہوں یا بچوں کے تارے ٹُلھ
نام ان کا لیتے ہوئے جب ملتے ہیں
شہ کا ہی دم بھرتے ہیں سارے ٹُلھ

◆◆◆◆◆◆

ﷺ

رباعی

("لھ" الف معروف)

افلاک نے دیکھا کہاں شہ سا دولھا
کونین میں ہے ایک وہ یکتا دولھا
معراج کی شب ان کو بلایا رب نے
ہے عرش پہ کیا خوب وہ سجتا دولھا

◆◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قطعہ

(''ڑھ'' یائے مجہول)

زائروں کے لیے ہے لنگر عام
جل رہے ہیں طعام کو چولھے

یہ تبرّک ہے شاہِ خوباں کا
یہ سعادت ہے، آگے بڑھ، کھالے

◆◆◆◆◆

’’م‘‘ اور ’’مھ‘‘ کی اقسام

صوت وصورت کے لحاظ سے ’’م‘‘ حرفِ صحیح ہے۔اس کی بنیادی طور پر دو قسمیں، مفرد اور مرکب ہیں۔’’م‘‘ کی مرکب صورت ’’مھ‘‘ بطور ردیفی حرف اردو میں دستیاب نہیں ہے۔اس لیے پنجابی زبان کے لفظ ’’ڈُمھ‘‘ کو اردو اکر نعت میں موزوں کیا گیا ہے۔اس حصے کی ۲۱(اکیس) نعتوں میں بالترتیب ’’م‘‘ بطور ردیفی حرف ساکن، موقوف، منوّن کسر، منوّن ضمّہ اور مرکب اصوات میں استعمال ہوا ہے:

۱۔ ’’م‘‘ ساکن

۲۔ ’’م‘‘ موقوف

۳۔ ’’م‘‘ منوّن ضمّہ

۴۔ ’’م‘‘ منوّن کسر

۵۔ ’’م‘‘ الفِ معروف صوتِ کوتاہ

۶۔ ’’م‘‘ الفِ معروف صوتِ طویل

۷۔ ’’م‘‘ واوَ معروف

۸۔ ’’م‘‘ واوَ مجہول

۹۔ ''مَ''یائے معروف

۱۰۔ ''مَ''یائے مجہول

۱۱۔ ''مَ''یائے لین

۱۲۔ ''مَ''الفِ معروف انفی

۱۳۔ ''مَ''واوَ معروف انفی

۱۴۔ ''مَ'' واوَ مجہول انفی

۱۵۔ ''مَ''یائے مجہول انفی

۱۶۔ ''مَ''یائے کین انفی

۱۷۔ ''مَ''ہائے مختفی

۱۸۔ ''مھ''ساکن

۱۹۔ ''مھ''یائے معروف

۲۰۔ ''مھ''یائے معروف انفی

۲۱۔ ''مھ''یائے مجہول انفی

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(''م'' ساکن)

زخموں سے چور چور ہے صحنِ حرم ، حرم!
ہے داد خواہ مسجدِ اقصیٰ کرم! کرم!

آئینہ تر ہے اہلِ فلسطیں کے خون سے
چہرے سے ہے حرم کے نمایاں الم الم

بھولے ہیں حکمران تو ایثار آپ کا
دل دل پکاروں میں ، کہے دنیا شکم شکم

روشن چراغِ اسوہ سے کر کے جہان کو
آقا نے کر دیا ہے اجالا قدم قدم

حسّان کا ہے فیض کہ اہلِ سخن کا ہے
وقفِ ثنائے حسنِ پیمبر قلم قلم

میلادِ مصطفیٰ ہے ، در و بامِ عشق پر
لہرا رہا ہے حسنِ وفا سے علم علم

ممنون ہوں کہ راقمِ فردِ عمل نے کی
جو نعت گوئی پر ملی وہ بھی رقم ، رقم

قائل نہیں ہے گرچہ تناسخ کا یہ غلام
لیکن تری سخا کا ہے قائل جنم جنم

کہہ دے صمد تو آئے ندا عبدی السلام
پھر کیوں کہے گا آپ کا عاشق صنم صنم

محبوبِ دو جہاں پہ کروں گا میں جاں فدا
یہ عہد ، کھا کے کرتا ہوں مولا قسم قسم

احساسِ باہمی کو دیا آپ نے فروغ
شِیر و شکر ہوئے ہیں قبائل بہم بہم

آتش فشاں کی مثل جو خطہ عرب کا تھا
چشمِ کرم سے ان کی ہے طاہرؔ ارم ارم

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

رباعی

(''م'' موقوف)

رحمت ہے مدینے میں شہِ دیں کی مدام
حاصل ہے عطاؤں کے تسلسل کو دوام

طیبہ کی بہاروں میں کمی آتی نہیں
ہے مسجدِ آقا کی اذانوں کا پیام

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(م منوّن مضموم)

مسلسل برابر رحیمٌ کریمٌ
ہو لب پر مکرر رحیمٌ کریمٌ

ہو نام ان کا ازبر رحیمٌ کریمٌ
پڑھ اسم ان کا اکثر رحیمٌ کریمٌ

خدا کا ہے خلقت پہ احسانِ اعظم
ہے اللہ اکبر رحیمٌ کریمٌ

مری یہ دعا ہے دمِ نزع بھی ہو
یہی اسم لب پر رحیمٌ کریمٌ

خدا ہے لطیفٌ غفورٌ شکورٌ
خدا کا پیمبر رحیمٌ کریمٌ

محمد ہیں طٰسین و یٰسین و طٰہٰ
محمد منوّر رحیمؐ کریمؐ

عطا حشر کی تشنگی میں کریں گے
ہمیں جامِ کوثر رحیمؐ کریمؐ

ہیں آشفتگاں کا سہارا وہ طاہرؔ
وہ رحمت کے پیکر رحیمؐ کریمؐ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(م منوّن مکسور)

جو قرآن میں آ گیا ہے "لَقَوْلُ رَسُولٍ کَرِیمٍ"
مری روح لرزا گیا ہے "لَقَوْلُ رَسُولٍ کَرِیمٍ"

قیامت کا نقشہ کہ جس کے تھے منکر 'ثَمُودُ' وَ 'عادُ'
وہ لفظوں میں دکھلا گیا ہے "لَقَوْلُ رَسُولٍ کَرِیمٍ"

ہے تصویر روزِ جزا کی ، ہے اسلوب کیسا اچھوتا
مرے دل پہ جو چھا گیا ہے "لَقَوْلُ رَسُولٍ کَرِیمٍ"

وہی سرخرو ہے جہاں میں ، ہے شاداں وہی حشر میں بھی
حقیقت کو جو پا گیا ہے "لَقَوْلُ رَسُولٍ کَرِیمٍ"

ہے فرماں یہ طاہرؔ خدا کا یہ نسخہ کتابِ ہدیٰ کا
جو جبریل فرما گیا ہے "لَقَوْلُ رَسُولٍ کَرِیمٍ"

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

رباعی

(''م'' الفِ معروف صوتِ کوتاہ)

ہے ذکر نبی کا بلبِ ارض و سما
ہر اک جانب ہے نعتِ صلِّ علیٰ
ہر چیز جہاں کی ہے طاہرؔ نعت گر
بر ، بحر ، پرندے ، موسم ، باغ ، ہوا

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(''م'' الفِ معروف صوتِ طویل)

ہر اک سمت اپنی نگاہیں گھما
نظر ایک جلوے ہی پہ مت جما
درِ شاہِ خوباں پہ رکھ کر جبیں
سجا اپنے سر پر تو ظلِ ہما

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(’’م‘‘ واوٴ معروف)

نخ بہ نخ ، رشتہ بہ رشتہ ، مُو بہ مُو
ہو بساطِ دین پیہم رُوبرُو
غفلت اک پل کی بھی مت کیجے پسند
دیں سے گرماوٴ سدا اپنا لہُو

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(’’م‘‘ واوٴ مجہول)

طیبہ کی طرف آوٴ محمد کے غلامو!
دیتا ہے یہ آواز اے احمد کے غلامو!
کرتا ہے تمھیں یاد محبّت سے یہ کعبہ
آوٴ شہِ کونین کی مسند کے غلامو!

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رباعی

(''م'' یائے معروف)

فردوسی ، قدسی ، حافظ ، اور جامی
سعدی ، خاقانی ، عرفی اور رومی
حسّان و کعب ایسوں کے ہیں سب کے سب
ہم مشرب ، ہم فہم و ہم دم ، غامی (ا)

ا۔ہم نظریہ

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رباعی

(''م'' یائے مجہول)

ہیں خوب نبی کی رحمت کے چشمے
دنیا کے چشموں سے خوش تر چشمے
صدقہ آقا کی ایڑی کا جانو
زمزم کے ہوں یا کوثر کے چشمے

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

رباعی

(''م'' یائے لین)

ہیں یاد مدینے کے طرب ریز سمَے
خوش بخت ، ثنا رنگ ، ولا خیز سمَے
ہر وقت نظر میں تھی مدینے کی فضا
زرخیز ، اثر بیز ، دلآویز سمَے

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(غنّہ صوتِ انفی الفِ معروف)

طیبہ مری زمین ہے طیبہ ہی آسماں
جاتا ہے کون چھوڑ کے جنّت کا یہ سماں
اِس کی حدوں سے دور کوئی زندگی نہیں
رہنا نہیں ہے گر یہاں جینا ہے پھر کہاں

◆◆◆◆◆

ﷺ

رباعی

(''م'' واؤ معروف انفی)

سرمستی سے اور سرخوشی سے چُومُوں
اس خاک کو اشک کی نمی سے چُومُوں
ہر رات خیال میں طیبہ پہنچوں
دہلیز حضور کی خوشی سے چُومُوں

◆◆◆◆◆

ﷺ

رباعی

(''م'' واؤ مجہول انفی)

نعت اور ثنا لکھوں نظموں نظموں
موضوع حب بناؤں نظموں نظموں
ہر نظم حضور کی ولا سے ہو پُر
یوں نعت رقم کروں نظموں نظموں

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(''م''صوتِ انفی یائے مجہول)

جی میں ہے سالِ نو کا ہو آغاز نعت میں
حرکت میں آئیں پھر پرِ پرواز نعت میں

حسّان و کعب جیسے ہیں مدحت میں سربلند
یا رب ہوں ہم بھی ایسے ہی ممتاز نعت میں

شہپر عطا ہوں قوّتِ تخئیل کو مری
کلکِ ثنا ہو رو کشِ شہباز نعت میں

شہرِ شہِ زمن میں ہیں جتنے تحیّرات
اتنے تحیّرات کے ہیں راز نعت میں

بخشا جو تو نے جامی و رومی کو اے خدا
مجھ کو بھی کر عطا وہی انداز نعت میں

توفیق شہ کے اذن سے ملتی ہے نعت کی
ان کے کرم سے ہوتا ہے در باز نعت میں

ہر اک سخن ہو رشکِ جمالِ مہ و نجوم
لطفِ نبی کا ہو اگر اعجاز نعت میں

پہنچے گی مصطفٰے کے درِ لطف بار پر
طاہرؔ جو میرے دل کی ہے آواز نعت میں

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

رباعی

(''م'' یائے لین انفی)

ان کے روضے کی جالی ہے اور میں
نامہ نیکی سے خالی ہے اور میں
شرمندہ ہوں ، دیکھوں کیسے ان کو
دھڑکن اب رکنے والی ہے اور میں

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(''م'' ہائے مختفی)

سرکار کے کرم سے عطاؤں کا زمزمہ
لب پر رہے ہمیشہ ثناؤں کا زمزمہ
ہر پل زباں پہ آپ کے احسان سے رہے
مدح و درود اور ولاؤں کا زمزمہ

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(''مھ'' ساکن)

آپ کی نور زا حیات کا ڈمھ
کس نے دیکھا ہے صنفِ نعت کا ڈمھ

لطفِ مقصودِ کائنات کا ڈمھ
جیسے ہے نورِ حسنِ ذات کا ڈمھ

دل کی کایا پلٹنے کو کافی
ہے فقط ان کی ایک جھات کا ڈمھ

تیرہ بختی مری مٹا دے گا
میرے آقا کے التفات کا ڈمھ

جامعیت بھرا خزانہ ہے
میرے آقا کی بات بات کا ڈمھ

گرچہ اُتھلی(۱) ہے میری جوئے خیال
ہے مگر گہرا ان کی نعت کا ڈمھ

میری سوچوں کو باعثِ تحریک
ہے ثناؤں کی ممکنات کا ڈمھ

ہے محبّ و حبیب کے مابین
رازداری مقطعات کا ڈمھ

میں جلاؤں چراغِ ذکرِ رسول
جب ڈرائے اندھیری رات کا ڈمھ

آئے کیسے بہ حیطۂ قرطاس
قلبِ طاہرؔ کی واردات کا ڈمھ

◆◆◆◆◆

۱۔کم گہری

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رباعی

(''مھ'' یائے معروف)

ہو خیر کا مصدر بھی مرے آقا تمھی
الطاف کا خاور بھی مرے آقا تمھی
اس دہر میں ہادی ہیں مرے اعلیٰ تر
ہو حشر میں رہبر بھی مرے آقا تمھی

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رباعی

(''مھ'' یائے معروف انفی)

طاہرؔ جدید رنگ سے معمور ہو تُمھیں
آواز ہے یہ دل کی جو مسرور ہو تُمھیں
دیوان ایک کرنا ہے اصوات سے رقم
اِس وقت ، اِس محاذ پہ مامور ہو تُمھیں

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

رباعی

(''مھ'' یائے مجہول النفی)

یہ راز تمھیں بتایا ، سمجھایا تمھیں
آئینہ ثناؤں کا دکھلایا تمھیں

جز نعت نہ کچھ بھی کبھی لکھنا طاہرؔ
دل نے ہے بارہا یہ بتلایا تمھیں

''ن'' اور ''نھ'' کی اقسام

اصوات واشکال کے لحاظ سے ''ن'' حرفِ صحیح ہے۔اس کی بنیادی طور پر دو قسمیں مفرد اور مرکب ہیں۔اس حصے کی ۱۶ (سولہ) نعتوں میں بالترتیب ''ن'' کی ردیف میں ساکن،موقوف،عربی (قرآنی حرف) اور مرکب اصوات میں نعتیں کہی گئی ہیں:

۱۔ ''ن'' ساکن

۲۔ ''ن'' موقوف

۳۔ ''ن''اسمِ صحیح،عربی

۴۔ ''ن''الفِ معروف

۵۔ ''ن''الفِ معروف نیم مشدّ د

۶۔ ''ن''واوِ مجہول

۷۔ ''ن''واوِ لین

۸۔ ''ن''یائے معروف

۹۔ ''ن''یائے معروف نیم مشدّ د

۱۰۔ ''ن''یائے مجہول

۱۱۔ ''ن''الفِ معروف انفی

۱۲۔ ''ن'' واوِ مجہول انفی

۱۳۔ ''ن'' یائے مجہول انفی

۱۴۔ ''ن'' ہائے مختفی نیم مدوّر صوتِ کوتاہ

۱۵۔ ''ن'' ہائے مختفی نیم مدوّر صوتِ طویل

۱۶۔ ''نھ'' ساکن

ﷺ

(''ن'' ساکن)

اے خوشا خاکِ شہرِ نبی ہوگئی جب سے ہے زیبِ تن
مٹ گئے میری فردِ عمل سے سبھی داغ ہائے کہن

خوفِ عصیاں کا ہو کیوں نہ کیتھارسز، کیوں نہ تسکین ہو
حق نے سرکار کے صدقے بخشا مجھے نعت کہنے کا فن

حیطۂ رحمتِ سبز گنبد سے کوئی بھی باہر نہیں
کھیت کھلیان کوہ و دمن ہوں کہ بن، سبزہ زار و چمن

دل پڑا رہ گیا پاؤں میں شاہ کے، جاں مواجہ پہ ہے
واپسی پر مدینے سے تنہا مرے ساتھ ہے تن بدن

آفتاب آپ سے، ماہتاب آپ سے، آسماں آپ سے
ہر ستارے میں ہے آپ کے نور ہی کی دمکتی کرن

دین و دنیا و عقبیٰ مری آپ ہیں، آپ ہیں یا نبی!
شافعِ مذنبیں آپ سے ہے سجی خلد کی انجمن

اِس کے ماحول میں خوئے طیبہ ڈھلے ، یا حبیبِ خدا!
آپ کی چشمِ رحمت سے فردوس ہو میرا پیارا وطن

قربتیں آپ کی ، مجھ کو بھی ہوں عطا ،صدقے صدّیق کے
پائے اقدس کے دھوون سے ہو جو دھلا ، میں وہ پہنوں کفن

سیّدی! یانبی! یانبی! یانبی لب پہ طاہرؔ رہے
مجھ کو درپیش محشر کے دن جس گھڑی راستہ ہو کٹھن

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(''ن'' موقوف)

پیمبر آخریں ہے کون
وہ نورِ اوّلیں ہے کون

حضورؐ آپ کے سوا
امیرِ مرسلیں ہے کون

ہے کون والیِ امم
خلیلِ مومنیں ہے کون

ہے چشمِ عاصیاں کدھر
شفیعِ مذنبیں ہے کون

ہے سب کو کس کی جستجو
ضیائے سالکیں ہے کون

ہے کس کا نور راستہ
مرادِ عاشقیں ہے کون

جہاں تھا کس کا منتظر
وہ صادق و امیں ہے کون

ترے سوا ، ترے سوا
ہمارا شاہِ دیں ہے کون

سوائے آنحضور کے
جہان میں حسیں ہے کون

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

رباعی

(''ن'' حرفِ صحیح)

اک خاص جگہ رکھتا ہے قرآن میں ''ن''
آغاز میں ''اَلقلَم'' کے ثَوبان میں ''ن''
الفاظ میں ''النّاس'' سے ''والنّاس'' تلک
انسان ہے، اوراس کے ہے ارکان میں ''ن''

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(''ن'' الفِ معروف)

نگاہِ عشق میں ماحولِ جنّت سے فزوں تر ہے
نشاطِ ثروتِ پابوسیِ سرکار میں جینا
رخِ دامانِ صحرائے عرب کی خوب قسمت ہے
نصیب اس کو ہوا شہرِ شہِ ابرار میں جینا

◆◆◆◆◆

ﷺ

(''ن'' الفِ معروف)

اتنا دلکش اُسے اتنا سہانا جانا
ہم نے جنّت کا مدینے کو ٹھکانا جانا

دل میں جانے کا تصوّر ہے پلٹنے کا نہیں
عقل کہتی ہے رکھوں میں وہاں آنا جانا

آقائے عالمِ ہستی کے ہیں بردے ، ہم نے
بس اسی نام سے پہچانا ہے جانا جانا

بے شمار ایسی ہیں قرآن کی آیات جنھیں
ہم نے آقاؐ سے محبت کا ترانہ جانا

جو رسالت کو عقائد کا خلاصہ جانے
ہم نے اس حاملِ ایمان کو دانا جانا

عہدِ حاضر ہو کہ ماضی ہو کہ مستقبل ہو
ہر زمانے کو شہِؐ دیں کا زمانہ جانا

ہے یہ حبِّ شہِؐ کونین کا اک طرفہ شہود
نعت کا صنفِ سخن میں سدا مانا جانا

خوش ہوں دیوانگیِ دل پہ میں طاہرؔ، جس نے
اشک آقاؐ کی محبت میں بہانا جانا

ﷺ

(''ن'' الفِ معروف نیم مشدّد)

ہے دو جہاں میں یگانہ حسین کا نانا
گدا ہے جس کا زمانہ حسین کا نانا

حسن ،حسین ،علی ، فاطمہ کا جس میں شمول
ہے رکھتا ایسا گھرانہ حسین کا نانا

بشر کو جس نے فضیلت جہان میں بخشی
وہ ہے حسین کا نانا حسین کا نانا

پئے حصولِ کرم کاروانِ جن و بشر
ہے جس کی سمت روانہ حسین کا نانا

تلاوتِ '' وَرَفَعنا'' کے فیض سے طاہرؔ
سجے لبوں پہ ترانہ حسین کا نانا

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

رباعی

(''ن'' واوِ مجہول)

اس کے فرمائے کو اچھا جانو
اس نے جو بولا وہ عمدہ جانو
چھوڑو اس دنیا کے سرداروں کو
طیبہ والے ہی کو آقا جانو

◆◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(''ن'' واوِ لین)

ہیں مری سرکار کی رحمت کے مظہر نو بہ نَو
رحمت للعالمینی کے ہیں محور نَو بہ نَو
ہر قدم پر ایک جنّت ہے نبی کے شہر میں
ہر طرف خلدِ تمنّا کے ہیں منظر نَو بہ نَو

◆◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(''ن'' یائے معروف)

دل درِ شاہ سے پائے وہ روشنی
جو مقدر کو چمکائے وہ روشنی

جس سے خورشید شرمائے وہ روشنی
چاندنی جس میں کھو جائے وہ روشنی

جس کے جنّت بھی گن گائے وہ روشنی
حسنِ سرکار سے آئے وہ روشنی

آپ کی ذات ہے روحِ لاتقنطوا
نورِ رحمت جو برسائے وہ روشنی

سبزگی سبز گنبد کی ہے مرحبا!
جو بہاروں کو نہلائے وہ روشنی

زندگی جس سے ہوتی ہے رشکِ جناں
طاعتِ شاہ دکھلائے وہ روشنی

ان کا نورِ قدم سینچے پھلواریاں
جس سے صحرا کی بن آئے وہ روشنی

ان کے لمسِ کفِ پا نے جو بخش دی
کہکشاؤں کو دمکائے وہ روشنی

گلشنِ جاں کے رخ پر جو ہے موجزن
جو عقیدت کو مہکائے وہ روشنی

شمعِ ایثارِ آلِ شہِ دیں نے جو
دشتِ کربل کو دی ، ہائے وہ روشنی

پھوٹتی ہے جو رویت سے سرکار کی
چشمِ طاہرؔ کو مل جائے وہ روشنی

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(’’ن‘‘ یائے معروف صوت نیم مشدّد)

مجاز میں ہو جو کاوش وہ ساری ہے فانی
فقط حقیقتِ مدحت ہے فن میں لاثانی

ہمیشہ زندہ و جاوید مدحِ حضرت ہے
کہ اس سخن کا ہے پروردگار خود بانی

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(''ن'' یائے مجہول)

اے میری زندگانی کے سفینے
مجھے لے چل پسِ عمرہ مدینے

ابوبکر و عمر ، عثمان و حیدر
رسولِ پاک کے روشن نگینے

عطا کر کے مجھے اذنِ حضوری
کرم مجھ پر کیا پیارے نبی نے

مواجہ کی طرف ہوں بڑھتا جاتا
میں چڑھتا جاتا ہوں جنّت کے زینے

میں قرباں شہرِ طیبہ کی فضا پر
سکھاتی ہے جو الفت کے قرینے

علی کو دیکھ کر مدِّ مقابل
عدو کے چھوٹ جاتے تھے پسینے

یہ طاہرؔ ہے ہمیں امّیدِ واثق
ہمیں بھی جام کوثر کے ہیں پینے

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

رباعی

(''ن'' الفِ معروف صوتِ انفی)

اک وہی تو ہے شانِ جاناناں
عزِّ جاناناں ، آنِ جاناناں

ولیوں ، نبیوں کا ، غوثوں ، قطبوں کا
جانِ جاناناں ، جانِ جاناناں

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

رباعی

(''ں'' واوِ مجہول صوتِ انفی)

تاریخِ مسلم کے عنواں تینوں
عزّت کے قابل ہیں ذیشاں تینوں

حب رکھتے ہیں مولا علی کی طاہرؔ
صدّیق و فاروق و عثماں تینوں

ﷺ

رباعی

(''ن'' یائے مجہول صوتِ انفی)

گر ہم دل کی خواہش کو پہچانیں
دل کو ہستی کا محور گردانیں

وہ محبوب اپنا دنیا سے اچھا
اس پر قرباں تیری میری جانیں

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(’’ن‘‘ ہائے مختفی نیم مدوّر صوتِ کوتاہ)

نیند کی خیرزا کتاب سے نہ
بھولے پل بھر بھی طیبہ خواب سے نہ

روزِ روشن میں ڈھونڈ ان کے قدم
نقش ان کا ملے سراب سے نہ

پہنچے جب تک نہ ان کے روضے تک
نکلے ہم دل کے اضطراب سے نہ

ان کے اوصافِ عالیہ لاریب
گن سکیں ہم کسی حساب سے نہ

روشنی جالی سے جو پھوٹتی ہے
ہاتھ آئے گی ماہتاب سے نہ

جو رچی ہے پسینے میں ان کے
آئے گی وہ مہک گلاب سے نہ

کفشِ آقا ہے بے بدل طاہرؔ
دے مثال اس کی آفتاب سے نہ

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(''ن'' ہائے مختفی نیم مدوّر انفی صوتِ طویل)

ہے سچ کا یہی رستہ، اس رستے کو چھوڑو نہ
بتلائے جو ہیں رب نے، احکام وہ بھولو نہ

آ پہنچے جب طیبہ اے پیارے حدی خوانو
سب باتیں بند کرو، چپ ہو جاؤ، بولو نہ

یادوں میں رہے ہر پل، یہ حکمِ ''فَلَا تَنۡهَرۡ''
تم سائلِ طیبہ کو، خوابوں میں بھی جھڑکو نہ

افضل ہے جہاں بھر سے، کہتے ہیں حرم جس کو
پہچانو جو قدر اس کی، در سے کبھی اٹھو نہ

دہرائے چلی جائے، ہے اسم یہ مولا کا
کہتی ہے یہ ہر دھڑکن، دل میں کبھی جھانکو نہ

ہے راہ یہی سیدھی، جو طیبہ کو جاتی ہے
اس راہ سے تم اپنا، رشتہ کبھی توڑو نہ

طاہرؔ نے جو نعتوں میں، تلقین تمھیں کی ہے
تم پلّے اسے باندھو ، بیکار اسے سمجھو نہ

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(''منھ'' مرکب)

نہ ملائک کا اور نہ اپنا منھ
وصف ان کے کرے ہے کس کا منھ

ان کے اوصاف اور میرا قلم
مدحِ سرکار اور میرا منھ!

شہد ، شیرینی اور قند و نبات
نام جب ان کا لیں ہو میٹھا منھ

دائم العمر جو درود پڑھے
چومے تقدیر اس کا ماتھا، منھ

جب پڑھا میں نے پہلی بار درود
میری ماں نے تھا میرا چوما منھ

نام لوں ان کا تو حیا آئے
دھوؤں زمزم سے بھی جو اپنا منھ

اپنا اپنا ہے سب کا لطفِ درود
اپنے اپنے لب اپنا اپنا منھ

آپ قرآن پڑھتا تھا قرآں
سب سے طاہرؔ تھا اک وہ اچھا منھ

◆◆◆◆◆

''ں'' کی اقسام

نون غُنّہ مصوّتہ بھی اور مصمّتہ بھی۔ غُنّہ لفظ کے آخر میں آئے تو یہ کوئی نہ کوئی طویل انفی مصوّتہ ہوتا ہے۔ اس کی انفی آواز کسی نہ کسی طویل مصوّتے کے زیرِ اثر ہوتی ہے۔ جیسے ''ہاں'' میں الف معروف، ''ہوں'' میں واؤ مجہول، ''ہُوں'' میں واؤ معروف، ''بَھوں واؤ لین، ''نہیں'' میں یائے معروف، ''لیں'' میں یائے مجہول وغیرہ کارفرما ہیں۔

جب کوئی حرف ''ن'' کا نقطہ ہٹا کر لکھا جائے تو نون غنّہ کہلاتا ہے یعنی اس میں نغمگی پیدا ہو جاتی ہے۔ اردو میں غنّہ کی ایک قسم ایسی بھی ہے جو اپنی اصل میں نقطے کے بغیر ہوتی ہے اس لیے اسے انفی مصوّتہ کہنے کے بجائے مصمّتہ تسلیم کرنا چاہیے، جیسے: ماں، نہیں وغیرہ یہ لفظ مان اور نہین سے نہیں بنے۔ اس حصے کی دو نعتوں میں ''ں'' بطور ردیفی حرف استعمال ہوا ہے:

۱۔ ''ں'' صوتِ موقوف الفِ معروف کے ساتھ

۲۔ ''ں'' صوتِ موقوف یائے معروف کے ساتھ

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(''ں'' الف معروف کے ساتھ)

ایک جیسی ہے وہاں پر دھوپ چھاں
جیسے شفقت سے بھری آغوشِ ماں

گنبدِ خضریٰ کا سایہ مرحبا
ڈالتا ہے مردہ جسموں میں بھی جاں

خاکِ طیبہ زائروں کے واسطے
جنّت الفردوس ہے باغِ جناں

سچ کہا ہے یہ امام الدین نے
''ہے زمیں کا اتنا ٹکڑا آسماں''

جس پہ طاہرؔ مہرباں سرکار ہوں
اس پہ ہوتا ہے خدا بھی مہرباں

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(''ں'' غنّہ صوتِ یائے معروف کے ساتھ)

ہے کون جو حضور کا دریوزہ گر نہیں
کس کو نصیب رحمتِ خیرالبشر نہیں

ماحول کیوں نہ عشق و محبت کا ہو یہاں
مسکن فقیرِ شاہ کا واعظ کا گھر نہیں

جس دل میں آرزو نہ مدینے کی ہو بسی
ایسا کوئی بھی شخص ہمیں معتبر نہیں

اذنِ رسولِ پاک سے ہوتی ہے حاضری
کام آتا حاضری کے فقط مال و زر نہیں

ہے سبز گنبد اس لیے دروازے کے بغیر
وسعت کو آسمان کی درکار در نہیں

سورج درِ نبی پہ نہ جب تک کرے سلام
اس کائنات ارض پہ ہوتی سحر نہیں

اک ذرّہ بھی نہیں ہے مدینے کی خاک کا
جو روکشِ فلک نہیں ، رشکِ قمر نہیں

سائل درِ بتول کا کتنا ہے سیر چشم
فردوس کی طرف بھی اٹھاتا نظر نہیں

سدرہ کے پار بھی ہے رسائی جناب کی
جلوے مرے حضور کے طاہرؔ کدھر نہیں

◆◆◆◆◆

''وٗ'' اور اس کی اقسام

صوت وصورت کے لحاظ سے ''وٗ'' مصمّتہ بھی ہے اور مصوّتہ بھی۔بطور مصمّتہ یہ صوتِ اصل کا حامل ہے جب کہ بطور مصوّتہ اس کی ردیفی حرف کے طور پر معروف، مجہول اور لین اصوات ہیں۔واوٗ کی ایک صورت معدولہ بھی ہے۔اس کی ایک انفرادیت یہ بھی ہے کہ لفظ کے درمیان اور آخر میں بھی یہ بطور مصمّتہ اپنی آواز کا اظہار کرسکتا ہے۔یہ نون غنّہ کے ساتھ مل کر انفی آواز بھی پیدا کرتا ہے،مثلاً لفظ پانْو میں واوٗ صوتِ انفی کا اظہار ہے۔اس حصے کی ۱۴ (چودہ) نعتوں میں ''وٗ'' بطور ردیفی حرف استعمال ہوا ہے۔

۱۔ ''وٗ'' ساکن

۲۔ ''وٗ'' موقوف

۳۔ ''وٗ'' موقوف انفی

۴۔ ''وٗ'' مشدّد

۵۔ ''وٗ'' الفِ معروف بالا

۶۔ ''وٗ'' الفِ معروف

۷۔ ''وٗ'' واوٗ مجہول

۸۔ ''وٗ'' یائے معروف

۹۔ ''وٗ'' یائے مجہول

۱۰۔ ''وٗ'' الفِ معروف انفی

۱۱۔ ''وُ'' یائے معروف انفی
۱۲۔ ''وُ'' یائے مجہول انفی
۱۳۔ ''وُ'' ہائے مختفی
۱۴۔ ''وُ'' ہائے مختفی مدوّر صوتِ واؤ مجہول

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(”وْ“ صوتِ ساکن)

گِھر آئے طیبہ کا بادل دوادَو
ہو میری کشتِ جاں جل تھل دوادَو

زیارت کے لیے اب بعدِ عمرہ
سوئے شہرِ مدینہ چل دوادَو

یہ جالی ان کے روضے کی ہے جالی
دلا! تو ہو نہ یوں پاگل دوادَو

گزرتا ہے مدینے وقت جلدی
کہیں آج آ نہ جائے کل دوادَو

نظارہ گنبدِ خضریٰ کا مجھ کو
ہو جلدی جلدی اور پل پل دوادَو

مدینے سے نکلتے وقت میرا
لگا ہونے یہ دل بے کل دوادَو

ذرا کچھ اور دیر اے سبز گنبد
نہ ہو آنکھوں سے تُو اوجھل دوادَو

دعا طاہرؔ نے کی جو صدقِ دل سے
گِھر آئے عفو کے بادل دوادَو

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(''وْ'' صوتِ موقوف)

مدحتِ مصطفےٰ میں رکھّوں محو
خود کو ان کی ثنا میں رکھّوں محو

کاش خود کو بہ پیشِ روضہ میں
رات دن التجا میں رکھّوں محو

روح کو ، دل کو ، لہجہ و لب کو
وردِ صلِّ علیٰ میں رکھّوں محو

یادِ آقا میں رکھ کے دل مصروف
ان کی آوازِ پا میں رکھّوں محو

اِس سے غافل رہوں نہ پل بھر مَیں
دل کو یادِ خدا میں رکھّوں محو

ان کی ہمسائیگی میں گھر ہو عطا
دل کو بس اِس دعا میں رکھوں محو

وقت کوئی ہو طاہرؔ اپنے کو
زیرِ لب میں دعا میں رکھوں محو

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(''ؤ'' صوتِ موقوف انفی)

ہے عرش جانتا آقا حضور کے ہیں پانو
وہ چومتا ہے کہ اِن کے یہ نور کے ہیں پانو

وہ جلوہ آپ نے اوجِ دنیٰ پہ ہے دیکھا
لپک سے جس کی جلے کوہِ طور کے ہیں پانو

لگن بتاتی ہے بلھے کی اپنے مرشد سے
کہ ناچ باندھ کے پائل سرور کے ہیں پانو

ہے آبِ زر سے لکھا وقت کے مؤرخ نے
عُمَر کے عدل نے کاٹے فتور کے ہیں پانو

جڑیں ہیں اس کی جو مرہونِ لمسِ دستِ حضور
اسی لیے تو توانا کھجور کے ہیں پانو

بہ ہر نفس ہی نکلتے بسوئے شہرِ نبی
حصولِ لطف کو میرے شعور کے ہیں پانو

مقابل ان کے غلاموں کے عجز کے طاہرؔ
اکھڑتے دیکھے ہمیشہ غرور کے ہیں پانو

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

("وٗ" صوتِ مشدّد)

سوچیں تو یہ کیسی ہے خوش قسمت جَوّ(۱)
ندرت والی رکھتی ہے یہ وسعت جَوّ
طاہرؔ عرشِ اعظم اور روضے کے بیچ
دید کے قابل ہے نورانی طلعت جَوّ

۱۔فضا

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

("وٗ" صوتِ الفِ بالا)

سچ ہو گا محبّت کا دعویٰ
اور حسنِ عقیدت کا دعویٰ
لازم ہے اطاعت آقا کی
پھر حقِ شفاعت کا دعویٰ

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(''وٗ'' صوتِ الفِ معروف)

جو بھی دل سے ہے مصطفٰے کا ہوا
وہ ہی محبوب ہے خدا کا ہوا
شہرِ طیبہ کی ہے فضا کا اثر
شعر جو بھی ہوا ثنا کا ہوا

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(''وٗ'' صوتِ الفِ معروف)

آ رہی ہے شہرِ طیبہ سے ہوا
مہکی مہکی، ٹھنڈی ٹھنڈی ، خلد زا
عود و عنبر کے چمن میں در کھلے
فصلِ گل نے ڈیرے ڈالے جا بجا

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(''وْ'' صوتِ واؤ مجہول)

ساتھ میری دعاؤں کا دیوو
چشمِ نم سے اے آنسوؤ چھلکو
ہے مواجہ پہ چپ زباں میری
دل کے جذبوں کو سامنے لاوو

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

رباعی

(''وْ'' صوتِ یائے معروف)

ہوتے ہیں ثناؤں سے خیالات قوی
اظہار میں آ جاتے ہیں جذبات قوی
الفاظ میں سرکار کے اوصاف خوشا
کرتے ہیں سخنور کے بیانات قوی

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

رباعی

(’’وٗ‘‘ صوتِ یائے معروف)

ہوتا جاتا ہے دل پہ غم حاوی
ہجرِ طیبہ ہے دم بہ دم بھاری
حاضر ہو جاؤں میں بھی اب آقا
طیبہ آنے کا فرماں ہو جاری

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

رباعی

(’’وٗ‘‘ صوتِ یائے مجہول)

جو شاہِ دیں کی الفت میں جیوے
ہر پل ہی ان کی طاعت میں جیوے
اس کو غم کوئی بھی لاحق کیوں ہو
سچ تو یہ ہے وہ جنّت میں جیوے

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قطعہ

(''وٗ'' صوتِ یائے مجہول)

ہر وقت مدینے میں ہیں سرکار کے جلوے
سرکار کے ہر سمت ہیں انوار کے جلوے
مینار ہو ، گنبد ہو ، مواجہ ہو کہ جالی
اللہ کی قدرت کے ہیں شہکار کے جلوے

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رباعی

(''وٗ'' صوتِ الف معروف انفی)

ایمان کے جذبات کو رکھتی ہے جواں
انساں کی خیالات کو رکھتی ہے جواں
جاؤں میں فدا آپ کی حب کے طاہرؔ
جو میرے مقالات کو رکھتی ہے جواں

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(''وٗ'' صوتِ الفِ معروف انفی)

آنکھ میں دھواں دھواں
اشک ہیں رواں رواں
خدا کا واسطہ اِدھر
کرم ہو سیّدِ زماں

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(''وٗ'' صوتِ یائے معروف انفی)

ذرّہ ذرّہ ہے شہرِ طیبہ کا
رشکِ نیرنگیِ مہ و پرویں
ہے رہیں آپ کے پسینے کی
نکہتِ سنبل و گل و نسریں

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رباعی

("وْ" صوتِ یائے مجہول النفی)

سرکار کی راہوں میں بچھا دیجے بھویں
آنکھیں شہِ کونین کے قدموں میں دھریں
کس اوج پہ ہو حسنِ مودت کہ اگر
دل آپ کے نعلین کے ذرّوں میں ملیں

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قطعہ

("وْ" صوتِ یائے مجہول النفی)

جتنی بھی محبت کی ہیں لویں
سب ان کی عنایت کی ہیں لویں
سکھلایا نبی نے جینا ہمیں
اقدار میں سیرت کی ہیں لویں

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(''وْ'' صوتِ ہائے مختفی)

گلوں پہ شبنم ہے ان کا جلوہ
مہک میں پیہم ہے ان کا جلوہ

تجلّی ان کی جو خلد زا ہے
بہارِ موسم ہے ان کا جلوہ

مدینہ ان سے ہے مکہ ان سے
حرم کا محرم ہے ان کا جلوہ

دلوں کی ظلمت کا وہ اجالا
نگارِ آدم ہے ان کا جلوہ

ہمارے دونوں جہاں ہیں روشن
کہ ہر دوعالم ہے ان کا جلوہ

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(’’وٗ‘‘ صوتِ ہائے مختفی)

والشّمس والضحیٰ کی تفسیر ان کا جلوہ
وحیِ خدا کی صورت تحریر ان کا جلوہ

لفظوں میں ہے سجایا قرطاس پر بسایا
ہر نعت کی ہے طاہرؔ تصویر ان کا جلوہ

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

("وٗ" ہائے مختفی مدوّر صوتِ واؤ مجہول)

رضا جو ان کی بس دیکھے نظر ہے وہ
ہوں جس سے مصطفیٰ راضی بشر ہے وہ

وہ مژدہ ہے جسے سن کر ہو دل روشن
حضوری جس کا حاصل ہو خبر ہے وہ

زباں وہ ہے جسے آداب آتے ہوں
ثنا شہکار ہو جس کا ہنر ہے وہ

مدینے سے نظر ہٹتی نہیں میری
جہاں مسکن ہے آقا کا نگر ہے وہ

بقایا ہر مسافت رائگاں نکلے
مدینہ جس کی منزل ہو سفر ہے وہ

جسے دیکھے تو رستہ چھوڑ دے ابلیس
جسے فاروق کہتے ہیں عمر ہے وہ

یہی حق ہے درودِ پاک کا طاہرؔ
جگا دے دل کی جو قسمت اثر ہے وہ

◆◆◆◆◆

''ہ'' اور اس کی اقسام

اصوات کے لحاظ سے ''ہ'' کی دو قسمیں ہیں، ملفوظی اور مختفی۔ ان دو اقسام کی دو دو ذیلی شکلیں ہیں، مدوّر اور نیم مدوّر۔ ''ہ'' بطور ملفوظی مصمّتہ ہے اور بطور مختفی مصوّتہ ہے جو ما قبل حرف پر زبر کی آواز دیتا ہے۔ شکل کے لحاظ سے ''ہ'' حرفِ صحیح یعنی مصمّتہ بھی ہے اور مصوّتہ بھی۔ بطور مصمّتہ اس کی اصل اور بطور مصوّتہ اس کی معروف، مجہول اور لین اصوات ہیں۔ ہائے ملفوظی کی مدوّر اور نیم مدوّر شکلوں سے مختصر مصوّتے مل کر کئی صوتی جہتیں بناتے ہیں۔ اس کے علاوہ تنوین اور تشدید کی علامتیں بھی اسے تنوع دیتی ہیں۔ اس حصے کی ۱۸ (اٹھارہ) نعتوں میں ہائے ملفوظی بطور ردیفی حرف استعمال ہوا ہے:

۱۔ ''ہ'' ملفوظی مدوّر صوتِ ساکن

۲۔ ''ہ'' ملفوظی نیم مدوّر صوتِ ساکن

۳۔ ''ہ'' صوتِ ہائے ملفوظی اشارہ قریب

۴۔ ''ہ'' مدوّر صوتِ موقوف

۵۔ ''ہ'' نیم مدوّر صوتِ موقوف

۶۔ ''ہ'' نیم مدوّر صوتِ واوِ معروف

۷۔ ''ہ''الفِ زیریں

۸۔ ''ہ'' صوتِ الفِ معروف

۹۔ ''ہ''واوَ مجہول

۱۰۔ ''ہ''واوَ معدولہ

۱۱۔ ''ہ''یائے معروف

۱۲۔ ''ہ''یائے مجہول

۱۳۔ ''ہ''یائے لین

۱۴۔ ''ہ''یائے لین سوالیہ

۱۵۔ ''ہ'' الفِ معروف صوتِ انفی

۱۶۔ ''ہ'' واوَ معروف صوتِ انفی

۱۷۔ ''ہ'' واوَ مجہول صوتِ انفی

۱۸۔ ''ہ'' یائے لین صوتِ انفی

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(ہائے ملفوظی مدوّر صوتِ ساکن)

کامرانی کی ہے حقیقی رہ
سرورِ دیں کی زندگی کی رہ
مومنوں کو دکھائی آقا نے
بھائی چارے کی دوستی کی رہ

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(ہائے ملفوظی نیم مدوّر صوتِ ساکن)

ہیں مکبّر وہ ، چاہے لکھیں شہ
رفعت ان کی، ہیں دو جہاں میں شہ
سائل آئے ہیں بھیک لینے کو
اِن فقیروں کی سمت دیکھیں شہ

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(''ہ'' صوتِ ہائے ملفوظی اشارہ قریب)

مہر ان کی بہت بڑی ہے یہ
پانچویں بار حاضری ہے یہ

خاکِ طیبہ سے ہے جبیں روشن
میرے انفاس میں رچی ہے یہ

مسکراہٹ جو لب پہ ہے میرے
بابِ سرکار سے ملی ہے یہ

اِس کو خوشبوئے نعت کہتے ہیں
میرے دل میں دھڑک رہی ہے یہ

نیند میری محبِّ آقا ہے
خواب ان کے ہی دیکھتی ہے یہ

ان پہ قربان ہو تو کارآمد
ورنہ بیکار زندگی ہے یہ

یاد آقا کو کرنا رات گئے
طاہرؔ عادت ہی بن گئی ہے یہ

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(ہائے ملفوظی مدوّر صوتِ موقوف)

سجے لب پہ صلِ علیٰ گاہ گاہ
حبیبِ خدا کی رہے دل میں چاہ

زِ ہجرِ مدینہ جو دل سے اٹھے
رسائی کی حامل وہ ہوتی ہے آہ

گزر ان کے خدّام کا ہو جہاں
ہے تقسیم کرتی وہاں نور، راہ

نقوشِ قدومِ نبی ڈھونڈتی
رہے شہرِ طیبہ میں اپنی نگاہ

بمیدانِ محشر گنہگار کو
نظر ان کی کملی میں آئے پناہ

ہے نقشِ کفِ پائے شاہِ زمن
غلاموں کے تا زیست زیبِ کلاہ

کوئی نغمہ ایسا ثناؤں کا چھیڑ
سنیں قدسیاں تو کہیں واہ واہ

ہو آواز ان سے نہ اونچی تری
ہے طاہرؔ یہ قرآن میں انتباہ

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(ہائے ملفوظی نیم مدوّر صوتِ موقوف)

حبِ سرکار نبھاؤں گا میں اِن شاءاللہ
گیت بس آپ کے گاؤں گا میں اِن شاءاللہ

نسلِ صدّیق کا منصب ہی وفاداری ہے
مال و جاں ان پہ لٹاؤں گا میں ان شاءاللہ

میری منزل ہے مدینے کی فضائے پر نور
میں وہاں جاؤں گا جاؤں گا میں ان شاءاللہ

ان کی رحمت سے، تری خاک میں اے خلدِ بقیع!
میں جگہ پاؤں گا پاؤں گا میں ان شاءاللہ

مدحتِ شاہ سے چمکے گی مری فردِ عمل
نازِ توصیف اٹھاؤں گا میں ان شاءاللہ

اذن گر آپ سے پایا، تو میں ہمت کر کے
نعت آقا کو سناؤں گا میں ان شاءاللہ

مقصدِ زیست فراموش نہیں ہو سکتا
آپ کا بن کے دکھاؤں گا میں ان شاءاللہ

انگلیاں لوگ اٹھائیں تو کوئی بات نہیں
عاجزی اور بڑھاؤں گا میں ان شاءاللہ

درسِ توحید ملا شاہ کی سیرت سے مجھے
بتکدے شرک کے ڈھاؤں گا میں ان شاءاللہ

دیکھ کر جن کو ندامت مری ہو گی مقبول
اشکِ توبہ وہ بہاؤں گا میں ان شاءاللہ

رکھ کے انگشتِ شہادت پہ درود آخرِ دم
رخصتی اپنی سجاؤں گا میں ان شاءاللہ

گرچہ بے ضبط ہے طیبہ میں مرا جذبِ دروں
اس کو آداب سکھاؤں گا میں ان شاءاللہ

کتنا پاکیزہ توارث ہے ثنا کا طاہرؔ
ترکہ یہ چھوڑ کے جاؤں گا میں ان شاءاللہ

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(ہائے ملفوظی نیم مدوّر صوتِ ضمّہ)

سُن رہا ہوں میں نوائے اللہُ
دھڑکنوں میں ہے صدائے اللہُ

اس ثنا میں تُو بھی طاہرؔ کر شمول
ہے ہواؤں میں صلائے اللہُ

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

("ہ" صوتِ الفِ زیریں)

کلام رب کا ہے حضور کی ادا بعینہٖ
ہے جنت المقام شہرِ مصطفیٰ بعینہٖ

درود کی مٹھاس سے ہے لہجہ پر اثر ہوا
ثنائے شاہِ دوسرا ہے کیف زا بعینہٖ

ہیں سرخرو قوافی و ردائفِ ثنا خوشا
ہے کیف زا زمینِ نعتِ مصطفیٰ بعینہٖ

ضیائے مشعلِ ہدیٰ سے دل ہے جگمگا اٹھا
ہے روح کا بھی آئنہ چمک اٹھا بعینہٖ

ربوبیت ہے رب العالمین کی جو بے بدل
تو رحمت للعالمیں کی ہے عطا بعینہٖ

عطا جو کی ہے اپنے مدح کار کو حضور نے
عطا ہو مجھ سے نعت حال کو ردا بعینہٖ

ہمارا ناز ہے بجا کہ ہم ہیں ان کے نعت گو
کہ طاہرؔ ان کا وصف گر ہے خود خدا بعینہٖ

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(''ہ'' صوتِ الفِ معروف)

ترا عشق ہے مری ابتدا ترا عشق ہے مری انتہا
تری بے پنہ ہیں عنائتیں ترا لطف مجھ پہ ہے بے بہا

تری ذات ہے ہمہ روشنی ترا نور مطلعِ زندگی
ہے کلامِ حق تری گفتگو، ہے کہا خدا کا ترا کہا

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(’’ہ‘‘ واوٗ مجہول)

کیسے ہوتی ہو میسّر مجھ کو بھی معلوم ہو
آپ کے دیدار کی اے نور افزا ساعتو!

خوبیِ فردِ عمل کا خوب تر ہے اہتمام
آخرِ شب یاد کرنا سرورِ کونین کو

کیسے رنگ آمیزیِ گُل قبلہ کرتی ہے درست
کیسے ان کو دیکھ کر ہو نعت کہتے ، طائرو!

اب تو ہر موجِ نفس لگتی ہے مجھ کو آخری
حاضری سے قبل مت رکنا خدا را دھڑکنو!

بارِ عصیاں سے جھکی جاتی ہے طاہرؔ کی کمر
تھام لو اس کو شفیع المذنبیں کی شفقتو!

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(''و'' معدولہ)

ہوں وہاں تیّار جانے کو مجھے جب بھی کہو
جانا طیبہ ہے اگر تو اک بھی لمحہ مت رکو

ہو رہی ہیں جابجا تیری کرم فرمائیاں
رحمتِ بادِ مدینہ اِس طرف بھی رخ کرو

آرزوئے دل ہے کہنی اپنے آقا سے مجھے
لاج رکھو اٹھے ہاتھوں کی مرے اشکو بہو

بے پر و بالی ہوئی جاتی ہے حائل راہ میں
اے ہواؤ مجھ کو بھی در پر نبی کے لے اڑو

عشق کا مصدر یہی ہے آبروئے آگہی
سوچ کے دھارے کو روکو دل جو کہتا ہے کرو

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(''ہ'' یائے معروف)

مقدر میں ہے اس کے کجکلاہی
جو ہے شہرِ شہِ والا کا راہی

میں نورِ چشم ان سے مانگ لوں گا
بڑھی حد سے جو میری کم نگاہی

شہیدانِ وفا میں مَیں بھی ہوتا
جو ہوتا ابنِ حیدر کا سپاہی

جو منتج ہو شفاعت پر نبی کی
ہے وجہِ فخر ایسی روسیاہی

فلک کے چاند نے دو لخت ہو کر
محبت سرورِ دیں سے نباہی

ثنا سے کیوں نہ مملو بحر و بر ہوں
ہیں جب ان کے ثنا خواں مرغ و ماہی

نبی کی پیروی سے معتبر ہو
دلِ طاہرؔ کے ایماں کی گواہی

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(''ہ'' یائے مجہول)

دل یوں محیطِ نسبتِ شیخین میں رہے
اک اسمِ خاص جیسے کہ واوین میں رہے

نقشِ کفِ حضور سے پانے کو برکتیں
میری نگاہ آپ کے نعلین میں رہے

عشّاق تھے جو کلفتِ ہجراں سے بے قرار
طیبہ پہنچ گئے تو بڑے چین میں رہے

منزل ہماری ایک ہے حبِ رسول ہی
ہم بھول کر بھی کب کسی طرفین میں رہے

دنیا میں جس جگہ بھی ہمارا قیام ہو
دل مکہ و مدینہ کے مابین میں رہے

دوری میں بھی ہے گنبدِ خضریٰ نگاہ میں
جیسے نبی صحابہ کے عینین میں رہے

اے کاش ! وقتِ نزع بھی طاہرؔ مری زباں
مشغول، مدحِ والیِ کونین میں رہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(یائے لین)

وردِ صلِّ علیٰ ہو بہ ہو نعت ہے۔واہ کیا بات ہے
مطلعِ شوق مبروکِ صلوات ہے۔ واہ کیا بات ہے

محرمِ رازِ ''کن'' آپ کی ذات ہے۔واہ کیا بات ہے
شاہِ اقلیمِ ارض و سماوات ہے۔ واہ کیا بات ہے

آج ظلمت جہاں بھر سے کافور ہے۔ہر طرف نور ہے
آج معراجِ سرکار کی رات ہے۔ واہ کیا بات ہے

جس طرف دیکھیے لوگ خورسند ہیں۔دن ظفر مند ہیں
حق ظفر یاب ہے ، کفر کو مات ہے۔ واہ کیا بات ہے

لفظ و تحریر میں ، صوت و تقریر میں۔عکس و تصویر میں
جس طرف دیکھیے ایک ہی ذات ہے۔ واہ کیا بات ہے

میری خلوت میں وہ، میری جلوت میں وہ۔ میری چاہت میں وہ
سب مقامات میں وہ مرے ساتھ ہے۔ واہ کیا بات ہے

نورِ تائید وہ ، حسنِ تجدید وہ۔ میری امید وہ
روحِ لاتقنطوا ، جانِ اوقات ہے۔ واہ کیا بات ہے

حق کا مظہر وہی، دیں کا رہبر وہی۔میرا یاور وہی
سیّدِ قافلہ ہائے سادات ہے۔ واہ کیا بات ہے

اس کی برکت سے ہے اس کی رحمت سے ہے۔اس کی نسبت
سے ہے
اوجِ اسلوبِ فن اس کی سوغات ہے۔ واہ کیا بات ہے

طرحِ اصوات پر نعت خوانی ہوئی۔خوش بیانی ہوئی
تجھ پہ طاہرؔ وفورِ عنایات ہے۔ واہ کیا بات ہے

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(یائے لین سوالیہ صوت)

کیا ہوتا ہے دوری کا ستم ، جانتا ہے؟
طیبہ سے بچھڑنے کا تُو غم ، جانتا ہے؟

معبود کا گھر کس کی رضا سے ہے بنا
آباد کیا کس نے حرم ، جانتا ہے؟

حامی ہیں مرے شاہؐ ، شکستہ دل کے
ہے ان کا رواں بحرِ کرم ، جانتا ہے؟

قرطاس پہ ہے جانبِ مدحت تو رواں
آداب بھی اے میرے قلم جانتا ہے؟

راس آئے جسے شہرِ محبت کی فضا
جنّت کو مدینے سے وہ کم جانتا ہے

ہو لمسِ مواجہ نہ کہیں سوئے ادب
رہنا ہے پرے کتنے قدم ، جانتا ہے؟

اے کعبہ! ہوئے شاہ تھے جب تجھ سے وداع
تھا اس کا انھیں کتنا الم ، جانتا ہے؟

معلوم ہے کیا شانِ شہِ کون و مکاں
کھاتا ہے خدا ان کی قسم ، جانتا ہے؟

کیا تجھ کو خبر ہجرِ مدینہ کی ہے
کیوں دیدۂ طاہرؔ میں ہے نم ، جانتا ہے

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قطعہ

(''وْ'' الفِ معروف صوتِ انفی)

شاہِ عالم کی محبت ہے مرے دل میں نہاں
جس کو ظاہر کرتے رہتے ہیں مرے اشکِ رواں

روبرو ہوتا ہوں جب بھی میں مواجہ پاک کے
میرے دل کا ماجرا کرتے ہیں سب کا سب بیاں

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(''ہُ'' صوتِ النفی واوٗ معروف)

میں نعت لکھتا ہوں اور سر بلند رہتا ہُوں
صفِ ملائکہ میں ارجمند رہتا ہُوں

مجھے مدینہ پھراتی ہے میری تنہائی
کشاد ہوتا ہوں جس دم میں بند رہتا ہُوں

سنہری جالیاں چھوتا نہیں حضوری میں
ادب کے حیطۂ نوری میں بند رہتا ہُوں

مری نگاہ میں نقشہ ہے دنیا کا لیکن
میں مکہ دوست مدینہ پسند رہتا ہُوں

میں کربِ دوریِ طیبہ سے مر نہ جاؤں حضور
فراق و ہجر کے زیرِ گزند رہتا ہُوں

ہر ایک لمحے ضرورت کرم کی رہتی ہے
درِ حضور پہ میں عرض مند رہتا ہُوں

ہے چشم گریاں مری حالتِ فلسطیں پر
کبیدہ دل میں لیے درد مند رہتا ہُوں

حریمِ نعت میں رہتا ہوں معتکف طاہرؔ
حصارِ گنبدِ مدحت میں بند رہتا ہُوں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قطعہ

("ہ" صوتِ انفی واوِ مجہول)

انفاس ان کے کیسے نہ پھر مثلِ عُود ہوں
جو بھیجتے حضور پہ دائم درود ہوں

ممکن نہیں کہ عاشقانِ شاہِ دین کے
حائل معاملات میں چنگ و سرود ہوں

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(''ہ'' صوتِ انفی یائے لین)

ہم اپنے ذوقِ ثنا کو زیادہ کرتے ہیں
خدا کی حمد سے جب استفادہ کرتے ہیں

رجوع کرتے ہیں جب نعت کو خیال مرے
تو لفظ حبِّ نبی کو لبادہ کرتے ہیں

ہمارا بخت کہاں تھا ، ہے اہتمام ترا
ہم اختیار کوئی لحنِ سادہ کرتے ہیں

کتابِ نعت تری رکھتے ہیں خیالوں میں
کبھی جو سیرِ حرم کا ارادہ کرتے ہیں

جسارت آپ کی مدحت سرائی کی کر کے
ہم اپنے لحن و ہنر کو کشادہ کرتے ہیں

کتاب لکھتے ہیں ام الکتاب کو پڑھ کر
کہا جو حق نے ہے اس کا اعادہ کرتے ہیں

کشید کرتے ہیں اسلوب بھی اسی سے ہم
اور اپنا دامنِ مدحت کشادہ کرتے ہیں

خیال جب بھی مدینے کا آتا ہے طاہرؔ
دل و نگاہ کو بھی ہم ارادہ کرتے ہیں

◆◆◆◆◆

ہمزہ کی اقسام

اصوات و اشکال کے لحاظ سے ہمزہ حرفِ صحیح بھی ہے اور علامت بھی۔ حرفِ صحیح کے طور پر یہ الف کی صوت کا حامل ہے۔ ہمزہ بطور حرفِ اصل سوائے ایک دو الفاظ کے کسی کے آخر میں نہیں آتا لیکن مصوّتوں کے ساتھ مل کر مختلف النوع اصوات پیدا کرتا ہے۔ اس حصے کی ۷ (سات) نعتوں میں ہمزہ ردیفی حرف کی صورت میں موزوں کیا گیا ہے:

۱۔ ''ء''صوتِ اصل نیم ہچکی دار

۲۔ ''ء'' علامتِ تعظیمی دعائیہ/ التجائیہ

۳۔ ''ء''صوتِ یائے معروف مکرّر

۴۔ ''ء''یائے معروف متبادل صوتِ الفِ مکسور

۵۔ ''ء''صوتِ یائے مجہول

۶۔ ''ء''واوَ معروف انفی

۷۔ ''ء''یائے مجہول انفی

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(''ء'' صوتِ اصل نیم ہچکی دار)

چھوڑ دے کرنا رقم اشعارِ سوء
ڈال مت فکر و نظر پر بارِ سوء

آ بہ بزمِ مدحتِ سلطانِ دیں
کر تعلق ختم از اظہارِ سوء

دور کر دے جو درِ سرکار سے
ہے وہ از روئے شریعت کارِ سوء

کوششِ تنقیصِ ذاتِ آنحضور
بہرِ دل ہے مثلِ نیشِ مارِ سوء

بے ادب پایا جسے تھوڑا سا بھی
ہم نے سمجھا طاہرؔ اس کو یارِ سوء

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

رباعی

(''ء'' علامتِ تعظیمی دعائیہ/ التجائیہ)

سر کعبہ میں اللہ کے آگے جھکاؤ
سرکار کے قدموں میں دلوں کو بچھاؤ

محبوب و محب دونوں راضی ہو جائیں
یوں فرض نبھاؤ اور محبت بھی نبھاؤ

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

("ء" صوتِ یائے معروف مکرّر)

یوں طرز اور نعت کی ہے آ گئی نئی
جیسے اگست میں چلی آئے مئی نئی

سونے کے ذرّے طیبہ کی ہیں خاک میں ملے
یہ ارضِ پاک خلد کی ہے سرمئی نئی

آیا ہوں آج لے کے جو یہ بزمِ نعت میں
دیکھی ہے ایسی نعت بھی تم نے بھئی نئی

مجھ پر بھی رنگ اس کے ہویدا نہیں ہوئے
نخلِ ثنا کی شاخ ہے یہ چمپئی نئی

اس پہ گمان ہوتا ہے سونے کے رنگ کا
جو میں نے نعت لکھی تری نقرئی نئی

جاتی ہے ایک حمد کو اور منقبت کو ایک
کھلتی ہیں راہیں نعتِ نبی سے کئی نئی

اک دن ملے گا مجھ کو ضرور اس کا بھی ثمر
گردان میرے لب پہ ہے جو یا حی نئی

شعر اس پہ بے ارادہ ہوئے جا رہے ہیں خود
مجھ کو زمینِ نعت جو راس آگئی نئی

اب کے عجیب طور میں طاہرؔ ہوئی یہ نعت
مصرع ہے تازہ تر تو زمیں ہے نئی نئی

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(''ء'' یائے معروف متبادل صوتِ الفِ مکسور)

نہ آرزو ہے کوئی اور نہ جستجو ہے کوئی
سوائے نعت کے ، لب پر نہ گفتگو ہے کوئی

وہ نور ہیں کہ بشر بعد کے مباحث ہیں
دکھائیں ان کے علاوہ جو خوب رُو ہے کوئی

مبالغہ ہے ثنائے نبی میں ناممکن
مقام شاہ کا مظہر کہیں غلُو ہے کوئی

ہے آج یومِ ولادت شہِ دو عالم کا
بہ لالہ زارِ جہاں حدِ رنگ و بو ہے کوئی

سناؤں مجمع احباب میں ثنا تو لگے
رئیسِ بزمِ ثنا جیسے ہوبہو ہے کوئی

تمام عمر رہے سایہ بن کے آقا کے
رفیقِ ماہِ نبوّت سا نیک خُو ہے کوئی

مجھے جو دیکھیں وہ سیرت کے پھول چنتے ہوئے
فرشتے کہتے ہیں تجھ سا بھی نور جُو ہے کوئی

وہ کیوں نہ محوِ ثنائے جمالِ شاہ رہے
بغیرِ نعت بھی طاہر کی آبرو ہے کوئی

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(''ء'' صوتِ یائے مجہول)

مرے غلام کو بارِ دگر بلایا جائے
جہاں بھی ہے اسے طیبہ نگر بلایا جائے

ہر عیب اُس کا حضوری کے صدقے ہو گا دور
سیاہ کار کو آقا اگر بلایا جائے

میں حاضری کی دعا کے بھی گو نہیں قابل
دلِ خراب کی ضد ہے مگر بلایا جائے

حضور کیسے ہو حاضر یہ بے سر و ساماں
خدا را بھیج کے زادِ سفر بلایا جائے

طفیلِ حضرتِ حسّانؓ التجا ہے مری
حضور آپ کا ہوں نعت گر بلایا جائے

تمام عمر گزاری ہے صبر کرتے ہوئے
دعا یہ لب پہ رہی عمر بھر بلایا جائے

جو باخبر ہیں انھیں رہنما بنا دیجے
بنا کے ان کو مرا راہبر بلایا جائے

عمرؓ کے دائیں ہیں اور آپ کے ہیں بائیں جو
طفیل ان کے مجھے روضے پر بلایا جائے

یہ اختیار ہے ان کا جو کہ دیں ، طاہرؔ کو
ہے میرا حکم اسے پھر اِدھر بلایا جائے

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(''ء'' واؤ معروف انفی)

آپ منظور فرمائیں تو میں جاؤں
کام آہیں مرے آئیں تو میں جاؤں

طیبہ جانا نہیں آساں نہیں آساں
تنگیاں بخت کی جائیں تو میں جاؤں

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(''ء'' یائے مجہول انفی)

اک مدّعا ہے سب کا جتنی بھی کی دعائیں
دیدار میرے آقاؐ اپنا مجھے کرائیں

ذکرِ حضور ہر دم رہتا ہے میرے دل میں
لب پر سدا ہیں رہتی سرکار کی ثنائیں

گھر میں بصد عقیدت محفل ہے جو سجاتا
اس عاشقِ نبی کی لیتا ہوں میں بلائیں

کرب و بلا غزہ کی صورت ہے پھر سے ابھرا
آقا سنیں دہائی ، آقا اسے بچائیں

خاموش ہے مؤذن ، بے بس ہوئے نمازی
اقصیٰ پکارتی ہے ،آقا مجھے بچائیں

بے حس ہے یہ زمانہ لکنت زدہ ہیں لہجے
بارود کی سیاہی کس آنکھ کو دکھائیں

صیہونیوں کا اک پل بجھتا نہیں ہے دوزخ
لاچار کتنے آنسو اس آگ پر گرائیں

گم ہو گئی حمیّت ، ہے تلخ یہ حقیقت
بے دین ہو گئے ہیں ، اب اور کیا گنوائیں

تیرے سوا نہیں ہے پرسانِ حال کوئی
آقا اماں طلب ہیں آنسو گزار مائیں

موجِ نفس ہماری اُن میں رہی ہے شامل
شہرِ نبی کی جانب جاتی ہیں جو ہوائیں

زائر بنا ہوں میں بھی یوں شہرِ مصطفےٰ کا
یہ بھی حضوریوں کی طاہرؔ ہیں اختراعیں

زائر ہوں میں بھی طاہرؔ ، شہرِ شہِ امم کا
خوابوں میں بھی ہیں رہتیں لب پر مرے ثنائیں

◆◆◆◆◆

''ی/ ے'' اور اس کی اقسام

صوت وصورت کے لحاظ سے ''ی/ ے'' مصوّتہ، معدولہ اور مصمّتہ کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ بطور مصوّتہ معروف، مجہول اور لین اس کی بنیادی اصوات ہیں جب کہ معدولہ کی صورت میں بھی مستعمل ہے۔ بطور مصمّتہ استعمال ہو تو دو نقطوں کے ساتھ لکھا جاتا ہے۔ اس حصے کی ۱۲ (بارہ) نعتوں میں بطور مصمّتہ اور بطور معدولہ ''ی/ ے'' کی مختلف النوع اصوات کو ردیفی حرف کی صورت میں موزوں کیا گیا ہے:

۱۔ ''ی'' صوتِ موقوف

۲۔ ''ی'' صوتِ الفِ معروف

۳۔ ''ی'' صوتِ واوِ مجہول

۴۔ ''ی'' صوتِ یائے معروف

۵۔ ''ی'' صوتِ یائے مجہول

۶۔ ''ی'' صوتِ الفِ معروف انفی

۷۔ ''ی'' صوتِ واوِ معروف انفی

۸۔ ''یھ'' ساکن

۹۔ یائے معدولہ صوتِ الفِ معروف

۱۰۔ یائے معدولہ صوتِ واؤ مجہول

۱۱۔ یائے معدولہ صوتِ یائے مجہول

۱۲۔ یائے معدولہ الفِ معروف صوتِ انفی

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(''ی'' بطور حرفِ صحیح صوتِ موقوف)

قبول ہو خدا کرے مری ثنا کی سعی
دعائے پُر خلوص میں ہے مدّعا کی سعی
سخن سخن میں خونِ دل کی روشنائی ہے
محبّتِ حضور کی ہے انتہا کی سعی

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(''ی'' صوتِ الفِ معروف)

کچھ روشنیِ طور کے الفاظ مہیّا
فردوس کے وہ دور کے الفاظ مہیّا
میں نعت لکھوں اجلے ستاروں کی زباں سے
ہو جائیں اگر نور کے الفاظ مہیّا

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

("یٖ" صوتِ واؤ مجہول)

اے مدعیو دین کے اے مُدَّعِیَّوْ!
حاملِ الطافِ مرسل خوش نصیبو!

طاعتِ سرکار میں جیتے ہو کیا؟
سر جھکا کے اپنے دل سے یہ بھی پوچھو

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(''ی'' صوتِ یائے معروف)

تسبیح مرے دل کی ہے یاحیّ
حل ہر کسی مشکل کی ہے یاحیّ

چلنا ہے تو اس پر تو سیدھا چل
بس راہ یہ منزل کی ہے یاحیّ

میں در پہ کھڑا ہوں ترے یا شاہ
آواز یہ سائل کی ہے یاحیّ

یہ نعت بصورتِ رباعی تو نے
وجدان پہ نازل کی ہے یاحیّ

تیرے مدنی کی ہم نے سینے میں بپا
اذکار کی محفل کی ہے یاحیّ

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(''ی'' صوتِ یائے مجہول)

بے فیض ہیں قوّال یہ راگوں کے کھوئیّے
بدلیں گے ثنا خوانی کے جب تک نہ رویّے
ملحوظ رہے پہلے ادب ، یہ نہ اگر ہو
اسٹیج پہ نہ آئیں گلوکار ، گویّے

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(''ی'' صوتِ الفِ معروف انفی)

دلا ڈھونڈنے رحمتِ شاہ یاں
ہیں آتے فرشتے بھی ناگاہ یاں
رہ اطرافِ روضہ میں ہشیار تو
ہے آداب سے رہنا آگاہ یاں

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(''ی'' صوتِ واوٴ معروف انفی)

دور روضے سے میں ہوا ہوں یوں
روح قدموں میں چھوڑ آیا ہوں
جسم بے جاں ہے لاش کے مانند
سانس کیسے قرار کا میں لوں

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(''یھ'' ساکن)

یہ لازمی نہیں لب سے لگائے جامِ طہور
نگاہِ لطف سے ان کی، ہے مٹتی جس کی تریھ
بغیرِ شربتِ دیدارِ مصطفٰے نہ بجھے
مری نگاہ نے طاہرؔ ہے پائی ایسی تریھ

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(یائے معدولہ صوتِ الفِ معروف)

اچانک سب کو جب وہ گنبدِ خضریٰ نظر آیا
سب اہلِ قافلہ بول اٹھے لو طیبہ نگر آیا

پسند آئی نبی کو نعت ، میری خوش گمانی ہے
مبارک لے کے جبرائیل جیسے میرے گھر آیا

اک ایسا پل بھی آیا ہے مری بے چین آنکھوں میں
جدھر دیکھا عقیدت سے مجھے روضہ نظر آیا

جدھر دیکھیں سماں ہے نعت گوئی کا ، محامد کا
خدا کا شکر ایسا دن ہمارے شہر پر آیا

یہ وقتِ جاں گنی ہے ، اس طرح محسوس ہوتا تھا
مدینے سے جو گھر کی سمت میں وقتِ سفر آیا

مری سانسوں کا وعدہ ہے مدینے کی ہواؤں سے
پلٹ کر پھر نہ جاؤں گا یہاں میں پھر اگر آیا

مہک اٹھی درودوں سے زمینِ دل مری طاہرؔ
نظر میں جب بھی عکسِ گنبدِ اخضر اتر آیا

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

(یائے معدولہ صوتِ واؤ مجہول)

حاملِ بختِ رسا شہرِ نبیؐ کے باسیو!
حاضری کی ساعتوں میں تم ہمیشہ خوش رہو

مثلِ مخمل ہیں خس و خاشاک ارضِ نور کے
طاہرؔ ایسا بخت ممکن ہے کبھی اپنا بھی ہو

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(یائے معدولہ صوتِ یائے مجہول)

دل کو جینے کا قرینہ چاہیے
روح کو خلدِ مدینہ چاہیے

جس میں ہر دھڑکن پڑھے ان پر درود
اہلِ دل کو ایسا سینہ چاہیے

دیکھنے کو ان کے جلوے چار سو
آنکھ کا روشن نگینہ چاہیے

بخت کی تیرہ شبی ہو صبح یاب
اس کو طیبہ میں شبینہ چاہیے

بڑھ کے جینے سے ہے مرنا اس جگہ
اس لیے طیبہ میں جینا چاہیے

پائیں جیسے کوثر ان کے ہاتھ سے
آبِ زمزم ایسے پینا چاہیے

تاکہ نکہت یاب ہو طاہرؔ کفن
پیکرِ شہ کا پسینہ چاہیے

◆◆◆◆◆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

رباعی

(یائے معدولہ الفِ معروف صوتِ انفی)

ہے نعت میں سرکار کی نسبت کا بیاں
نسبت میں ہے سرکار کی جنّت کا بیاں

فردوس اگر نعت سے مل سکتی ہے
تو کیوں نہ رکھوں جاری میں مدحت کا بیاں

◆◆◆◆◆

Phonic Horizon in Urdu Naat

اصوات کی بنیاد ثنا کا نسخہ
الفاظ کی اسناد ثنا کا نسخہ
تشکیل نئی طرز میں دیوان ہوا
صد شکر ولازاد ثنا کا نسخہ

Muhammad Tahir Siddiqui as Naat writer is a unique figure among the unique poets who exceled genere of Urdu poetry. Blessed is he as contributed valuable works and endless series of versus in the praise of the last Prophet of Allah Almighty. He is a devoted admirer of Prophet Muhammad(pese be upon Him), attributing his every breath to him, as if imagining himself seated before Gumbad-e- Khazra or in the blessed company of the Companions of the Holy Prophet, listening attentively to the minutest details of the life and teachings of Rasul- as a man among men on earth and as a revered guest in the heavens on the night of Isra.

Muhammad Tahir Siddiqui as he grew in years , contributed a number of books and the figure touch 30+ when he got his superannuation. Now he took an unprecedented shift from horizontal contribution to vertical perspective of verse writing.He introduced various intellectual and artistic delicate angles of Na'at writing that were in oblivion or prevalent in the previous centuries. His first Naat book titeld "Ezaz e Naat" was an excellent foundation work which sprouted as "Harf Harf Naat", a classical Deewan in Naat poetry. Perhaps he is the only legend in the Sub continent who wrote books on classical style (Zammen) of Mirza Ghalib that throbbed the

delicate hearts and sublime emotions of the poets of the age. The Naatia Tazmeen of Diwan-e-Ghalib Kamil is his major work which became the cause of his fame both within the country and abroad. He composed Naatia Tazmeen on the entire poetry of Ghalib which consists of more than 500 Naatia poems. This work was arranged into eleven separate books Titeled "Maghloob-e Midhat(1,2,3)", "Taghleeb e Midhat(1,2)", "Ghallab e Midhat(1,2)", "Ghalib e Midhat (1,2)" , " "Ghaloob e Midhat(1,2)". These 11 books were also published in the form of "Kulliat"(Complete collection) in 2021.

His current book Aswat e Naat is another milestone which is more then the book, a unique document which has unfolded numerous new avenues of studies of Urdu verse which would remain a wondrous document for learning Urdu and didactic research. Moreover, Naat poets who are interested in fresh expressions and creative novelty will relishly follow the foot steps of Mr Siddiqui for new expressive follow the foot steps of Mr. Tahir Siddiqi for new expressive forms and satietic modes.

Botanists say that the lily flower re-doubles its colours and size when is replanted in the new environment. Perhaps the same was the case of Mr Muhammad Tahir Siddiqui when he joined as Director Curriculum and Assessment in Kanzul Madaris Board and came in contact with Professor Jawaid Aslam Bajwa, a veteran English grammarian. Their joint venture on a series of Urdu books on phonic methods for the non-native learners paved the way for Mr Tahir Siddiqui to Naat which has now emerged as Aswat e Naat.

How wondrous it is that Mr Tahir Siddiqui has expanded the scope of the Urdu language , especially in the field of Urdu

verse writing, and has simultaneously extended the practice of deewan writing by increasing the number of phonic representations from 54 to 555 . The poet-critic , as he rightly deserves to be called, has discussed the characteristics of these phonetic representations(The various kinds of phonetic formations produced by consonantal letters"radifi letters" with the help of vowels)in the preface to his Naatia deewan, Aswat e Naat and all these 555 sounds have been employed and practised in this book.

His preface is, in fact, a detail critical discourse , much like the famous preface to Lyrical Ballads written by William Wordsworth. Just as that preface became an important literary document explaining the theoretical and stylistic foundations of Romantic poetry, Siddiqui's preface explicitly outlines the technical principles and stylistic beauties underlying Aswat e Naat. Of course it stands not merely as an introduction to the book but also as a significant critical statement on the phonetic possibilities of Urdu poetic expression.

No one knows, what sort of miracle this book will be rated on the emblem of orthography with a specialty of usability and acceptability. The longer an orthography has been in existence, the more literature is likely to exist in it and the more inertia it has and so the more difficult it is to change it. Though it is very difficult to revolutionize the orthography of a language yet Mr Tahir Siddiqui has girded his loin, single handedly to do this unprecedented task which the institutions have overlooked or dared not take the initiative. Since its foundation in 1934 SIl international(Summer Institute of Linguistics) has been involved in developing orthographies and to date has developed over1300 languages, but Urdu is not a part of this list. Mr Siddiqui's in depth knowledge,

expertise and clarity in Urdu language has extended the scope of Urdu alphabet sounds from 54 to 555 and and all these sounds fulfil the SIL criteria that is to be effective, as orthography must be acceptable to the people who will use it and also usable In terms of characters matching the sounds of the language.

Mr Tahir Siddiqui had tactfully used phonic methods in Naat verse writing.He has used it by focusing on the mechanics of language rather than just paying attention to the whole word.This phonic method empowers learners to tackle any word they encounter.That's why rhyming schemes , he uses , give a rhythmic beauty and melodious touch to Naat verses in metrical composition and aesthetic notes buildings confidence in both reading and pronunciation providing a reliable framework to verse writing.

Though " Saxon Reading Foundation" works on phonological awareness,phonological awarness phonetic and fluency, often in corporating with Orton- Gillingham, multisensory techniques in teaching English, yet Mr Siddiqui's project under Kanzul Madaris Board is the first great work in Urdu and his Aswat e Naat is a mature version of composing verses under a logical naturel comprehensive and measurable phonic techniaue.

Observe the following verse:

(i) کیفیت میں نعت کی ہوتا ہوں جب
ہوتے ہیں احوال دل کے کیا عجب

(ii) ہے عقائد کا بہتریں وہ نصاب
جس کا حبِ نبی ہے پہلا باب

(iii) ہے ازل ہی سے مرا آقا محب

اہلِ دنیا اہلِ عقبیٰ کا محب

(iv) ضبط کر آواز ہونٹوں میں دبا
بول کا ایمان اپنا مت گنوا

(v) دلوں کے غنچوں سے پھوٹتی ہے وفا کی خوشبو
محبتِ شاہِ دوسرا کی عطا کی خوشبو

(vi) لائقِ توصیف ہے ذاتِ نبی
کیوں نہ ہو لب پر مرے نعتِ نبی

In said verses observe the different phonetic forms of the radifi letter (last letter of verse)"B" . In the first verse, the radifi letter "B" is sakin. In the second verse "B" is mauqoof. In third verse "B" is maushaddad (geminated). In the fourth verse, "B" occures with vowel alif-e-Maroof and in the fifth verse ,"B" appears with the vowel wao-Maroof and in the final verse "B" is used with the vowel Ya e Maaroof..

While going through Aswat e Naat, I recall Miss Hellen Keller the blind brave lady who claims that " seeing people see little" . They have no eyes to see the beauties of nature and no ear to hear the symphony ringing around them . Mr Tahir Siddiqui is a sensitive artist as Wordsworth describes that"poet is a man just like a man but more sensitive than a man".His sensitivity even feels the sounds which are beyond the human comprehension leve

ترے در پہ لائے دبے دبے
مرے لب ہلائے دبے دبے
ادب آشنا ہے یہ دل مرا
یہ مجھے، رلائے دبے دبے

These "unheard melodies" of Keatsian thought have

no name but phonic representation more formally in interjections of a structured language. All the articulation of Urdu letters from Alif to ye along with phonetic transcription version produce these sounds through trachea apparatus and these sounds acquire the worth of meanings.

Mr Tahir Siddiqui has a great expertise in identifying the phonic segregation of sounds of words.English has vowels and diphthong 24phonetic sounds having 20consonant sounds whereas Urdu has traditionally 48 to 52 sound representations stretched to 555 by multiplicity by Mr Siddiqui. His detailed description in preface and practice in Aswat e Naat is a great learning platform for critics and analysts of Urdu language. Though, he neither challenges nor loughs at anyone over his contribution yet makes the people wonder over what he has done. His detailed discussion of bilabial, labiodental, dental, alveolar/palatal, velar and glottal sounds, along with affricates and emphatic consonants, thoroughly traces the consonantal system besides the ten vowel qualities.

Mr Siddiqui observes that the hybridity of the Urdu language has deep-rooted etymological influences from Arabic, Persian and Punjabi,besides several other regional languages. These linguistic delicacies have shaped Urdu into its present form and have attributed a remarkable multiplicity to the composition of Urdu words.

Mr Siddiqui has considerably expanded the scope of rhyme and rhythm, pronunciation patterns and articulation, alliteration, stress, and intonation patterns ,echo and reverberation, meter, rhythm, diction and word selection. His work is not only a great service and a lifeline to a language that is gradually losing ground under the growing dominance of English and its cultural influence, but at the same time it demonstrates the creative potential of sound in poetic

expression.In this work, he has employed his study of sounds primarily for the composition of Naat, thereby providing Naat poets with a vast field for literary practice and experimentation.

Aswate e Naat is truly an eye-opener for the general community of poets, offering them an unlimited scope for poetic exploration. it extends the dimiensions of Dewan writing, making it more exhaustive and challenging. However it is hoped that the publication of Aswāt e Naat will become a milestone in the genere of poetic composition. The Eminent scholars will certainly acknowledge this achievement and appreciate this innovative venture.

Mr Siddiqui's claim is neither superficial nor baseless.He has spent many years in research during his M.Phil and Ph.D. studies, engaging in challenging discussions with veteran scholars and linguists, spending countless hours in libraries, and refining his hypotheses into a clear and convincing reality.His argument is that Urdu diwan writing should not rely merely on customary practices of letters but instead be based on the phonic representation of Urdu alphabets. In this way, the traditional letters and their inflectional variations generate additional sound possibilities, the total number of which he calculates as 555.

In this context, I would like to pay tribute to Khalil ibn-e- Ahmad Al-farahidi who introduced the phonetic and prosodic method through fifteen rhythmic patterns in the Arabic system, derived from the language of the Holy Quraan. Since the twenty- nine Arabic letters hold a dominant place in the Urdu alphabet, the phonic beauties of Urdu- especially in classical verse- come under this broader phonic scheme.

Tahir Siddiqui's deep study of the Holy Qur'an and his profound love for the Holy Prophet Muhammad(peace and blessings be upon him) have enabled him to present his ideas

with confidence and conviction. He does not ignore the letters themselves, rather, he carefully accounts for their changing sounds and phonetic variations. In this context, his work is not merely a diwan but a new interpretation of phonic sounds expressed in reverence for the Holy Prophet (peace be upon him).

Professor Tahir Siddiqui's contributions to Naat poetry have already been widely acknowledged. His work has earned distinguished recognition and he has received three Presidential/ National Seerat Awards. This single book deserves at least two kinds of appreciation: one for its phonetic contribution to the study of Urdu poetry, and the other for presentging 555 distinct literary composition compileed under a single title Aswat-e-Naat. However, Mr. Tahir Siddiqi qualifies himself for Guinness Book of World Record for his seventeen Dewans in Urdu---an unprecedented and unbrakeable record.

I pray that Allah Almighty may make this charming creation of Professor Muhammad Tahir Siddiqui, "Aswat e Naat" a means of his success in this world and in the Hereafter. Ameen, I conclude my remarks with a rubāʿī from this Deewan:

قرآن کی پہلے تو کچھ آیات پڑھو
مطلوب اگر تم کو ہیں برکات ، پڑھو
درکار ہے گر نقدِ سکنیت دل کو
مہتابِ نبوت کی حسیں نعت پڑھو

Prof.Jawaid Aslam Bajwa
Registrar,
Dar-ul-Madina International University

بیشتر انسانی معلومات تجربے کی مرہونِ منت ہیں۔ ہر تجربہ انسان کے ذہن میں نئے جہانِ معنی کا دَر کھولتا ہے، جب کہ شعر و ادب میں پیش کردہ تجربات اجتماعی سطح پر تحرک پیدا کرتے ہیں، رَدّ و قبول کا سامنا کرتے ہیں اور فکر و معنی کے نئے دَر بھی کھولتے ہیں۔

"اصواتِ نعت" کی صورت میں محمد طاہر صدیقی کا یہ شعری تجربہ ایک غیر معمولی عمل ہے۔ ماہرین لسانیات اس پر ٹھوس علمی گفتگو کر سکتے ہیں لیکن میں اس پہلو سے ضرور اس شعری کاوش کو اہم کہنا چاہتا ہوں کہ یہ انفرادیت کی سرسری کوشش نہیں بلکہ شاعر کے عمیق غور و فکر کا نتیجہ ہے۔ کسی مضبوط جواز کے بغیر ایسے سنجیدہ تجربات ممکن نہیں۔

طاہر صدیقی نے بالخصوص نعتیہ شاعری کے میدان میں یہ قدم اٹھا کر دَرِ امکان کو مزید وسعت دی ہے۔ اس دیوان میں ۵۵۵ نعتیہ کلام ہیں جو مکمل نعت، نعتیہ قطعات اور نعتیہ رباعیات پر مشتمل ہیں۔ دیوان کی ترتیب روایتی نہیں ہے بلکہ ردیفی حروف کے لیے صرف حروفِ صحیح کی ساکن، موقوف، مشدّد اور متحرک شکلوں کو پیشِ نظر رکھا گیا ہے جب کہ مصوّتوں کو ردیفی حرف کے طور پر مرتّب نہیں کیا۔

یہ بنیادی تعارف ہی اپنے اندر جو تحیّر لیے ہوئے ہے وہ آنے والے وقت میں نعتیہ نقد و ادب میں حیرت، تجسّس، انکشاف اور رَدِّ عمل کی فضا کو تا دیر مہمیز کرتا رہے گا۔ دنیائے ادب کو اس تگ و تاز سے دو چار کر دینا بھی تخلیق کار کی کامیابی ہے۔

صبیح رحمانی

ISBN 978-627-79710-03